خوددار

از قلم قانتہ خدیجہ

مخملی بستر پر پر سکون سوئے اس وجود کی نیند میں خلل پیدا ہوا، یکلخت شدید گرمی کا احساس جاگا۔ کیا اے۔سی بند تھا؟ نیند میں ہی اِس سوچ پر ماتھے پر بل در آئے۔

بند آنکھوں سے اے۔سی کا ریموٹ ڈھونڈنے کی ناکام کوشش کی مگر بے سود۔۔۔شدید گرمی کی بنا پر آنکھیں جھٹ سے کھلی۔۔۔غائب دماغی سے ایک نگاہ پورے کمرے پر ڈالی۔۔۔کون سا مخملی بستر؟ کیسا اے۔سی؟ کون سی ٹھنڈک؟

آنکھیں موندے اس نے گہری سانس خارج کیے دوبارہ آنکھیں کھولی، نگاہیں بند پنکھے سے ٹکرائی۔۔۔لائٹ آف تھی۔۔

گردن موڑے گھڑی کی جانب دیکھا جہاں فجر کا ٹائم ہوا جارہا تھا۔۔۔فجر کے وقت بھی گرمی عروج پر تھی، مچھروں سے بچاؤں کی خاطر کھڑکیاں بھی بند تھیں، اُسے گھٹن کا احساس ہوا تھا۔

گہری سانس خارج کیے بستر سے اٹھتی وہ کمرے میں موجود واشروم میں داخل ہوئی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وضو کرتی وہ آذان کے ہوتے ہی نماز کی نیت باندھ چکی تھی، جب تک نماز پڑھے وہ فارغ ہوئی، منیزہ بیگم بھی اٹھ چکی تھی، وہ وضو کرنے واشروم میں داخل ہوئی جب وہ قرآنِ پاک اٹھائے صوفہ پر جا بیٹھی تھی۔

دونوں ماں بیٹی اپنی اپنی عبادت میں مصروف تھیں، کمرے میں گہری خاموشی تھی۔

قرآنِ پاک مکمل کیے وہ خاموشی سے کمرے سے نکلتی کچن کی جانب بڑھ گئی تھی۔

منیزہ بیگم نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو آنکھوں میں آنسوؤں در آئے۔

دعا مکمل کیے، روز کا ذکر کرتی وہ بھی اُسی کے پیچھے کچن میں داخل ہوئی جہاں وہ ناشتہ کھڑی تھی مگر دھیان کہی اور تھا اس کا۔

"مناج؟" اُن کی پکار پر چونکتی وہ ہوش میں آئی۔

"جی ماما؟"

"بیٹا کیا بات ہے؟ اتنی کھوئی کھوئی سی کیوں لگ رہی ہو؟ طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟" اُنہوں نے پریشانی سے سوال کیا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

مناج اُن کی اِس قدر پریشانی پر مسکرادی۔

"کوئی بات نہیں ہے ماما بس انٹرویو کو لے کر پریشان ہوں میں!"اُس کے جواب پر انہوں نے گہری سانس خارج کی۔

"بس اتنی سی بات؟ کیوں پریشان ہو رہی ہو مجھے پورا یقین ہے کہ یہ نوکری تمہیں ہی ملے گی۔۔۔ تم کوالیفائیڈ ہو!"اُن کی بات پر وہ ہنستی سر جھٹک گئی۔

"آپ بھول رہی ہے تو آپ کو یاد دلا دوں ماما کہ یہ پاکستان ہے، یہاں سفارش چلتی ہے کوالیفیکیشن نہیں۔۔۔"اُس نے مسکرا کر سر جھٹکے انڈے پھینٹے تھے۔

"منفی سوچوں کو خود پر اس قدر حاوی مت ہونے دو۔۔۔ ان شاء اللہ یہ نوکری تمہیں ہی ملے گی۔۔" انہوں نے محبت سے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"پیچھے ہٹوں آج میں ناشتہ بناؤں گی۔۔۔ یہ روز روز بریڈ کھا کر منہ کا ذائقہ خراب ہو چکا ہے۔۔۔ آج انڈے پراٹھے کا مزیدار ناشتہ کرے گے دونوں۔۔۔"منیزہ بیگم کی بات پر مناج نے مسکرا کر جگہ اُن کے لیے خالی کی۔۔۔

منیزہ بیگم اب پراٹھے کے پیڑے بنا رہی تھی، دوسری جانب مناج چائے کا پانی چڑھا چکی تھی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تھوڑی ہی دیر میں لائٹ کے آتے وہ موبائل چارجنگ پر لگائے، ناشتہ کرتی، برتن سمیٹے انٹرویو کے لیے تیار ہو چکی تھی۔

ففتھ فلور پر موجود یہ ایک مناسب سائز کا اپارٹمنٹ تھا، جس میں دو بیڈروم، ایک بیٹھک، ایک چھوٹا کچن، لاؤنج اور اٹیچڈ واشرومز موجود تھے۔

اپارٹمنٹ سے نکلتی وہ لفٹ کی جانب بڑھی مگر ہمیشہ کی طرح وہ آج بھی خراب تھی، خراب لفٹ کی بنا پر موڈ بھی خراب ہو چکا تھا، سر جھٹکتی وہ تیزی سے سیڑھیاں اُترتی نیچے پارکنگ میں آئی اپنی گاڑی کی جانب بڑھی جس کا پنکچر ٹائر دیکھ خراب موڈ کا مزید ستیاناس ہو چکا تھا۔

غصے سے آنکھیں بند کیے اُس نے زور سے لات ماری تھی ٹائر کو۔۔۔ گاڑی کی ڈگی سے ایکسٹرا ٹائر نکالے وہ ٹول باکس نکالتی ٹائر بدلنے کی تیاری میں تھی۔

"ارے ارے کیا کر رہی ہے آپ؟ کیوں نازک جان پر اتنا ظلم ڈھا رہی ہے آپ؟" شوخ چنچل آواز پر اُس نے غصے سے آواز کی سمت دیکھا آنکھوں میں دنیا جہاں کا غصہ بھرا ہوا تھا۔

"افف یہ قاتل نگاہیں!" دل پر ہاتھ رکھے وہ جھکتا لوفرانہ انداز میں گویا ہوا۔

مناج نے گہری سانس خارج کی، ٹائر گیا بھاڑ میں، سامان سمیٹتی وہ مین گیٹ کی جانب بڑھی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

صبح صبح وہ اِس گھٹیا شخص کے منہ نہیں لگنا چاہتی تھی۔

وقار عرف وکی بلڈنگ چیئرمین کا بیٹا تھا، جس کی زندگی کا بس ایک مقصد تھا بلڈنگ کی ہر لڑکی پر جملے کسنا اور انہیں تنگ کرنا، آج کل مناج اُس کا شکار ہوئی پڑی تھی۔

چاہتی تو ایک لمحے میں اُس کی عقل ٹھکانے لگا سکتی تھی، مگر اپنا وقت ایسے لوگوں پر خرچ کرنا وہ اپنی توہین سمجھتی تھی۔

"ارے ارے کہاں جارہی ہے کہے تو میں چھوڑ آتا ہوں خادم حاضر ہے۔۔۔"

مناج اُس کی فضول بکواس نظرانداز کرتی رکشہ پکڑے وہاں سے جاچکی تھی۔

وکی کی نگاہوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔

رکشہ سے اترے کرایہ ادا کرتی وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ریسیپشن کی جانب بڑھی، انٹرویو کے حوالے سے معلومات لیے وہ مطلوبہ فلور کی جانب روانہ ہوئی۔

مطلوبہ فلور پر پہنچے اسے دھچکا لگا، وہاں پچاس کے قریب لوگ انٹرویو دینے آئے تھے۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

مناج کو یہ نوکری سیدھی سیدھی ہاتھ سے نکلتی محسوس ہوئی، ایک پل کو دل کیا کہ یہی سے واپس مڑ جائے مگر نجانے کیا سمائی کہ وہاں موجود ایک کرسی پر جا بیٹھی۔

انتہا کی گرمی اور انتارش، صدِ شکر یہاں اے۔ سی موجود تھا۔۔۔ پیاس کا احساس جاگا تو بیگ سے اپنی پانی کی بوتل نکالے اس نے پانی پیا۔

"ایکسکیوزمی؟ کیا مجھے تھوڑا پانی مل سکتا ہے؟" ساتھ بیٹھی لڑکی کی مانگ پر اُس کا غصہ پھر عود آیا۔۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی اپنی پانی کی بوتل وہ اُس کی جانب بڑھا چکی تھی مگر اَصل غصہ تو تب آیا جب وہ لڑکی اُس کی بوتل کو منہ لگا چکی تھی۔

مناج کا دل چاہا وہ دھاڑے مار کر روئے۔۔۔ اتنی پڑھی لکھی لڑکی، اور اُسے اتنی تمیز نہیں تھی کہ کسی دوسرے کی پانی کی بوتل کو یوں منہ نہیں لگاتے؟

"شکریہ!" اس نے بوتل واپس مناج کی جانب بڑھائی۔

اُس سے بوتل تھامے وہ سامنے موجود واٹر کولر کی جانب بڑھی اور باقی کا بچا پانی وہاں پھینکتی، بوتل کو اچھے سے دھونے لگی۔

اُس لڑکی کا چہرہ مارے اہانت سرخ ہو گیا، مناج بنا ایک لفظ بولے اس لڑکی کو بے عزت کر چکی تھی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

مگر صرف وہ لڑکی ہی نہیں کوئی اور بھی تھا جس نے غور سے مناج کی اِس حرکت کو دیکھا تھا۔

انٹرویو چیمبر میں موجود اُس وجود نے گلاس وال سے باہر موجود ہجوم کو کوفت سے دیکھا، جب نگاہیں اِس منظر پر ٹک گئی۔۔۔

ایک گھنٹہ گزر چکا تھا، پہلے کوفت اور اب فکر ہوئے جا رہی تھی اُسے۔۔۔ اندر جانے اور پھر باہر آنے والے ہر فرد کے اترے چہرے کو دیکھ کر اُس کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا۔

اب اُس کا نام پکارہ گیا تھا، ہمت اکٹھی کیے وہ اٹھتی دروازہ ناک کیے اندر داخل ہوئی تھی۔

"پلیز ہیو آ سیٹ!" وہ چھ لوگوں کا انٹرویو پینل تھا۔

بیٹھنے سے پہلے اُس نے ایک اچٹتی نگاہ وہاں موجود لوگوں پر ڈالی۔

ٹیبل کی دوسری جانب پانچ لوگ موجود تھے۔۔۔ چار مرد اور ایک عورت۔

اور اُن کے دائیں جانب پیچھے، ہلکے اندھیرے میں ایک اور وجود تھا جس کی شکل وہ واضع طور پر دیکھ نہ سکی تھی۔۔۔ مگر وہ وجود مناج کو پہچان چکا تھا، پانی والا واقع ایک بار پھر تازہ ہوا۔

"سومس؟"

"مس مناج معراج عقبیٰ" مناج نے تعارف کروایا۔

ہاتھ میں بال پوائنٹ گھمائے اِس کا نام سنتے اُس وجود کا ہاتھ تھما۔

"معراج عقبیٰ؟" اُس کے لب ہلے۔

مناج نے اپنی سی۔وی اُن کی جانب بڑھائی۔

"مناج معراج عقبیٰ۔۔۔ معراج عقبیٰ کی بیٹی؟۔۔۔ آپ لیٹ معراج عقبیٰ کی بیٹی ہے؟" انٹرویو ہیڈ نے چونک کر سوال کیا جس پر کچھ جھجھکتے مناج کا سر اثبات میں ہلا۔

اندھیرے میں موجود وہ وجود الرٹ ہوا۔۔۔

اُسے یقین نہ ہوا سامنے موجود وجود کو دیکھ کر۔۔۔ وہ یہاں پاکستان میں کیسے؟ اُس کے رشتے داروں کے مطابق تو وہ اپنی مدر کے ساتھ امریکہ اپنے ماموں کے پاس جا چکی تھی۔۔۔ تو کیا انہوں نے جھوٹ بولا تھا؟ اور وہ یوں اِس طرح یہاں کیا کر رہی تھی؟

دماغ میں کئی سوالات جنم لے چکے تھے، جن کے جواب چاہیے تھے اُسے۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ میسم امیر تھا۔۔۔ایک عام مزدور کا بیٹا جس کی ذہانت کو دیکھے معراج عقبیٰ نے اُس کی تمام پڑھائی کا خرچہ اٹھایا تھا۔۔۔وہ اُس کے محسن تھے اور میسم اُن کا قرض دار۔۔۔

گریجوایشن تک اُس کا تعلیمی خرچہ معراج عقبیٰ کے سر تھا اُس کے بعد سکولرشپ پر وہ یورپ چلا گیا تھا۔۔۔پڑھائی اور پھر نوکری، زندگی کے کئی سال وہ یورپ کے مختلف ممالک میں رہا۔۔۔اِسی سال اپنے بزنس کی ایک نئ برانچ پاکستان میں کھولی تھی اُس نے۔۔۔پاکستان آئے سب سے پہلے وہ اپنے مُحسن معراج عقبیٰ کے گھر جا پہنچا مگر وہاں اُسے ایک الگ خبر سننے کو ملی۔۔۔معراج عقبیٰ اب اِس دنیا میں نہیں رہے تھے، کچھ دن تو وہ اِس سچ کا مان نہ سکا، مگر پھر ہوش سنبھالے وہ ایک بار پھر اُن کے گھر پہنچا تھا وہ معراج صاحب کی بیوہ سے تعزیت کرنا چاہتا تھا مگر اُن کے بھائیوں نے بتایا کہ وہ اپنی بیٹی کے ساتھ عدت مکمل ہوئے امریکہ جا چکی تھی۔

میسم خاموشی سے واپس چلا آیا۔

مگر اب یوں اِتنے ماہ بعد معراج عقبیٰ کی بیٹی کو سامنے دیکھ اُسے دال میں کچھ کالا تو کیا لگنا پوری کی پوری دال ہی کالی لگ رہی تھی۔۔۔ویسے بھی معراج عقبیٰ کے بھائیوں کا رویہ اُسے تب بھی خاصہ کھٹکا مگر اُس نے نظر انداز کر دیا تھا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

خود پر غصہ بھی آیا کہ کاش وہ معراج صاحب کی بیوہ کا نمبر ہی مانگ لیتا،اُس کے امریکہ میں بھی تو کئی جاننے والے تھے اُن کے ذریعے انفارمیشن نکلوا لیتا۔

مناج کا انٹرویو شروع ہو چکا تھا۔۔۔وہ اَب غور سے اُسے سن رہا تھا۔

لبوں پر ہلکی سی مسکان تھی۔۔۔

انٹرویو ہوتے ہی مناج کو جانے کی اجازت مل گئی تھی۔۔۔

مناج جو کچھ اور سننے کے موڈ میں تھی اُس کا چہرہ اُتر چکا تھا۔۔۔اب اُسے پکا یقین ہوا چلا تھا کہ یہ نوکری اُسے نہیں ملنے والی۔

وہ یونہی اُداس سی روم سے باہر نکلی تھی۔

"تو آپ سب کا کیا خیال ہے مس مناج کو ہائر کرنے کے حوالے سے ؟"ہیڈ نے سب سے سوال کیا تھا۔

"میرے خیال سے وہ اس پوسٹ کے لیے زیادہ کوالیفائیڈ ہے۔۔۔"

"مگر سر کی پرسنل سکریٹری کے حساب سے ہمیں ایسی ہی کسی کینڈیڈیٹ کی ضرورت ہے۔۔۔مس مناج کی انگلش پر اچھی گرفت ہے۔۔۔یہ انٹرنیشنل میٹنگز میں فائدہ مند ثابت ہو گا۔۔۔"

"مگر پھر بھی اتنی کوالیفیکیشن کے بعد سیکریٹری کی جاب؟ کیا یہ اُن کے ساتھ زیادتی نہیں۔۔۔اور پھر سیلری بھی ان کی کوالیفیکیشن کے مطابق نہیں۔۔۔"

"سر آپ کی کیا رائے ہے؟" اب سوال میسم سے ہوا تھا۔

"مس مناج کو ہائر کرے اور اُن کی کوالیفیکیشن کو مدِ نظر رکھتے اُن کی سیلری ڈبل کر دے۔۔۔" وہ اپنا حکم سنا تا وہاں سے جا چکا تھا۔

پیچھے موجود تمام لوگوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔

انٹرویو سے تھکی ہاری وہ اپارٹمنٹ پہنچی، دروازہ کھلا دیکھ اسے تشویش ہوئی، وہ پریشان سی اپارٹمنٹ میں داخل ہوئی، لاؤنج کے قریب پہنچے وہ آواز پہچان چکی تھی۔

سر جھکائے وہ خاموشی سے گزر جانے کی خواں تھی جب نام کی پکار پر اسے قدم روکنے پڑے۔

"یہی رک جاؤ مناج عقبیٰ!" تیز آواز پر گہری سانس خارج کرتی وہ اُن کی جانب مڑی۔

دونوں بازوؤں سینے پر باندھے وہ مناج کو دیکھ کم گھور زیادہ رہی تھی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"السلام علیکم پھوپھو!" بسمہ کی قاتل نگاہوں سے بچتی وہ مسکرا کر اسماء بیگم کی جانب بڑھی۔

"وعلیکم السلام میرا بچہ کیسی ہو؟" محبت سے اسے ساتھ لپٹائے انہوں نے سوال کیا۔

مناج اُن کی محبت پر مسکرا دی۔۔

اسماء بیگم نے غور سے بھتیجی کو دیکھا جس کے چہرے پر تھکن نمایاں تھی۔۔۔وہ جو کسی ریاست کی شادی معلوم ہوتی تھی کیا ہو گیا تھا اسے۔۔۔سفید گورا رنگ پھیکا پڑ چکا تھا، شربتی آنکھوں کی چمک بجھ گئی تھی اور ان کے نیچے موجود ہلکے، گلابی ہونٹ بھی ہلکے سفید ہو گئے تھے اور اس کے سنہری سلکی بال۔۔۔کتنی محبت تھی معراج کو مناج کے بالوں سے وہ اب کھردرے پڑ چکے تھے۔۔۔اسماء بیگم کا دل بھر آیا۔

"ماما آپ کال کر دیتی میں آتے ہوئے کچھ لے آتی۔۔۔"بسمہ کو یونہی نظر انداز کیے وہ منیزہ بیگم سے بولی۔

بسمہ غصے سے اپنا پرس اٹھاتی دروازے کی جانب بڑھی۔

"رک جاؤ بسمہ! آؤ بیٹھو یہاں!" اسماء بیگم نے اسے پکارہ۔

"میں بیٹھ کر کیا کروں گی پھوپھو۔۔۔میرا کون سا کسی سے کوئی تعلق یا رشتہ ہے" لفظ 'کسی' پر زور دیے وہ طنزیہ انداز میں بولی۔

اسماء بیگم اور منیزہ بیگم دونوں اس کا طنز سمجھتی مسکرا دیں۔۔۔مناج کے لبوں پر بھی ہلکی مسکان آئی جسے وہ مہارت سے چھپا چکی تھی۔

"بیٹھ جاؤ بسمہ!" مناج نے سامنے موجود صوفہ کی جانب اشارہ کیا۔

"تم اتنا اصرار کر رہی ہو تو بیٹھ جاتی ہوں۔۔۔" موڈ بناتی وہ ٹک چکی تھی۔

"آپ سب بیٹھے میں بوتل لاتی ہوں۔۔" مناج فوراً اٹھی۔

"میں بھی ساتھ چلتی ہوں!" بسمہ بھی اس کے پیچھے ہولی۔

اپارٹمنٹ سے نکلتے بسمہ لفٹ کی جانب بڑھی۔

"لفٹ کام نہیں کر رہی ہمیں سیڑھیوں سے جانا پڑے گا۔۔۔" مناج سیڑھیوں کی جانب بڑھے بولی۔

"مگر ہم تو لفٹ سے ہی آئے ہیں۔۔۔" بسمہ جواب دیتی لفٹ کا بٹن دبا چکی تھی جو فوراً کھل گئی اور ساتھ ہی مناج کا منہ بھی کھل گیا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

یہ پہلی بار نہیں تھا۔۔۔ اللہ جانے کیوں ہمیشہ یہ لفٹ اسے دغا دے جاتی مگر جب بھی بسمہ اور اسماء بیگم آتے تو کام کرنا شروع ہو جاتی۔

گہری سانس خارج کرتی وہ بسمہ کے پیچھے لفٹ میں داخل ہوئی۔

"مناج! تم ناراض ہو مجھ سے؟ میری کیا غلطی ہے؟" بسمہ نم آنکھوں سے اُس کی جانب مڑی۔

"بسمہ میں تم سے ناراض نہیں ہوں۔۔۔" مناج سر جھکائے بولی۔

"تو مجھے نظر انداز کیوں کر رہی ہو؟" بسمہ نے غصے سے سوال کیا۔

"میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی بسمہ۔۔۔" ہلکی آواز میں جھوٹ گڑھا۔

"جھوٹ!۔۔۔ میں جانتی ہوں تم نفرت کرتی ہو مجھ سے۔۔۔ کرنی بھی چاہیے آخر کو تمہارے دھوکے باز تایا کی بیٹی جو ٹھہری۔۔۔" بسمہ غصے سے کڑھتی بولی۔

لفٹ گراؤنڈ فلور پر آر کی تھی۔

مناج باہر نکلے سامنے موجود دکان کی جانب بڑھی، تیز دھوپ چہرے پر پڑی تو بسمہ بھی تیزی سے چشمہ آنکھوں پر چڑھائے اس کے پیچھے بھاگی۔

دکان سے ٹھنڈی بوتل اور ساتھ موجود ٹھیلے سے سموسے، چاٹ اور دہی بڑے لیے وہ دوبارہ لفٹ کی جانب بڑھی۔

بسمہ تو حیرت سے بس مناج کو دیکھے جا رہی تھی۔۔۔

آنکھوں میں آنسوؤں بھی آئے۔۔۔ اپنوں کے دھوکے نے اُسے کیا سے کیا بنا ڈالا تھا۔

دکان؟ ٹھیلا؟

مناج عقبیٰ ایسی جگہوں پر؟ بسمہ کا دل چاہا وہ دھاڑے مار مار کر روئے۔۔۔ گھر جائے بین ڈالے۔۔۔ ماں باپ، چاچا چاچی کے آگے روئے، چیخے چلائے۔۔۔ انہیں بتائے کہ جاؤ دیکھو اپنے گھر کی عزت کو کیسے سڑکوں پر خوار ہو رہی ہے وہ۔۔۔ مگر وہ خاموش رہی۔

سامان خریدے وہ دوباہ لفٹ کی جانب بڑھی خود بٹن دبانے کی غلطی نہیں کی، بسمہ کو اشارہ کیا۔۔۔ لفٹ کھل چکی تھی، مناج نے دانت پیسے۔

وہ دونوں اب اپارٹمنٹ میں داخل ہوئے کچن میں جا چکی تھیں۔۔۔ مناج بنا ماتھے پر کوئی شکن لائے مہارت سے ٹرالی سیٹ کر رہی تھی جبکہ بسمہ خاموشی سے اُسے دیکھے جا رہی تھی۔۔۔ معراج چاچا کی

حیات میں شاید ہی اُس نے خود سے کبھی پانی کا گلاس بھی اٹھایا ہو اور اب یوں۔۔۔اور اِن سب کی وجہ کون تھا؟ بسمہ عقبیٰ کا باپ!

اُس کی آنکھیں کب بھیگی، کب بہی اُسے احساس ہی نہ ہوا۔

"کیا ہوا بسمہ تم ٹھیک ہو؟ رو کیوں رہی ہو؟" مناج نے فکر مندی سے سوال کیا۔

"نہیں رو نہیں رہی، لگتا ہے آنکھ میں کچھ چلا گیا ہے۔۔۔میں منہ دھو کر آتی ہوں!" پھیکی مسکان سے اسے نوازتی وہ واش بیسن کی جانب بڑھی۔

مناج اُسکی پشت کو گھورتی لب بھینچے، ٹرالی گھسیٹتی لاؤنج میں داخل ہوئی۔

تھوڑی دیر میں بسمہ بھی گیلا چہرہ تھپتھپائے اُن کے پاس آ بیٹھی تھی، ابھی پندرہ منٹ ہی گزرے تھے کہ بجلی چلی گئی۔۔۔شدید گرمی نے فقط چند لمحوں میں سب کو پسینے سے نہلا دیا تھا۔

"فکر مت کرے میں پنکھا لاتی ہوں!" مناج بند پنکھے کو گھورتی اپنی پلیٹ ٹیبل پر رکھے وہاں سے اٹھتی دوسرے کمرے میں گئی اور کچھ لمحوں بعد چارجنگ فین آن کیے وہ بسمہ کو اپنی جگہ بٹھاتی پنکھا چلا چکی تھی۔

پنکھے کی ہوا نے کافی حد تک سکون بخشا تھا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

بسمہ کی نگاہیں مناج پر ٹک گئی تھی، وہ جو ہلکی سی گرمی پر چیخ چلا اٹھتی آج اِتنی شدید گرمی میں بنا اے۔ سی، بنا کسی پنکھے کہ کس طرح پر سکون بیٹھی تھی۔۔۔ پسینے سے اُس کا پورا وجود گیلا پڑ گیا تھا۔

"منیزہ میری بات کیوں نہیں مان جاتی تم؟ ایک یو۔ پی۔ ایس ہی تو خرید کر دوں گی تم لوگوں کو کون سا اپنی جائیداد نام لگا رہی ہوں؟" اسماء بیگم کے بولنے پر اپنی اپنی سوچوں میں گم بسمہ اور مناج دونوں ہوش میں آئیں۔

"آفر کا شکریہ پھوپھو مگر ہم ایسے ہی ٹھیک ہیں۔۔۔" مناج نے اُن کی پیشکش کو فوراًرد کر دیا تھا۔

"تم خاموش رہو تمہاری ماں سے بات کر رہی ہوں میں۔۔۔ تم جواب دو منیزہ!" مناج کو گھر کے وہ منیزہ بیگم کی جانب متوجہ ہوئی۔

"مناج ٹھیک کہہ رہی ہے اسماء ہمیں واقعی ضرورت نہیں۔۔۔"

"کیسے ضرورت نہیں گرمی دیکھی ہے؟ اوپر سے یہ لوڈ شیڈ ینگ۔۔"

"گرمی کا کیا ہے پھوپھو ہر سال آتی ہے۔۔۔ اور رہی بات لوڈ شیڈ ینگ کی تو یہ ہے نا۔۔ کام چل جاتا ہے۔۔۔" مناج نے چارجنگ فین کی جانب اشارہ کیا۔

پھر جتنی دیر وہ وہاں بیٹھیں مناج کو منا نہ پائی۔

"بسمہ!" اُن کے جانے سے پہلے مناج نے اُسے پُکارا۔

"کسی بھی منفی سوچ کو خود پر حاوی مت ہونے دو۔۔۔نہ تو میں تمہیں نظر انداز کر رہی ہوں، نہ تم سے نفرت کرتی ہوں اور نہ ہی ناراض ہوں۔۔۔بس زرا مصروف ہوں۔۔۔ مگر اتنا یاد رکھو کہ میری سب سے اچھی دوست اور بہن ہو تم۔۔۔ تم سے کبھی ناراض نہیں ہو سکتی میں۔۔۔" بسمہ کو گلے لگائے مناج اُس کے تمام شکوے ایک لمحے میں دور کر چکی تھی۔

"کیا بنا انٹرویو کا؟" اُن کے جاتے ہی منیزہ بیگم نے مناج سے سوال کیا جو برتن سمیٹتی سنک میں رکھ چکی تھی۔

"بھول جائے۔۔۔" اُس نے کندھے اچکائے۔

اِس سے پہلے منیزہ بیگم مزید کچھ کہتی مناج کا موبائل بج اُٹھا۔

کال اُٹھائے اس نے موبائل کان سے لگایا۔

کال کے بند ہوتے ہی وہ حیرت سے منیزہ بیگم کی جانب مڑی جنھوں نے سوالیہ نگاہوں سے اُسے تکا۔

"مجھے جاب مل گئی ہے ماما۔۔۔ وہ بھی ڈبل سیلیری پر۔۔۔" کہنا ہی تھا کہ منیزہ بیگم کی آنکھیں شکر سے بھیگ گئیں۔۔۔ دعائیہ انداز میں ہاتھ اُٹھائے اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا تھا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"آخر کو بات کیا ہے بسمہ؟ مجھے بتاؤ تو سہی۔۔۔ کیوں روئے جارہی ہو؟" بدر نے پریشانی سے ماتھا مسلے موبائل کی دوسری جانب موجود بہن سے سوال کیا۔

"کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے بھائی۔۔۔ آج میں پھوپھو کے ساتھ منیزہ چچی کے گھر گئی تھی بھائی۔۔۔ یہ آپ سب نے کیا کر دیا بھائی؟ بابا، بڑے چاچو، چھوٹے چاچو۔۔۔ سب نے مل کر کیا کر دیا؟ وہ ٹھیک نہیں ہے بھائی۔۔۔ پھولوں کی چادر پر چلنے والی کو آج جلتے کوئلوں پر چلتا دیکھ کر آرہی ہوں بھائی۔۔۔ میرے دل،،، میرے دل میں بہت تکلیف ہے۔۔۔ مجھے ڈر لگتا ہے بھائی اُن کی خاموشی سے۔۔۔ جتنا برا اُن کے ساتھ سب نے کیا ہے جواب میں اُن کے تحمل، صبر اور خاموشی پر ڈر لگتا ہے مجھے کہ کہی اُن کا یہ صبر ہمارے گلے کا طوق نہ بن جائے۔۔۔ مکافاتِ عمل سے ڈر لگ رہا ہے مجھے۔۔۔" وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی اپنا درد حمدان پر عیاں کر چکی تھی جواباً اُس نے لب بھینچ لیے۔

"شش بسمہ خاموش ہو جاؤ۔۔۔ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔" بدر نے اُسے سمجھانے کی کوشش کی۔

"جھوٹ بالکل جھوٹ۔۔۔ باقی سب کا مجھے نہیں معلوم لیکن آپ کر سکتے تھے بھائی، بھائی چاہتے تو بہت کچھ کر سکتے تھے۔۔۔ معراج چاچا کتنی محبت کرتے تھے آپ سے۔۔۔ مگر آپ! آپ نے کیا

کیا؟ معراج چاچا کی روح کو صحیح معنوں میں اگر کسی نے تکلیف پہنچائی تو وہ آپ ہے بھائی۔۔۔ باقی سب نے تو دغا دی ہی دی مگر آپ بھی پیٹھ دکھا کر بھاگ گئے؟ مناج صرف آپ کی کزن ہی نہیں منگیتر بھی تھی۔۔۔ ارے منگیتر نہ سہی آپ کے فیورٹ چاچا کی بیٹی تھی بھائی۔۔۔ معراج چاچا کتنی محبت کرتے تھے آپ سے۔۔۔ جان چھڑکتے تھے آپ پر۔۔۔ مگر افسوس آپ تو اُن کی محبت کا ایک فیصد بھی نہ لوٹا سکے۔۔۔" غصے سے چلاتی بسمہ کال کاٹ چکی تھی۔

بدر نے کئی بار اُسے کال کرنے کی کوشش کی مگر بے سود۔

گہری سانس خارج کیے وہ آفس چیئر پر پشت ٹکائے آنکھیں موند گیا تھا۔۔۔ احساسِ ندامت نے زوروں سے اسے جکڑا تھا۔

تقریباً دس منٹ بعد اپنے نمبر پر کال موصول ہوئی۔

آنکھیں کھولے موبائل کی جانب دیکھا، سکرین پر 'وائف کالنگ' لکھا نظر آیا جس کے آگے دو دل بنے ہوئے تھے۔۔۔

لبوں پر گہری مسکان در آئی۔۔۔ مسکرا کر کال رسیو کی۔

تھوڑی دیر پہلے والی کیفیت کا اب کوئی نام و نشان نہ تھا۔۔۔ وہ مسکراتا مگن سا کال پر مصروف ہو گیا تھا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"شش! خاموشی سے وہ اُٹھ نہ جائے۔۔۔" ہاتھ میں کیک تھامے بصیر عقبیٰ نے دبے پاؤں کمرے کا دروازہ کھولے پیچھے آتی بریرہ بیگم اور پلٹون کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا۔

ایک نظر گھڑی پر ڈالی جہاں بارہ بجنے میں ابھی بھی تین منٹ باقی تھے۔

خاموشی سے سب کو اندر آنے کا اشارہ کیے وہ بیڈ کے پاس جا کھڑے ہوئے جہاں بسمہ سکون سے سوئی ہوئی تھی۔

بارہ بجتے ہی اُنہوں نے بریرہ بیگم کو اشارہ کیا جنہوں آگے بڑھ کر بسمہ کا کندھا ہلائے اُسے جگایا۔

"ماما آپ یہاں؟ کیا ہوا خیریت؟" بسمہ جس کی آنکھ ابھی کچھ دیر پہلے ہی لگی تھی، آنکھوں میں نیند کا خمار لیے اُس نے حیرت سے ماں کو تکا۔

"ہیپی برتھڈے ٹو یو۔۔۔ہیپی برتھڈے ڈئیر بسمہ۔۔۔ہیپی برتھڈے ٹو یوں!" لائٹ آن ہوئے ہی سب نے یک زبان اُسے وش کیا۔

"ہیپی برتھڈے ڈیڈ کی پرنسز۔۔۔" کیک بسمہ کے آگے رکھے اُنہوں نے اُس کا ماتھا چوما۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

بسمہ نے لبوں پر دھیمی مسکان سجائے اُن سب کو دیکھا۔۔۔ آج اُس کی سالگرہ تھی، ساتھ ہی مناج کی بھی تو تھی! دل میں ایک ہوک سی اُٹھی۔۔۔

دل پھر سے اُس کے حالات سوچ کر کُرلایا۔۔۔

"تھینک یو سو مچ ایوری وان!"اُس نے مسکرا کر سب کی وشز کو قبول کیا۔

"لو بدر کی کال بھی آگئی۔۔۔" بریرہ بیگم نے مسکرا کر کال رسیوو کی اور موبائل بسمہ کے آگے کیا۔

بدر اور اُس کی بیوی دونوں نے اُسے مبارکباد دی تھی، اُس کا بھتیجا باسل بھی وہی موجود تھا جس نے توتلی زبان میں پھوپھو کو وش کی۔۔۔ باسل کے وش کرنے پر بسمہ کے لبوں پر حقیقی مسکان در آئی۔۔۔ وہ مسکراتی باسل سے باتیں کرنا شروع ہوئیں۔۔۔

تھوڑی دیر میں کیک کاٹے، سب کھائے اُسے گڈ نائٹ وش کیے جا چکے تھے۔۔

اُن کے جاتے ہی بسمہ نے تھکی سانس خارج کیے تکیہ پر سر گرالیا،، آنکھوں سے آنسوؤں ٹوٹ کر تکیے میں جذب ہوئے۔

وہ موبائل کی جانب متوجہ ہوئی جہاں بہت لوگوں نے اُس وش کیا تھا، جن میں اَسماء بیگم، مناج اور سعود کے میسجز نمایاں تھے۔

باقی سب کے میسجز کو نظر انداز کیے اُس نے مناج کا میسج کھولا تھا۔

"ہیپی برتھڈے بسمہ۔۔۔"

میسج پڑھے بسمہ نے گہری سانس خارج کی۔

سوچیں پچھلے سال پر چلی گئیں۔۔۔ کتنی دھوم دھام سے معراج چاچا نے اُن دونوں کی سالگرہ بڑے پیمانے پر سیلبریٹ کی تھیں۔

مناج اور بسمہ دونوں نے ایک ہی دن اِس دنیا میں آنکھ کھولی تھی۔۔۔ سنہری بال، سفید گورا رنگ، گول مٹول آنکھیں، سرخ یاقوتی لب۔۔۔ جو بھی اُن دونوں کو دیکھتا، دیکھتا ہی رہ جاتا۔۔۔ وہ کزنز کم اور جڑواں بہنیں زیادہ معلوم ہوتیں۔۔۔ بچپن سے لڑکپن اور پھر جوانی، وہ دونوں دو جسم ایک جان تھیں۔۔۔

جب تک معراج چاچا زندہ تھے ہر سال بڑے پیمانے پر اُن کی سالگرہ منائی جاتی۔۔۔ جو مناج کے لیے آتا وہی بسمہ کے لیے۔۔۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

معراج چاچا نے مناج اور باقی بھائیوں کی اولادوں میں فرق نہیں کیا تو اُن کی اولاد کے ساتھ ایسا کیوں ہوا؟ کیوں مناج اور منیزہ بیگم کے ساتھ اِتنی بڑی زیادتی کی گئی۔۔۔ کیوں اُن کا حق مارا گیا۔۔۔ سب کچھ تو تھا اُن کے پاس، دولت عیش و عشرت، پھر اُن کے حق کو کیوں غاصب کیا گیا۔

"اگر تم واقعی مجھ سے ناراض نہیں ہو، نفرت نہیں کرتی،،، اور میں ابھی بھی تمہارے لیے اُتنی ہی اہم ہوں جتنی پہلے تھی تو آج شام میری برتھڈے پارٹی میں تم ضرور آؤں گی مناج۔۔۔ نہیں تو میں سمجھوں گی جو کچھ تم نے کہا وہ سب جھوٹ تھا۔۔۔ تم مجھ سے بھی اُتنی ہی نفرت کرتی ہو جتنی باقی سب سے۔۔۔ مجھے بھی اپنا گناہگار سمجھتی ہو!" میسج سینڈ کیے وہ دوبارہ سوچوں میں ڈوبی نیند کی وادی میں اُتر چکی تھی۔

دوسری جانب مناج نے بسمہ کا میسج پڑھا تو لب بھینچ گئی۔۔۔ دل میں درد جاگا تھا۔۔۔

اسماء بیگم کے علاوہ کسی نے بھی اُسے سالگرہ وِش نہیں کی تھی، شائد بسمہ بھی بھول چکی تھی اُسے۔۔۔

معراج صاحب کی یاد نے شدت سے ستایا۔۔۔ آنکھیں اپنے آپ بھرتی چھلک اُٹھی۔

منیزہ بیگم کی پیٹھ پر نگاہ ڈالے اپنی سسکیوں کا گلا گھونٹتی وہ زندگی میں آئی محرومیوں پر رو دی تھی۔

دوسری جانب لیٹی منیزہ بیگم کی آنکھیں بھی برس اُٹھی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دونوں ماں بیٹی اپنے اپنے غم میں ڈوبی، محرومیوں پر ماتم کناں تھیں۔

آنے والی صبح نہایت روشن تھی، یوں جیسے زندگی کے ایک نئے باب کی شروعات ہوئی ہو۔

آئینے کے سامنے تیار ہوئے مناج نے اپنی تیاری پر ایک آخری نگاہ ڈالی، کمرے سے باہر نکلے وہ لاؤنج میں آ بیٹھی جہاں منیزہ بیگم نے آج ناشتے پر بھرپور اہتمام کیا تھا۔

"السلام علیکم ماما۔۔۔ یہ سب؟" اُس نے حیرت سے اُنہیں تکا۔

"سالگرہ بہت بہت مبارک ہو میری جان" آگے بڑھ کر اُس کا ماتھا چومے منیزہ بیگم نے اُسے کئی دعائیں دی۔

مناج کے لبوں پر بھرپور مسکراہٹ در آئی۔

ناشتے سے لطف اندوز ہوئے وہ منیزہ بیگم کو بسمہ کی جانب سے موصول ہوئے میسج کے حوالے سے آگاہ کر چکی تھی۔

"ہمم! تو کیا ارادہ ہے تمہارا؟ ہم جائے گے؟" اُنہوں نے چائے کا گھونٹ بھرے سوال کیا۔

"ہم نہیں صرف میں جاؤں گی ماما!" مناج کے جواب پر اُنہوں نے چونک کر اُسے دیکھا۔

"مجھے وہاں جانا ہے ماما اور دیکھنا ہے ہماری خوشیوں کے قبرستان پر بنایا گیا اُن کا محل۔۔۔ خیر آج آفس کا پہلا دن ہے۔۔۔ لیٹ ہو جاؤں گی اللہ حافظ!" اُن کے گال پر پیار دیتی وہ جا چکی تھی۔

لفٹ ایک بار پھر اُسے دھوکا دے چکی تھی، سر جھٹکتی سیڑھیاں اُترے وہ پارکنگ میں آئی۔

"سالی توں مانی نہیں کبھی تو مانے گی

سالی پہچانی نہیں کبھی تو جانے گی"

آواز پہچانے مناج کا جی چاہا اپنے بال نوچ لے، مڑ کر اُس نے خود کو شوخ نگاہوں سے گھورتے وکی کو دیکھا، کو ایک بار پھر گنگنانے لگا تھا۔

"کیسے ہو وکی؟" وہ اُس کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔

وکی نے حیرت سے اُسے تکا، جو پہلی بار اُس سے مخاطب ہوئی تھی۔

"میں۔۔۔ میں ٹھیک۔۔۔" وہ جھجھک کر بولا۔

"کیا کر رہے ہو آج کل؟" مناج نے نہایت سادگی سے سوال کیا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کچھ نہیں" وکی بس اِتنا ہی بول پایا۔

"تو فالتو شے کی طرح یہاں پڑے رہنے سے اچھا ہے کہ کوئی کام دھندا ڈھونڈ لو۔۔۔ دو چار پیسے کماؤں گے تو ماں باپ بھی خوش ہو جائے گے اور ہم جیسیوں کی زندگی کو بھی سکون آجائے گا!" مسکرا کر لفظ چبائے بولتی وہ دوبارہ گاڑی کی جانب چل دی تھی۔

مارے خجالت وکی کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا۔

تقریباً بیس منٹ بعد وہ آفس کی شاندار بلڈنگ کے سامنے موجود تھی، آفس میں داخل ہوتے تمام سٹاف کی ستائشی نگاہیں اُس کی گاڑی کی جانب اُٹھی تھی۔۔۔ وہ 'سیوویک" تھی وہ بھی نیا ماڈل ۔۔۔ ستائشی نگاہوں کو نظر انداز کیے وہ اندر داخل ہوئی، ریسیپشن پر مناج کی ملاقات انٹرویو پینل کے ہیڈ سے ہوئی تھی، وہ مناج کو ساتھ لیے سب سے اوپر والے فلور کی جانب بڑھے۔۔۔ ساتھ ہی ساتھ وہ مناج کو اُس کی نوکری کی نوعیت کے حوالے سے بھی آگاہ کیے جا رہے تھے۔

"گڈ مارننگ مس شمسہ۔۔" آخری فلور پر پہنچے اُن کی ملاقات وہاں موجود ریسیپشنسٹ سے ہوئی تھی۔

"گڈ مارننگ سر" شمسہ پیشہ ورانہ انداز میں مسکرائی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"اِن سے ملیے یہ مس مناج ہے میسم سر کی نئی سیکریٹری اور مس مناج یہ ہے مس شمسہ۔۔۔"اُن کے تعارف پر دونوں نے مسکرا کر ایک دوسرے کو سلام کیا تھا۔

"مس شمسہ میں مس مناج کو کافی حد تک اُن کا کام بتا چکا ہوں۔۔۔باقی آگے آپ کے ذمے۔۔۔"وہ مس شمسہ کو ہدایت دیے جا چکے تھے۔

اُن کے جاتے ہی مس شمسہ نے میسم امیر کا ٹائم ٹیبل مناج کے حوالے کیا اور اُسے ساتھ ہی ساتھ آگاہ بھی کر دیا۔

"صبح نو بجے تک سر آفس آجاتے ہے۔۔۔ٹھیک نو بج کر دس منٹ پر تمہیں اُنہیں اُن کی فیورٹ الائچی والی چائے سرو کرنی ہے جس کا تمام سامان اسی فلور پر موجود پینٹری میں موجود ہے۔۔۔نو بج کر دس منٹ پر تمہاری اصلی ڈیوٹی سٹارٹ ہو گی، سر کی میٹنگ سے لے کر، اُن کے پورے دن کا نہ صرف ورک چارٹ بلکہ ڈائٹ چارٹ بھی تمہیں ہی ہینڈل کرنا ہو گا۔۔۔مطلب کے صبح کی چائے سے لے کر شام کی کافی تک جو کھانا پینا ہو گا وہ سب تمہیں ہینڈل کرنا ہو گا۔۔۔ایک اور مطلب، میسم سر کا ڈائٹ چارٹ بہت سٹریکٹ ہے۔۔۔تو تمہیں اِسی پر عمل کرنا ہو گا، زرا سا بھی ردوبدل نہیں۔۔۔"ماتھے پر بل ڈالے مناج نے اُس ٹائم ٹیبل کو گھورا تھا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"اینی ایشو؟" شمسہ اس کے بل نوٹ کیے پوچھ بیٹھی۔

"یہ میسم سر واشروم خود کر آئے گے یا وہ بھی مجھے ہی اُن کے پیمپر ز لگانے ہیں؟" غصے سے اُس نے سوال کیا۔

"اِس کی فکر آپ مت کرے مس مناج یقین مانے میں اِتنا بڑا ہو گیا ہوں کہ واشروم خود آجا سکوں!" غیر شناسا آواز پر مناج نے چونک کر سر اُٹھایا۔

"گگ۔۔۔گڈ مارننگ میسم سر!" شمسہ نے گڑبڑا کر سلام کیا۔

مناج کے چہرے کا رنگ اُڑا۔

"گڈ مارننگ مس شمسہ۔۔۔" مناج کے شرمندہ چہرے پر ایک نگاہ ڈالے وہ اپنے کیبین کی جانب بڑھ چکا تھا۔

"اب یہاں کھڑی کس مراقبے میں چلی گئی ہو فوراً سر کے پیچھے جاؤ!" شمسہ کے ہلانے پر وہ ہوش میں آتی سرپٹ اُس کے پیچھے بھاگی۔۔۔ناک کیے وہ جواب ملتے ہی وہ اندر داخل ہوئی۔

"السلام علیکم! گڈ مارننگ سر!" سلام کیے وہ وہی کھڑی رہی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

میسم نے سلام کا جواب دیے اُس کی جانب دیکھا جو سر جھکائے وہاں کھڑی تھی۔

"مس مناج ٹائم کیا ہوا ہے؟" میسم کی آواز پر وہ جو شرمندہ سر جھکائے کھڑی تھی، چونک کر کلائی پر بندھی گھڑی کی جانب دیکھا۔

"سر! نو بج کر پانچ منٹ۔۔۔" اُس نے اچھنبے سے اُسے تکے جواب دیا۔

"تو آپ کے پاس کوئی ایسی میجیکل پاور ہے جس کے ہوتے، یہی کھڑے کھڑے میری چائے خود چل کر آئے گی؟" بند مُٹھی تھوڑی پر جمائے، جائزہ لیتی نگاہوں سے میسم نے سوال کیا۔

مناج ہڑبڑا اُٹھی۔۔۔ چہرہ خجالت کے مارے سرخ پڑ گیا۔۔۔ میسم نے ناچاہتے ہوئے بھی اُس کی چہرے کے بدلتے رنگوں کو پُر شوق نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔

پرپل کلر کے پرنٹڈ ٹو پیس کے ساتھ ہم رنگ سادہ ڈوپٹہ لیے، ہلکے میک اپ کے ساتھ ہی جاذبِ نظر لگ رہی تھی۔۔۔

"سس۔۔۔ سوری سر۔۔۔" جھجھکتی وہ سرپٹ دروازے کی جانب بھاگی۔

"مس مناج!" اُس کی پکار پر وہ رُکی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"آپ کو ڈبل سیلیری میری چائے، کھانے کا خیال رکھنے کی ہی ملتی ہے!" سادہ الفاظ میں کیا گیا طنز، مناج کو بھرپور انداز میں لگا۔

بنا کوئی جواب دیے وہ تیزی سے آفس سے نکلی۔

تیزی تیزی میں بھی اُسے چائے بنانے میں ٹائم لگ چکا تھا۔

نو بج کر پندرہ منٹ پر وہ دوبارہ ناک کیے کیبین میں داخل ہوئی۔

"یورٹی سر!" اُس نے چائے ٹیبل پر رکھی، ساتھ ہی زیرہ بسکٹس بھی تھے۔

"آج کا شیڈیول کیا ہے مس مناج؟" بنا چائے کو دیکھے میسم نے سوال کیا تھا۔

مناج نے فوراً اُسے اُس کی ایک میٹنگ کے حوالے سے آگاہ کیا تھا جو دس بجے ہونی تھی۔

"مس شمسہ کے پاس جائے اور اُنہیں کہے اِس میٹنگ میں پریزنٹیشن دینے والی پوری ٹیم کو میرے روم بھیجے دس منٹ میں۔۔۔" اُس نے حکم جاری کیا۔

مناج سر ہلائے شمسہ کے پاس پہنچی۔۔۔

دس منٹ سے بھی پہلے پوری ٹیم وہاں پہنچ چکی تھی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

میسم نہایت غور سے اُن کی پریزنٹیشن کو دیکھے اُن سے سوالات کر رہا تھا، مناج کبھی اُس کی لیپ ٹاپ پر ٹکی نگاہوں کو دیکھتی تو کبھی چائے کو جو اب ٹھنڈی ہو چکی تھی۔

ٹھیک نو بج کر پنتالیس منٹ پر اپنی جگہ سے اُٹھے اُن سب کو پیچھے آنے کا اشارہ کیے وہ میٹنگ روم کی جانب بڑھا تھا۔۔ مناج کی نگاہیں ابھی تک چائے کے کپ پر ٹِکی ہوئی تھی۔

"مس مناج آپ کو الگ سے انوائٹ کرنا ہو گا مجھے؟" مناج کو اپنے قدموں پر جمے دیکھ میسم نے ہلکا سا طنز کیا۔

"س۔۔ سوری سر۔۔۔" ہوش میں آتی وہ ہڑبڑا کر اُس کے پیچھے پیچھے چل دی۔

"یہ وہی لڑکی ہے۔۔۔ وہ گاڑی والی۔۔۔" مناج کے کانوں میں سرگوشی پڑی۔

پیچھے آتے ایک لڑکا لڑکی آپس میں بات کر رہے تھے۔

"ایک سیکریٹری کے پاس اِتنی مہنگی گاڑی کیسے؟"

وہ کوئی عام گاڑی نہیں تھی اور نہ ہی کوئی نو سے پانچ کی نوکری کرنے والا ورکر اُسے افورڈ کر سکتا تھا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ارے چھوڑوں یار۔۔۔ایسی لڑکیوں کا تمہیں علم نہیں۔۔۔کئی کئی یار پالے ہوتے ہیں اِنہوں نے۔۔۔پھانس لی ہو گی کوئی مہنگی آسامی۔۔۔کیا معلوم کسی بڑھے امیر کو خوش کرنے کے چکر میں ملی ہو؟" وہ دونوں اب ہنس دیے تھے۔

میسم کے کانوں نے بھی باخوبی اُن کی گفتگو کو سُنا تھا۔

کچھ سخت سنانے کو وہ مڑا تو نگاہیں مناج کے چہرے پر ٹکی جو اُن کی بات سنتی، لبوں پر مسکان سجائے، بھنویں اچکاتی، سر جھٹک گئی تھی۔

"مڈل کلاس لوگوں کی مڈل کلاس سوچ۔۔۔" وہ بڑبڑائی۔

پاس کھڑا میسم اُس کی بڑبڑاہٹ سنتا خود کو کچھ بھی سخت بولنے سے روکتا اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

بارہ بجے کے قریب وہ لوگ میٹنگ سے فارغ ہوتے باہر نکلے تھے، میسم کانٹریکٹ حاصل کرنے میں کامیاب ٹھہرا تھا۔

سب کو مبارکباد دیے وہ فرحان اور عائزہ کی جانب متوجہ ہوا۔

"بوتھ آف یوں رائٹ ناؤ اِن مائی کیبین!" دونوں ایک دوسرے کو دیکھے کندھے اچکاتے اُس کے پیچھے چل دیے۔۔۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"مس مناج آپ باہر رُکے!" مناج کو پیچھے آتے دیکھ وہ اُسے روک چکا تھا۔

مناج غصے سے شمسہ کے پاس پہنچ چکی تھی۔

"کیا ہوا یہ اِتنا منہ کیوں پھولایا ہوا ہے؟" شمسہ اُس کا غصیلہ چہرہ دیکھے پوچھ بیٹھی۔

"یہ میسم سر خود کو سمجھتے کیا ہے؟" وہ غصے سے پھنکاری۔

"کیا ہوا، کیا کر دیا سر نے؟" شمسہ نے سوال کیا۔

"پہلے تو میری چائے نہیں پی، پھر مجھے اپنی ٹیم کے سامنے 'گیٹ آؤٹ' بول دیا۔۔"

"یار پوری بات تو بتاؤ؟"

مناج کے پوری بات بتائے شمسہ نے اپنا ماتھا پکڑ لیا۔

"سب سے پہلی بات تو یہ کہ سر چائے نو بج کر دس منٹ پر پیتے ہیں،، نو بج کر دس منٹ کا مطلب ہے نو بج کر دس منٹ۔۔۔ دوسری بات تمہیں جب کہاں تھا کہ ڈائٹ چینج مت کرنا تو تم ساتھ بسکٹس پیش کرنے کی ماں لگتی تھی؟ سر کیا تمہارے گھر شام کی چائے پر مدعو تھے؟ یاں تمہارے گھر صبح ناشتے کی

چائے پر بسکٹس کھانے کا رواج ہے؟اور آخری بات میری جان اِتنی سیلیری ہم یہ شٹ اپ کال سننے کی ہی تو لیتے ہیں!" شمسہ اُس کی طبیعت صاف کر چکی تھی۔

مناج نے منہ بنائے اُسے دیکھا۔۔۔

اُسی لمحے میسم کے کیبین کا دروازہ کھلا، شرمندہ سرخ چہرہ لیے وہ دونوں باہر آئے، باہر آتے ہی وہ دونوں مناج کی جانب بڑھتے، اُس سے معافی مانگنا شروع ہو گئے تھے، مناج تو بس حیرت سے منہ کھولے اُنہیں تکے جا رہی تھی جو بار بار اُس سے معافی مانگے جا رہے تھے۔

"یہ کس بات کی معافی مانگ رہے تھے؟" اُن کے جاتے ہی شمسہ نے حیرانگی سے مناج سے سوال کیا، جس پر مناج نے کندھے اُچکا دیے۔

مگر پسِ پردہ دماغ کی سوچیں کہیں اور تھیں۔۔۔ کڑی سے کڑی ملائے اُس کی آنکھیں پھیلی۔۔۔ تو کیا مسیم سب سُن چکا تھا؟اُن دونوں کو کیبین میں بلانے کی وجہ یہ تھی؟

پانچ بج چکے تھے، آفس کا پہلا دِن مکمل ہوا۔۔۔ ڈرائیو کیے اُس کا ارادہ گھر جانے کا تھا جب موبائل پر اسماء بیگم کی کال آئی جو اُس سے پارٹی میں آنے کے حوالے سے پوچھ رہی تھی۔۔۔ مناج نے لب

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

بھینچے، وہ بھول چکی تھی۔۔۔

اُن کو اقرار میں جواب دیے وہ گاڑی مال کی جانب گھما چکی تھی۔

مال میں داخل ہوئے اُس نے گہری سانس خارج کی، ارادہ بسمہ کا بر تھڈے گفٹ لینے کا تھا مگر بجٹ!

وہ جس بھی آؤٹ لیٹ میں جاتی وہاں موجود پرائس ٹیگ دیکھے اُس کے چودہ طبق روشن ہو جاتے۔۔۔ کچھ ماہ پہلے تک وہ کھڑے کھڑے پچاس ہزار کی شاپنگ کر لیا کرتی تھی، اور اب پانچ ہزار کے بجٹ میں کچھ اچھا ڈھونڈنا!

نہایت ضبط سے اُس نے خود کے آنسوؤں پر قابو پایا۔

"سفائیر پر سیل لگی ہے، چل کر دیکھ لیتے ہیں۔۔۔" کچھ کالج سٹوڈنٹس آپس میں باتیں کرتیں جلدی جلدی سفائیر کی جانب بڑھی۔

مناج کے قدم بھی اُسی جانب ہو لیے۔۔۔

وہ دُکان میں داخل ہوئی تو وہاں موجود عورتوں کا سیلاب، اور موجود پسینے کی بو۔۔۔ مناج کو ابکائی محسوس ہوئی۔۔۔ جلدی سے ماسک منہ پر چڑھائے وہ بھی ریکس کی جانب بڑھی۔۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ڈیڑھ گھنٹے کی کھپت کے بعد آخر کار وہ دو اچھے کرتے ڈھونڈنے میں کامیاب ہو چکی تھیں۔۔۔ایک ویسٹرن سٹائل کی پرنٹڈ بیگی شرٹ تھی اور دوسرا کرتا!

بِل ادا کیے وہ گاڑی نکالے جانے پہچانے راستوں پر چل پڑی، راستے میں سے بچے پیسوں کا گلدستہ وہ خرید چکی تھی۔

پندرہ منٹ بعد اُسے دور سے وہ روشن محل نظر آیا۔۔۔گاڑی گیٹ کے سامنے پارک کیے بیگ اور گلدستہ تھامے اُس نے غمگین نگاہوں سے اُس محل کو دیکھا جہاں سے چار ماہ پہلے اُسے اور اُس کی ماہ کو نہایت بے دردی سے نکالا گیا تھا۔۔۔

منہ کھولے گہری سانس اندر کھینچے وہ خود پر خول چڑھائے گیٹ کی جانب بڑھی۔

وہاں موجود گارڈز نے حیرانگی سے اُسے دیکھا۔

"السلام علیکم شہزاد بابا کیسے ہیں آپ؟اور آپ جاوید بابا؟"اُس کے پوچھنے پر اُن دونوں کی آنکھیں نم ہوئیں۔

زبان جیسے جواب دینے سے انکاری ہوئی، آنکھیں بھیگ گئیں۔

ہمت اکٹھی کیے وہ گیٹ سے اندر داخل ہوئی جہاں گہما گہمی کا راج تھا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

بہت سے شناسا چہرے نظر آئے۔۔۔ دونوں چاچیاں جو مہمانوں سے خوش گپیوں میں مگن تھی۔۔۔

تائی جو ٹیبل کے پاس کھڑی تھی۔۔۔ ایک جانب دونوں چاچا جو معراج صاحب کے بزنس پارٹنرز کے ساتھ مصروف تھے اور سب سے آخر میں بصیر تایا جو مسکرا کر سب کو دیکھ رہے تھے۔

اور تمام کزنز۔۔۔

گلے میں گلٹی اُبھر کر معدوم ہوئی۔

اُسے بسمہ باہر آتی دِکھی جو ٹیبل کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ مناج نے غور سے اُس کے ڈریس کو دیکھا۔۔۔ پرنٹڈ ٹو پیس کے ساتھ ہم رنگ ڈوپٹا۔۔۔ مناج کے لبوں پر مسکراہٹ در آئی۔۔۔

اُن کا رشتہ واقعی انوکھا تھا، دل کو دل سے راہ ہوتی تھی۔

بسمہ کے سوٹ کا ڈیزائین الگ تھا مگر کلر سیم مناج جیسا تھا۔

"اٹینشن ایوری وان۔۔۔ اِٹس ٹائم ٹو کٹ دا کیک!"

تایا کی آواز پر اُس نے سب کو ٹیبل کے قریب اکٹھے ہوتے دیکھا۔۔۔

اب وہ سب گنگنائے بسمہ کے کیک کاٹنے پر تالیاں بجارہے تھے جو بار بار گیٹ کی جانب دیکھ رہی تھی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

مناج کے سائڈ پر ہونے کی وجہ سے وہ اُسے دیکھ نہیں پائی تھی۔

یہ سوچ کر کہ وہ مناج کا اِنتظار کر رہی تھی، مناج کے لبوں پر خوبصورت مسکراہٹ در آئی۔

سب کے وِش کرنے کے بعد وہ روشنی میں آتی ٹیبل کی جانب بڑھی۔

"ہیپی بر تھڈے ٹویوں! ہیپی بر تھڈے ڈیئر بسمہ، ہیپی بر تھڈے ٹویوں!" گنگناتی وہ ٹیبل کے قریب تر چل دی۔

اُسے وہاں دیکھ بسمہ، اَسماء بیگم اور اُن کے بچوں کے علاوہ سب گھر والوں کے رنگ فق ہوئے۔

"یہ لڑکی یہاں کیا کر رہی ہے؟" بریرہ بیگم نے غصے سے بصیر عقبیٰ سے سوال کیا جنہوں نے لاعلمی سے کندھے اُچکا دیے۔

"تم واقعی میں آ گئی!" بسمہ روتی اُسے زور سے گلے لگا چکی تھی۔

مناج کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی، ایک ہاتھ میں گفٹ تھامے، دوسرا بازو مناج اُس کے گرد پھیلا چکی تھی۔

"تم بلاؤ اور میں نہ آؤں؟" مناج نے ایک اَبرو اچکائے سوال کیا۔

"میری جان!" اسماء بیگم آگے بڑھ کر اُسے گلے لگا چکی تھی۔

مناج اُن سے الگ ہوئے گفٹس بسمہ کی جانب بڑھا چکی تھی۔

مہمانوں کا خیال کیے دونوں چاچا اور تایا خاموشی سادھ چکے تھے۔

"اکیلی آئی ہو مناج بھابھی کو بھی ساتھ لے آتی!" بریرہ بیگم مصنوئی مسکان لبوں پر سجائے اُس کی جانب گلے ملنے کو بڑھی۔

"آپ سہہ پاتی؟" اُنہیں گلے ملنے سے روکے مِناج نے سپاٹ لہجے میں سوال کیا تھا۔

بریرہ بیگم کا چہرہ سرخ پڑ گیا۔

"پہلے سے زیادہ بدتمیز ہو چکی ہو!" اُنہوں نے دانت پیسے مسکرا کر طنز کیا۔

"منافق اور غاصب ہونے سے بہتر ہے۔۔۔" اُسی انداز میں دوبارہ جواب دیا گیا۔

اِس قدر بے عزتی پر بریرہ بیگم کا چہرہ سرخ پڑ گیا۔

"ایوری وان کھانا لگ چکا ہے۔۔۔ پلیز میک یور سیلف کمفرٹیبل!" بات مزید بڑھتی اِس سے پہلے بصیر تایا بلند آواز سب کی توجہ کھانے کی جانب متوجہ کر چکے تھے۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

مناج نے مسکرا کر سر جھٹکا۔

"چلو مناج!"بسمہ چہکتی اُس کا ہاتھ تھامے ٹیبل کی جانب بڑھی۔

بریرہ بیگم نے غصے سے بیٹی کو دیکھا، جس لڑکی نے ماں سے اِتنی بد تمیزی کی اُسی کو لیے لور لور پھر رہی تھی۔

وہ سب کزنز اور فیملی ممبر ایک ٹیبل پر اکٹھے ہو چکے تھے۔۔۔ مگر وہاں تین نئے چہرے بھی موجود تھے جنہیں مِناج نے اچھنبے سے دیکھا تھا۔

"یہ کون ہے؟"اُس نے بسمہ کے کان میں سوال کیا۔

"اوہ مائی مسٹیک! آئی ایم ریئلی سوری۔۔۔ سعود" مناج سے معافی مانگے بسمہ نے سعود کو پکارا۔

"مِناج میٹ ہم سعود مائی فیانسی اور یہ میرے ساس سسر۔۔۔ اینڈ انکل آنٹی، سعود میٹ مِناج ۔۔۔مائی بیسٹ کزن، فرینڈ اینڈ سسٹر!" مِناج کو محبت سے گلے لگائے بسمہ نے اُس کا تعارف کروایا۔۔۔ مِناج نے بھی مسکرا کر اُن کو سلام کیا۔

جہاں اَسماء بیگم نے دونوں بھتیجیوں کی محبت پر اُن کی نظر اُتاری وہی باقی سب نے غصے سے آنکھیں گھمائیں۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ سب اَب ڈنر کرتے آپسی گفتگو میں محو تھے۔۔۔

"بھئی سعود ماشااللہ سے اِتنی کم عمری میں ایک بہترین بزنس مین، بلینئیر بن چُکے ہو تم۔۔۔ کچھ ٹپس اِن نالائقوں کو بھی دے دو۔۔۔" سب سے چھوٹے چچا فراز نے اپنے بیٹوں کو گھورا تھا۔

سعود نے مسکرا کر اپنی تعریف وصول کی۔۔۔ وہ جب بھی فراز چاچا سے ملتا، عجیب بے زاری ہوتی۔۔۔ فراز چاچا ہمیشہ اُس کے بزنس کی تعریف اور اپنے بیٹوں کی سفارش کرتے رہتے۔

"کیسی ہو مِناج؟" حدید چاچا کی بیٹی ہادیہ نے طنزیہ مسکان لبوں پر سجائے اُسے تکا۔

"تمہاری سوچ سے بھی زیادہ خوبصورت!" مناج نے مسکراہٹ دبائے، ہادیہ کے گورے رنگ کے کمپلیکس پر حملہ کیا تھا۔

حالانکہ وہ خود بھی گوری تھی، مگر مِناج کے گورے رنگ سے خار کھانا اُس کی بچپن کی عادت تھی۔

ہادیہ نے غصے سے چمچے پر گرفت سخت کرلی۔

حدیقہ چاچی (ہادیہ کی ماما) نے بیٹی کا ہاتھ سختی سے تھاما کیونکہ اُن کے ساتھ بسمہ کے ساس سسر اور منگیتر سعود بھی ٹیبل پر براجمان تھے۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ویسے میں نے دیکھا تمہارا گفٹ جو تُم بسمہ کے لیے لائی ہو۔۔۔سفائیر کا بیگ۔۔۔ سیل سے خریدہ ہے؟ سیل کا ہی ہو گا۔۔۔ایکچول پرائس پر خریدنے کے پیسے نہیں ہو گے نا؟"

ماں کے اشارے کے باوجود بھی اُسے عقل نہیں آئی۔۔۔چہرے پر معصوم تاثرات سجائے اُس نے مناج کو چڑانا چاہا۔

"تمہیں ایشو کِس بات سے ہے؟ میرا بسمہ کو گفٹ دینا یا سیل سے گفٹ دینا؟" مِناج نے سادگی سے سوال کیے اُسے دیکھا۔

"رہی بات پیسوں کی تو عقل مند انسان وہی ہوتا ہے جو کم پیسوں میں بہترین چیز خریدے۔۔۔اینڈ ڈئیر فراز چاچا بلینیئر ایسے بنا جاتا ہے۔۔۔اچھی کوالٹی، کم دام!" اُس نے مسکرا کر فراز چاچا کو بھی رگڑ ڈالا۔

سعود نے چونک کر اُسے دیکھا، کچھ دیر پہلے تک جو بس بسمہ کی کزن تھی، وہ اب صرف کزن نہیں رہی تھی۔۔۔

اُس کی حاضر جوابی نے سعود کو متاثر کیا۔۔۔

ہادیہ سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔۔۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ہادیہ!" حدیقہ چاچی نے اب کی بار اُسے نام لیے گھر کا۔

"رہنے دے چچی آپ کی بیٹی کھسیانی بلی ہے جو کھمبا نوچے ہی نوچے گی۔۔۔" مِناج کی بات پر نا چاہتے ہوئے بھی باقی سب کزنز ہنس دیے تھے۔

کھانا ختم ہوتے ہی مناج اجازت لیتی اُٹھ چکی تھی۔

"مناج رکو!" اَسماء بیگم کی پُکار پر وہ رُکی۔

"ہیپی برتھڈے میری جان!" اُنہوں نے اُس کی جانب انویلپ بڑھایا۔۔

مِناج جانتی تھی اُس کے اندر پیسے ہوگے، شروع سے ہی اَسماء بیگم اُن کی سالگرہ پر اُنہیں گفٹس کی جگہ پیسے دیا کرتی تھی تاکہ وہ اپنی خواہش اور مرضی کے مطابق کچھ بھی خرید سکے۔

"پھوپھو۔۔۔"

"اونہوں کوئی اِنکار نہیں سنوں گی میں۔۔۔ویسے بھی یہ برتھڈے گفٹ ہے!" اُس کا ہاتھ تھامے وہ انویلیپ ہاتھ پر رکھ چکی تھی۔

"اظہر پھوپھا؟" جب اپنوں نے دھوکا دیا تو پھوپھا نے بھی منہ موڑلیا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"میرے اپنے ذاتی پیسے ہیں۔۔۔اُن کو جوابدہ نہیں ہوں میں!"

"ہیپی برتھڈے آپی۔۔۔" پھوپھو کے چاروں بچوں نے بھی گفٹس بیگ اُس کی جانب بڑھائے تھے۔

مِناج نے نم نگاہوں سے اُن چاروں کو گلے لگائے ڈھیر سارا پیار دیا تھا۔

اِس سین پر سدا کی روندو بسمہ مزید ایموشنل ہوگئی تھی۔

"اللہ حافظ!" ہاتھ ہلائے بسمہ کے سنگ وہ گیٹ کی جانب بڑھی۔

"تھینک یو سو مچ مِناج آنے کے لیے۔۔۔جانتی ہوں یہ تمہارے لیے آسان نہیں رہا ہو گا مگر پھر بھی میرے لیے۔۔۔تھینک یو سووووو مچچچ۔۔۔" بسمہ نے زوروں سے اُسے گلے لگایا۔

"بسمہ سانس نہیں آرہی۔۔۔" مناج مشکل سے بول پائی۔

"اوپس سوری۔۔" دانت تلے لب دبائے اُس نے معافی مانگی۔

"بائے داوے،ہیپی برتھڈے۔۔۔" بسمہ نے ایک گفٹ باکس اُس کی جانب بڑھایا۔

"اور مجھے لگا تم بھول گئی۔۔۔" مِناج اپنی سوچ پر ہنستی وہ گفٹ بوکس خوشی سے تھامے اُسے کھولنے لگی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اُس میں گولڈ کا ایک بہت خوبصورت بریسلیٹ موجود تھا۔۔۔ جس پر مناج کا نام درج تھا۔

"دونوں کے لیے سیم سیم!" بسمہ نے اپنی کلائی آگے کی جس پر اُس کے نام کا سیم وہی ڈیزائن والا بریسلیٹ موجود تھا۔

مناج نے اپنی کلائی میں برسلیٹ پہنے اُسے دکھایا تھا۔

بسمہ سے آخری بار ملے گاڑی نکالے وہ گھر کی جانب نکل پڑی۔

عقبیٰ صاحب کے پانچ بچے تھے۔۔۔ چار بیٹے اور ایک بیٹی۔۔۔ پیشے سے وہ ایک سیلز مین تھے جنہوں نے بعد میں خود اپنی جوتوں کی چھوٹی دُکان کھول لی تھی۔

سب سے بڑا بیٹا بصیر عقبیٰ کی شادی بریرہ بیگم سے ہوئی تھی جن کے تین بچے تھے، دو بیٹے، ایک بیٹی۔۔۔ بڑا بیٹا بدر جو اپنا بزنس کرتا تھا دوسرے شہر میں، بیٹی بسمہ جو فیشن ڈیزائنر تھی اور چھوٹا بلال جو ابھی یونیورسٹی سٹوڈنٹ تھا۔

اُن کے بعد معراج عقبیٰ کا نمبر آتا تھا جن کی شادی منیزہ بیگم سے ہوئی تھی اور اُن کی ایک ہی بیٹی مناج تھی، جس نے ایم۔فل کیا ہوا تھا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تیسرے نمبر حدید صاحب تھے جن کی شادی حدیقہ بیگم سے ہوئی اور اُن کے چار بچے تھے۔۔۔ تین بیٹے حماد، حازم اور حذیفہ اور ایک بیٹی ہادیہ۔

پھر باری آتی تھی فراز چاچا جن کی شادی فبیحہ بیگم سے ہوئی تھی اور دو بیٹے سے فرہاد اور فرزام۔

اور آخر میں سب سے چھوٹی بہن اَسماء جن کی شادی اظہر صاحب سے ہوئی تھی۔ اور اُن کے چار بچے تھے،، دو بیٹے اور دو بیٹیاں۔۔۔ اُن کے چاروں بچے ہی فلحال سکول سٹوڈنٹس تھے۔

عقبیٰ صاحب کے چاروں بیٹوں میں سے معراج صاحب کو اللہ نے خصوصی ذہانت سے نوازہ تھا، جس کا استعمال کیے وہ باپ کی چھوٹی دُکان کو پاکستان کے گنے چُنے نامور برانڈز میں سے ایک بنا چُکے تھے۔۔۔۔

عقبیٰ صاحب کی زِندگی میں ہی اُن کے پانچوں بچوں کی شادی ہو چکی تھی، چاروں بیٹے بھی اپنا اپنا حصہ لیے الگ الگ ہو چکے تھے۔۔۔ ایسے میں معراج صاحب کے حصے میں باپ کا مانند پڑتا کاروبار آیا جسے اپنی ذہانت سے وہ کامیاب کر چکے تھے۔۔۔

باقی تینوں بھائی بھی اپنا حصہ کھاپی کر ہوش میں آتے، معراج صاحب کو ترقی کرتا دیکھ بھائی کی جانب واپس بھاگے۔۔۔ معراج صاحب اور منیزہ بیگم نے بھی کھلے دِل سے سب کو اپنایا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ناصرف خود ترقی کی بلکہ بھائیوں کا ہاتھ تھام کر اُنہیں بھی اپنے ساتھ ملایا۔۔۔

مگر یہی مدد اپنے گلے پڑ گئی جب بھائیوں کے دِلوں میں لالچ پیدا ہوا۔

معراج صاحب کی طبیعت ایک سال سے کچھ ناساز سی رہنا شروع ہو گئی تھی۔۔۔جب زیادہ بگڑی تو معلوم ہوا کہ کینسر ہے، جو کہ اب لاسٹ اسٹیج پر پہنچ چُکا تھا۔

منیزہ بیگم اور مِناج پر یہ خبر قیامت بن کر ٹوٹی۔۔۔ معراج صاحب بھی زیادہ دِن جی نہ پائے اور ایک دن آنکھیں موندے دنیا سے گزر گئے۔۔۔

ابھی وہ اِس جھٹکے سے سنبھلے نہ تھے جب اپنوں نے اُنہیں دغا دی۔

باقی تینوں بھائی خاموشی سے معراج صاحب کی تمام جائیداد آپس میں بانٹے، جعلی وصیت بنوا چکے تھے۔

مناج اور منیزہ بیگم کی حالت کا خیال نہ کیے اُنہیں رات ورات گھر سے نکال دیا گیا تھا۔

اُن کی عدت کا بھی خیال نہ کیا گیا۔

بدر اور مِناج کی منگنی معراج صاحب کی حیات میں ہوئی تھی۔۔۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

مگر بدر کسی اور کو پسند کرتا تھا، معراج صاحب کے مرتے ہی بدر بھی منگنی توڑتا، اپنی پسند سے شادی کیے دوسرے شہر شفٹ ہو چکا تھا۔

اُسے مناج سے ہمدردی تھی مگر اُس کی خاطر اپنی محبت کی قربانی کیسے دے دیتا۔

بسمہ نے بہت شور مچایا، روئی، چیخی چلائی۔۔۔ماں باپ کو واسطے دیے، مگر اُن سب نے دونوں ماں بیٹی کو گھر سے نکال کر ہی سکون کی سانس لی۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

ماضی:

"آخر بات کیا ہوئی ہے فراز کچھ بولو گے بھی؟" حدید صاحب اُنہیں تب سے یہاں وہاں چکر کاٹتے دیکھ اب وہ بیزاری سے گویا ہوئے۔

"یہ بصیر بھائی کہاں رہ گئے؟" حدید صاحب کی بات کو نظر انداز کیے گھڑی پر وقت دیکھے وہ بڑبڑائے۔

عین اُسی لمحے کمرے کا دروازہ کھولے بصیر صاحب اور بریرہ بیگم اندر داخل ہوئیں۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ہاں بتاؤ فراز کیوں اِتنی عجلت میں بلایا ہے تُم نے ہم سب کو؟" بصیر صاحب نے صوفے پر ٹِکے سوال کیا۔

"آج میں بھائی صاحب کے آفس میں گیا تھا کچھ ضروری ڈاکومنٹس پر اُن کے سائن چاہیے تھے۔۔۔وہاں اُن کا وکیل بھی موجود تھا، جانتے ہیں آپ سب کیا سُن کر آرہا ہوں میں؟" فراز صاحب نے گہری سانس بھرے اُن سب کیا جانِب دیکھا۔

"کیا؟" حدید صاحب نے سوال کیا۔

"وہ اپنی تمام جائیداد مِناج کے نام کررہے ہیں۔۔۔وصیت بنوا رہے ہیں اپنے وکیل سے۔۔۔"

"کیا؟" حدید صاحب کی چیخ نکلی۔

"یہ نہیں ہو سکتا!" طیش کے عالم میں وہ اپنی جگہ سے اُٹھے۔

اُن دونوں کی بیویاں بھی پریشان ہو گئیں تھیں۔

ایک لمحے کو تو بصیر صاحب بھی ہِل گئے، مگر یہ سوچ کہ مِناج اُن کی ہونے والی بہو ہے، وہ سنبھل گئے۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ہاں تو؟اِس میں اِتنی کیا بڑی بات ہے؟جہاں تک میرا خیال ہے یہ سب معراج ہے۔۔۔یہ گھر جائیداد، بزنس سب کچھ۔۔۔ ہم تو اپنا سب کچھ کب کا کھا پی چُکے۔۔۔اب اُس کی مرضی وہ کِس کو کیا دے۔۔۔ ہمیں کیا!" بصیر صاحب نے آرام سے کندھے اُچکا دیے۔

"اِس فضول بکواس کے لیے بُلایا تھا مجھے تُم نے؟ حد ہوتی ہے۔۔۔ چلو بریرہ!" سر جھٹکے وہ جا چُکے تھے۔

دونوں بھائیوں اور اُن کی بیویوں نے پریشانی سے ایک دوسرے کو دیکھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

"تُم جانتے بھی ہو کیا بکواس کر رہے ہو تُم؟" بصیر صاحب کا غصے کے مارے بُرا حال تھا۔

جی چاہا کال کے اُس پار موجود سپوت کو دو کھینچ کر لگائے۔

"میرا فیصلہ اٹل ہے ڈیڈ۔۔۔ سوری مگر میں مِناج سے شادی نہیں کر سکتا۔۔۔ میں عُشناء سے محبت کرتا ہوں اور اُس سے نکاح بھی کر چکا ہوں!" بدر نے ایک قِسم کا بمب پھوڑا تھا ماں باپ کے سر پر۔

کال ڈراپ ہو چکی تھی، دونوں میاں بیوی نے پریشانی سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

بصیر صاحب جو خوش تھے کہ مِناج کی تمام جائیداد آگے جا کر اُن کی ہو جائے گی اب شدید پریشانی نے اُنہیں گھیر لیا تھا۔۔۔

اپنا حصہ تو وہ کب کا کھاپی کر ختم کر چُکے تھے، اب نگاہیں مِناج کی جائیداد پر تھی مگر اُن کی خود کی اولاد نے اُن کی سوچوں پر پلان پر پانی پھیر دیا تھا۔

سوچ سوچ کر دماغ پھٹنے کو آگیا تھا۔۔۔ اگر بدر اور مِناج کا رشتہ ٹوٹ جاتا تو اُن کے ہاتھ ایک پھوٹی کوڑی بھی نہ لگتی۔

اِنہی سوچوں میں گُم وہ یہاں سے وہاں چکر کاٹ رہے تھے جب اُنہیں معراج صاحب کے پورشن سے چیخنے چلانے کی آوازیں آئیں۔

وہ تیزی سے اُن کے کمرے کی جانب بھاگے۔۔۔ معراج صاحب بیہوش تھے، اُن کی دھڑکنیں بھی مدھم پڑ چکی تھیں۔

اُسی لمحے گاڑی نکالیں اُنہیں ہسپتال لے جایا گیا، مگر اللہ کو کچھ اور ہی منظور تھا، راستے میں ہی معراج صاحب اپنی جان کی بازی ہار گئے تھے۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

جہاں معراج صاحب کی وفات نے جیسے اُن کے گھر والوں پر غموں کے پہاڑ توڑے تھے، وہی دوسری جانب بصیر صاحب کا دماغ بہت تیزی سے چلا تھا۔

ایک پلان اپنے آپ اُن کے دماغ میں ترتیب ہوا۔

معراج صاحب کا سوئم ہوئے ہی ایک بار پھر تینوں بھائیوں کی بیٹھک لگی تھی۔

بصیر صاحب باقی دونوں بھائیوں کو اپنا پلان سُنا چُکے تھے۔

فراز صاحب تو خوشی سے کِھل اُٹھے۔۔۔ مگر حدید صاحب کچھ پریشان تھے۔

"کیا بات ہے حدید تُم کچھ پریشان لگ رہے ہو؟" بصیر صاحب نے سوال کیا۔

"بھائی صاحب پلان تو آپ کا ٹھیک ہے مگر آپ کو کیا لگتا ہے کیا اِس کے بعد بھابھی اور مِناج خاموش بیٹھے گیں۔۔۔ اگر اُنہوں نے ہم پر کیس کر دیا تو؟" پریشانی اُن کے چہرے پر عیاں تھی۔

"میں اُنہیں اِس قابل چھوڑا گا ہی نہیں۔۔۔" بصیر صاحب نے سر جھٹکا۔

"اور وہ وکیل؟ وہ مان لے گا ہماری بات؟" ایک نئی فکر۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"حدید میرے بھائی فکر کیوں کرتے ہو؟۔۔۔بس پیسہ پھینکو اور تماشہ دیکھو۔۔" بصیر صاحب کے لبوں پر گہری مسکراہٹ در آئی۔

جائیداد اور پیسوں کی لالچ نے اپنوں کا دل کالا کر دیا تھا۔

\-----------

وہ دونوں ماں بیٹی اِس وقت منیزہ بیگم اور معراج صاحب کے کمرے میں موجود تھیں۔۔۔پندرہ دِن گزر چکے تھے مگر دل و دماغ ابھی تک ماننے سے اِنکاری تھے کہ معراج صاحب اب نہیں رہے۔

کبھی کبھار تو مِناج کو یوں محسوس ہوتا جیسے ابھی وہ کہی سے آئے گے، مِناج کو پُکارے گے، اُسے زور سے گلے لگائے، بتائے گے کہ وہ کتنی محبت کرتے ہیں اُس سے۔۔۔

آنکھیں خشک ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

دروازہ ناک کیے بسمہ اندر داخل ہوئی۔

مناج اور منیزہ بیگم کی حالت پر اُس کا دِل کٹا۔۔۔آنکھیں بھر آئیں۔

"بسمہ بیٹا اندر آؤ!" منیزہ بیگم کی گود سے سر اُٹھائے مناج نے اُسے دیکھا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"چچی وہ آپ دونوں کو ڈیڈ نیچے بُلا رہے ہیں۔۔۔" بسمہ نے اُن تک پیغام پہنچایا۔

"ابھی؟"

اُن کے سوال پر بسمہ نے سر اثبات میں ہلایا۔

"خیریت؟" بسمہ نے کندھے اُچکا دیے۔

دونوں ماں بیٹی حالت سنوارتی نیچے اترتی بسمہ کے پیچھے بیٹھک میں داخل ہوئیں۔

"آپ نے بُلایا تایا ابو؟" مناج نے سوالیہ نگاہوں سے اُنہیں دیکھا۔

"ہوں آؤ مِناج، بھابھی یہ معراج کے وکیل ہے۔۔۔" بصیر صاحب نے سامنے بیٹھے وکیل کی جانب اِشارہ کیا۔

نقاب کے پیچھے جھانکتی آنکھوں سے منیزہ بیگم نے سلام کیا۔

"اہم اہم! اب جب تمام گھر والے اکٹھے ہو چکے ہیں تو میں اُس کام کی جانب آتا ہوں جس کی خاطر میں یہاں آیا ہوں۔۔۔ دراصل مرنے سے پہلے معراج صاحب نے مجھے اپنے آفس بلایا تھا۔۔۔ اُنہیں ووصیت بنوانی تھی۔۔۔ بس وہی ووصیت سُنانے آیا ہوں!" گلا کھنکھارے اُنہوں نے ووصیت کھولی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"وصیت کے مطابق معراج صاحب کی تمام جائیداد تین حصوں میں تقسیم کی گئی ہیں۔۔۔تینوں حصے اُن کے تینوں بھائیوں میں برابر بانٹ دیے گئے ہیں۔۔۔" وکیل کی بات مکمل ہوتے ہی مناج اور منیزہ بیگم کو زور کا جھٹکا لگا۔

بسمہ کو بھی اپنے کانوں پر یقین نہ ہوا۔

"نہیں ایسا۔۔۔ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ مناج اُن کی بیٹی ہے اور اُس کے لیے کچھ بھی نہیں۔۔" منیزہ بیگم کا سر تیزی سے نفی میں ہلا۔

"اب جو اُنہوں نے کہا میں نے تو وہی وصیت بنائی ہے۔۔۔مجھے کیا علم۔۔" وکیل صاحب نے لاعلمی سے کندھے اُچکا دیے۔

منیزہ بیگم کا اپنے پیروں پر کھڑے رہنا محال ہو گیا۔

"ماما۔۔۔چچی۔۔۔" اِس سے پہلے وہ گرتی مناج اور بسمہ نے آگے بڑھ کر اُنہیں سنبھالا۔

مناج تیزی سے بسمہ کی مدد سے اُنہیں تھامتی کمرے کی جانب بڑھی۔

"سر میری فیس؟" اُن کے جاتے ہی وکیل نے بصیر صاحب نے رقم کا مطالبہ کیا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کوٹ کی پاکٹ سے خاکی لفافہ نکالے وہ وکیل کی جانب بڑھا چکے تھے۔

جو لفافہ تھامے اُن کا شکریہ ادا کیے وہاں سے جا چُکا تھا۔

نہایت چالاکی سے تینوں بھائی ووصیت بدلوا چُکے تھے۔۔۔سب کچھ آپس میں برابر بانٹتے وہ مناج اور منیزہ بیگم کو خالی ہاتھ چھوڑ گئے۔

مِناج نے منیزہ بیگم کو سنبھالنے کی ناکام سی کوشش کی تھی۔۔۔شام سے گہری رات ڈھل چُکی تھی۔

بِسمہ بھی اُنہی کہ پاس تھی۔

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ معراج اِتنی بڑی زیادتی نہیں کر سکتے۔۔۔ میں، میں اپنی بیٹی کے ساتھ اِتنی بڑی ناانصافی نہیں ہونے دے سکتی۔۔۔ ہم اِس ووصیت کو کورٹ میں چیلنج کرے گے۔۔۔ ہم، ہم دونوں صبح کورٹ جائے گے۔۔ تُم تیار رہنا میری جان۔۔۔" منیزہ بیگم نے فیصلہ کیا۔

"جو بھی کرنا ہے بعد میں کرنا۔۔۔ پہلے تو اِس گھر سے نکلنے کی تیاری کرو۔۔۔ صرف آدھا گھنٹہ ہے تم ماں بیٹی کے پاس، اپنا سامان باندھو اور نکلتے بنو اِس گھر سے۔۔۔" اُن کے کانوں سے بریرہ بیگم کی پاٹ دار آواز ٹکڑائی۔

مِناج اور منیزہ بیگم کے ساتھ ساتھ بسمہ نے بھی چونک کر ماں کو دیکھا۔۔۔ساتھ میں حدیقہ بیگم اور فنیحہ بیگم کو دیکھ کر اُسے مزید حیرانی ہوئی۔

"یہ آپ کیا کہہ رہی ہے تائی؟" مِناج نے حیرت سے اُنہیں دیکھا۔

"وہی جو تُم نے سُنا بی بی۔۔۔ اپنا اور اپنی ماں کا سامان باندھو اور نکلو یہاں سے۔۔۔ اب میں مزید تُم دونوں کو اِس گھر میں برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔ صرف آدھا گھنٹہ ہے تُم دونوں کے پاس۔۔۔" وہ اِس لمحے فرعون بن چکی تھی۔

"ہم یہاں سے کہی نہیں جائے گے تائی۔۔۔ یہ میرے باپ کا گھر ہے۔۔۔" مِناج چلائی۔

"تھا!۔۔۔ یہ تمہارے باپ کا گھر تھا۔۔۔ اب یہ سب کچھ ہمارا ہے۔۔۔ اور تُم دونوں کو بِٹھا کر مُفت کی روٹیاں کھلانے کا کوئی موڈ نہیں میرا!" بے حِسی کی انتہا کر دی گئی تھی۔

"غلطی تو میرے بابا سے ہوئی جو آپ سب کو اِتنے سال بِٹھا کر مُفت کی روٹیاں کھلائی۔۔۔ نمک حرام۔۔۔"

بریرہ بیگم کا ہاتھ اُٹھا تھا جو مِناج کا چہرہ سرخ کر گیا۔

جِس کو پھولوں کی مار نہیں پڑی تھی، اُس پر آج ہاتھ اُٹھایا گیا تھا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"بھابھی۔۔۔" منیزہ بیگم جلدی سے بیٹی کی جانب بڑھی۔

"صرف آدھا گھنٹہ ہے تُم دونوں کے پاس۔۔۔ حدیقہ، فصیحہ زرا مدد تو کرنا اِن دونوں کی" انگلی اٹھائے تنبیہ کرتی، وہ دونوں دیورانیوں کو ہدایت دیتی جاچکی تھی۔

اُن کی ہدایت پر عمل کیے دونوں ماں بیٹی کا سامان نکالے زمین پر پھینکنا شروع کر دیا تھا دونوں چچیوں نے۔

بسمہ نے اُنہیں روکنے کی بے انتہا کوشش کی مگر وہ کان لپیٹے ہوئے تھی۔

"خبر دار کوئی ہاتھ نہیں لگائے گا ہمارے سامان کو۔۔۔ ہم چلے جائے گے۔۔۔ مِناج اپنا سامان باندھو۔۔۔" منیزہ بیگم نے دل پر پتھر رکھے بیٹی کو ہدایت دی۔

مِناج نے بے یقینی سے ماں کو دیکھا، کچھ کہنے کو منہ کھولا مگر منیزہ بیگم نے ہاتھ اُٹھائے روک دیا۔

بسمہ نے اُن دونوں کو روکنے کی بہت کوشش کی مگر بے سود۔

وہ کمرے سے نکلتی تیزی سے باپ کے پاس سٹڈی میں بھاگی، اُن کی شدید منتیں کی مگر کسی نے کچھ نہ سُنا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"مِناج، چچی۔۔۔پلیز رُک جائے۔۔۔" وہ روتی ہوئی اُن کے پیچھے بھاگی مگر اُس سے پہلے ہی بریرہ بیگم اُسے کھینچتی اُس کے کمرے میں بند کر چکی تھیں۔۔۔بسمہ بہت چیخی چلائی، دروازہ پیٹا۔۔۔بدر کو کال کر کے حالات سے آگاہ کیا تو وہ صاف دامن بچا گیا۔۔۔ تیزی سے اَسماء پھوپھو کو کال کیے صورتِحال سے آگاہ کیا۔

وہ آنے کا کہتی کال کاٹ چُکی تھی۔

چیخ چیخ کر بسمہ کے گلے میں خراشیں پڑ گئیں، آخر میں دروازے سے سر ٹِکائے وہ رو دی تھی۔

"رُکو۔۔۔" دونوں ماں بیٹی پُکار پر رُکی۔

"بیگ چیک کرو دونوں کا۔۔۔دیکھنا کوئی قیمتی شے تو نہیں لے جا رہی چوری کر کے۔۔" بریرہ بیگم نے ملازمہ کو اشارہ کیا۔

اسقدر ذلت پر مناج نے تڑپ کر اُنہیں دیکھا۔

ملازمین بھی شرمندہ اور شاک میں اُن کا بیگ چیک کرنے لگے۔

مناج کی تمام مہنگی جیولری، اور وہ تمام سونے کے سیٹ جو منیزہ بیگم کو معراج صاحب نے دیے۔۔۔سب کچھ چھین لیا گیا تھا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ہاتھ مت لگائے گا اِسے۔۔۔" ہاتھ میں موجود گاڑی کی چابی جب حدیقہ چچی نے کھینچنی چاہی تو مناج غرائی۔

"میرے باپ کی جائیداد آپ کے نام ہوئی ہے مگر یہ گاڑی میرے نام ہے اور میری چیزوں پر آپ کا کوئی حق نہیں۔۔۔" وہ بُری طرح چیخی۔

"ہاں تو مرے نہیں جا رہے ہیں ہم بھی۔۔۔ چلو نکلو دفع ہو۔۔۔" حدیقہ چچی غصے سے جھٹپٹائی۔

مناج اُن سب کو نفرت بھری نگاہوں اور اِس گھر پر نَم نگاہیں ڈالے ماں کو تھامے لے جا چکی تھی۔

حدئقہ چچی نے ہاتھ ملے۔۔۔ مناج کی اِس قدر مہنگی گاڑی پر ہادیہ کی کب سے نگاہ تھی۔۔

بہت وبال مچایا تھا اُس نے۔۔۔ باپ سے ضد لگائی کہ اُسے بھی یہ گاڑی چاہیے۔

اب موقع تھا تو حدیقہ بیگم نے فائدہ اُٹھانا چاہا مگر مناج کی عزت افزائی پر وہ شرمندہ ہو گئی۔

"ہم۔۔ ہم اب کہاں جائے گے مناج؟" منیزہ بیگم نے پریشانی سے بیٹی کو دیکھا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"فِکر مت کرے ماما۔۔۔ اللہ کی زمین بہت بڑی ہے۔۔ ہمارے لیے کوئی نہ کوئی ٹِھکانہ ضرور ہو گا!"

اُنہیں جواب دیے وہ گاڑی ڈرائیو کیے بیس منٹ کی مسافت کے بعد ایک سوسائٹی کی بلڈنگ کے باہر کھڑی تھی۔

"چلے ماما۔۔۔ اب سے یہ ہمارا نیا آشیانہ ہے۔۔۔" اُنہیں تھامے وہ لفٹ کی جانب بڑھی جو بند تھی۔

سیڑھیاں چڑھے دونوں ماں بیٹی ففتھ فلور پر پہنچی۔

"یہ فلیٹ؟" منیزہ بیگم نے حیرانگی سے بیٹی کو دیکھا جو گاڑی کی چابی کے ساتھ موجود فلیٹ کی چابی سے دروازہ کھول رہی تھی۔

"میرا ہے ماما۔۔۔ اِس کے بارے میں صرف مجھے اور بابا کو عِلم تھا۔۔۔" اُنہیں جواب دیے وہ ماضی کی سوچوں میں کھو گئی۔

"یہ کِس کا فلیٹ ہے بابا؟" ناپسندیدہ نگاہ اُس چھوٹے سے فلیٹ پر ڈالے مناج نے معراج صاحب سے سوال کیا۔

"تُمہارا!" وہ مُسکرا کر بولے۔

"واٹ میرا؟" مناج آنکھیں پھیلائے چیخی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"مگر کیوں؟" مناج جھنجھلائی۔

"تا کہ۔۔۔لائف میں اگر کبھی کوئی ایسا موڑ آئے، جب تم سب کچھ کھو دو، ہاتھ میں سے ریت کی مانند سب کچھ پھسل جائے اور کچھ نہ بچے، جب تُم صفر پر آ جاؤ اور زندگی کو نئے سِرے سے شروع کرنا ہو تو یہاں سے سٹارٹ کرنا!" اُسے بازوؤں کے حلقے میں لیے وہ مُسکرا کر بولے۔

"ہوں؟" مناج نے نا سمجھی سے اُنہیں دیکھا۔

تب وہ اُن کی بات کو سمجھ نہیں پائی، مگر اب سب بہت اچھے سے سمجھ آ گیا تھا۔

گہری سانس خارج کرتی وہ دروازہ کھولے اندر داخل ہوئی۔

اَسماء بیگم اور بسمہ نے اُن دونوں کو ڈھونڈنے کی ہر ممکن کوشش کی مگر وہ نہ ملی۔۔۔ معراج صاحب کے تمام بزنس پارٹنرز کو یہی جھوٹ بولا گیا کہ منیزہ بیگم اور مناج امریکہ ماموں کے پاس چلی گئیں تھیں۔

اَسماء بیگم کے شوہر اظہر صاحب نے بھی بیوی کو بیوہ بھابھی اور بھتیجی سے مِلنے جُلنے سے صاف منع کر دیا۔۔۔ بات نہ ماننے کی صورت میں وہ بچے اپنے پاس رکھ کر طلاق کی دھمکی دے چُکے تھے۔۔ مگر پھر بھی اَسماء بیگم نے باہر ہی باہر اپنے تئ کئ ہاتھ پیر مارے اور بلآخر تین ماہ بعد وہ بھابھی اور بھتیجی کو ڈھونڈ چُکی تھی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"گھر کا اِنتظام تو ہو چُکا۔۔۔ مگر اب؟ اب ہم کیا کرے گے مِناج۔۔۔ ہم تو خالی ہاتھ رہ گئے، کچھ نہیں بچا ہمارے پاس۔۔۔" منیزہ بیگم کو نئی فِکر لاحق ہوئی۔

"فِکر مت کرے ماما۔۔۔ اُس کا حل بھی موجود ہے۔۔۔" مِناج دھیما سا مُسکرائی۔

منیزہ بیگم نے چونک کر بیٹی کو سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

"بابا نے میرے نام پر ایک سیونگ اکاؤنٹ اوپن کروایا تھا جس کا علم کسی کو نہیں اور ہر ماہ اُس میں اچھی خاصی اماؤنٹ ٹرانسفر کی جاتی تھی۔۔۔ اب وہی ہمارا آسراء بنے گا!" مناج کی بات پر منیزہ بیگم نے رب کا شُکر ادا کیا۔۔۔

ساتھ ہی ساتھ اپنے مرحوم شوہر کو بھی سراہا جن کی دانشوری نے آج دونوں ماں بیٹی کو دربدر کی ٹھوکریں کھانے سے بچا لیا تھا۔

"اکاؤنٹ میں کتنی اماؤنٹ ہے؟" اُنھوں نے کسی سوچ کے تحت سوال کیا۔

مناج نے اُنہیں اماؤنٹ بتائی، منیزہ بیگم کی آنکھیں چمکی۔

"ہم کل ہی عدالت جائے گے اور تمہارے تایا، چاچا کے خلاف کیس درج کروائے گے۔۔۔" منیزہ بیگم پُرجوش انداز میں بولی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"نہیں ماما ہم کوئی کیس نہیں کرے گے۔۔۔" مناج نے نفی کی اُن کی بات کی۔

"لیکن کیوں؟" اُنہوں نے چونک کر بیٹی کو دیکھا۔

"مناج میری جان تُم سمجھتی کیوں نہیں ہو؟ یہ ووصیت۔۔۔ یہ ووصیت نکلی ہے۔۔۔ میں مان ہی نہیں سکتی کہ تمہارے بابا اپنی لاڈلی بیٹی کے ساتھ اِتنی بڑی زیادتی کر سکتے ہیں۔۔۔" منیزہ بیگم سمجھانے کی ناکام کوشش کی۔

"میں آپ کی بات سے سو فیصد اکتفا کرتی ہوں ماما۔۔۔ میرا دل بھی یہ ماننے کو تیار نہیں کہ یہ ووصیت اصلی ہے۔۔۔ مگر پھر بھی چیلنج کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔" مناج نے سر جھٹکا۔

"مگر کیوں تمہاری سیونگز سے ہم آرام سے وکیل کی فیس آفورڈ کر سکتے ہیں!" منیزہ بیگم بے چین ہوئی۔

"بات صرف پیسوں کی نہیں ہے ماما۔۔۔ جن کے خلاف ہم کیس کرنے والے ہیں وہ بھی عام لوگ نہیں ہے۔۔۔ اور اُن کے پاس صرف پیسہ ہی نہیں کچھ ایسا بھی ہے جو ہمارے پاس نہیں۔۔۔" مناج سادہ لہجے میں بولی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"اُن کے پاس پاور ہے ماما۔۔۔وہ پیسے اور پاور کے دم پر سب لوگوں کو خرید سکتے ہیں۔۔۔شاید بالکل ویسے ہی جیسے بابا کے وکیل کو خریدا۔۔۔ہم تمام عمر جوتیاں گھِستے رہ جائے گے مگر ناکام ٹھہرے گے۔۔۔وکیل کی فیس پر پیسہ ضائع کرنے سے اچھا ہے کہ ہم سوچ سمجھداری سے کام لیے آنے والے مستقبل کو بہتر کرے۔۔۔"منیزہ بیگم نے نم نگاہوں سے بیٹی کو دیکھا،اُنھیں یوں محسوس ہوا جیسے مناج نہیں بلکہ معراج صاحب بول رہے ہو۔

دوسری جانِب بسمہ اپنے ماں باپ اور دونوں چاچا چچی کی اصلیت جان چُکی تھی۔۔۔وہ اُن کی تمام کی گئی پلاننگ سُن چکی تھی۔۔۔اُسے اپنے کانوں پر یقین نہ ہوا کہ اُس کے ماں باپ پیسوں کی خاطِر اِس حد تک گر سکتے ہیں؟

روتے ہوئے وہ کال پر تمام اصلیت اَسماء پھوپھو کو سُنا چکی تھی۔۔۔جنھوں نے لفظ بالفظ تمام سچائی منیزہ بیگم اور مِناج کو بتا ڈالی تھی۔

تو دونوں ماں بیٹی کا شک سہی نِکلا۔۔۔وصیت نکلی تھی۔۔۔

بِسمہ شرمندگی کے مارے اُن کا سامنا نہ کر پائی تھی مگر اَسماء بیگم کے دیے حوصلے پر وہ ہمت کرتی منیزہ بیگم اور مناج سے ملنے اُن کے گھر گئی۔۔۔منیزہ بیگم نے آگے بڑھ کر خوش دلی سے اُسے گلے لگایا مگر

مناج کا رویہ کچھ اُکھڑا اُکھڑا سا تھا۔۔۔ مگر گزرتے وقت کے ساتھ سب کچھ ٹھیک ہو چکا تھا دونوں کے مابین۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

حال:

"رُکو سعود۔۔۔ بات کرنی ہے تُم سے۔۔۔" گنگناتے سعود کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیے احمر صاحب صوفہ کی جانِب بڑھے تھے۔

"جی ڈیڈ؟" اُن کے سامنے بیٹھے سعود نے سوالیہ نگاہوں سے اُنہیں دیکھا۔

"یہ آج کل کیا کرتے پِھر رہے ہو تُم؟" احمر صاحب کا لہجہ سخت تھا۔

"میں سمجھا نہیں!" سعود نے نا سمجھی سے اُنہیں دیکھا۔

"تُم بسمہ کو اگنور کیوں کر رہے ہو؟ کال آئی تھی اُس بچی کی تمہاری ماما سے شکایت کر رہی تھی کہ نہ ہی تُم اُس کی کالز اٹینڈ کرتے ہو اور نہ میسجز کا ریپلائے کرتے ہو۔۔۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ نا صرف تُمہاری منگیتر ہے بلکہ بزنس پارٹنر کی بیٹی بھی ہے، میں کیا سمجھوں تمہاری اِس حرکت کو؟" اُنہوں نے غُصے سے بیٹے کو گھورا۔

"بات صاف ہے۔۔۔مجھے اب بسمہ میں کوئی اِنٹرسٹ نہیں" سعود نے مزے سے کندھے اُچکائے۔

"بسمہ میں انٹرسٹ نہیں تو کِس میں ہے؟"اُنہوں نے ضبط سے سوال کیا۔

"مِناج!"وہ گہرہ مُسکرایا۔

"مناج؟ مناج!۔۔وہ لڑکی مناج؟ بسمہ کی مِڈل کلاس کزن؟ فارئیل!"وہ غصے سے بپھرے۔

"کوئی مِڈل کلاس لڑکی نہیں ہے وہ ڈیڈ۔۔بلکہ بہت بڑی مچھلی ہے۔۔۔یہی سمجھ لے کہ سونے کی اصل چڑیا ہے وہ!"

سعود کی بات پر احمر صاحب نے ناسمجھی سے اُسے دیکھا۔

"یہ جو تمام بزنس، دولت، جائیداد ہے ناعقبیٰ خاندان کے پاس؟اِس کی اصل وارث ہے وہ لڑکی۔۔۔"احمر صاحب کی آنکھیں پھیلی۔

"دھوکے سے سب کچھ اپنے نام کروالیا اُس کے تایا اور دونوں چاچانے۔۔۔"

"اب؟اب کیا چاہتے ہو تم؟"احمر صاحب نے گلا صاف کیے پوچھا۔

"بہت آسان ہے۔۔۔بسمہ آوٹ، مناج اِن۔۔۔"سعود نے مزے سے کندھے اُچکائے۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"مجھے تمہاری بالکل سمجھ نہیں آرہی سعود۔۔۔ کُھل کر بتاؤ کیا کرنا چاہتے ہو تُم؟" احمر صاحب جھنجھلائے۔

"بات بہت سِمپل ہے ڈیڈ۔۔۔ بسمہ سے شادی کی صورت میں ہمیں کیا ملے گا؟ بزنس کا کچھ حصہ؟ لیکن سوچیں ڈیڈ اگر بسمہ کی جگہ مِناج اِس گھر کی بہو بن جائے تو پورا کا پورا بزنس ہمارا ہو گا۔۔۔ کچھ حصے کی بجائے سب کا سب ہمارا!"

"اور یہ ہو گا کیسے؟" احمر صاحب نے سوالیہ ابرو اُچکائی۔

سعود کُھل کر ہنس دیا۔

"میں مِناج کی مدد کروں گا تمام جائیداد واپس حاصل کرنے میں۔۔۔ اور بدلے میں اُسے مجھ سے شادی کرنی ہو گی۔۔۔" اُس نے اپنا پلان بتایا۔

"اور وہ لڑکی وہ مان جائے گی؟" احمر صاحب کو نجانے کیوں مگر یہ پلان کچھ خاص پسند نہیں آیا۔

"مانے گی بالکل مانے گی۔۔۔ خود سوچیں ڈیڈ پوری زندگی شہزادیوں جیسی زندگی گزارنے والی لڑکی کو جب ایک عام زندگی گزارنی پڑے تو کِتنی مُشکل ہو گی اُس کے لیے۔۔۔ اُس کا بھی دل چاہتا ہو گا،

خواہش ہو گی سب کچھ واپس پا لینے کی۔۔۔میں بس اُس کی مدد کروں گا اور مدد کے بدلے وہ میری۔۔۔" مناج کو خیال میں لائے وہ گہرہ مُسکرایا۔

"ٹھیک ہے کوشش کر کے دیکھ لو۔۔۔مگر دھیان سے۔۔۔بسمہ یا اُس کے گھر والوں کو بھنک تک نہ لگے۔۔۔" بیٹے کا کندھا تھپتھپائے، اُسے وارن کیے وہ کمرے کی جانب چل دیے۔

پیچھے بیٹھا سعود اپنی سوچوں پر کُھل کر مُسکرا دیا۔

"مِس مِناج؟" وہ آفس سے باہر نکلتی گاڑی کی جانب بڑھی کہ نام کی پُکار پر پلٹ کر سامنے گاڑی سے ٹیک لگا کر کھڑے سعود کو دیکھا، جو اُس کو مسکراتی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

نجانے اُس کی نگاہوں میں ایسا کیا تھا کہ مناج ٹھٹھکی۔

"السلام علیکم! آپ یہاں؟" بسمہ کے حوالے سے وہ قابلِ عزت اور قابلِ احترام تھا۔

"کیسی ہیں آپ؟" سعود نے مُسکرا کر اُس کا مکمل جائزہ لیا۔

"آپ میرا حال احوال پوچھنے آئے ہیں یہاں؟" مناج کے سوال پر سعود کا قہقہہ گونجا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اوپر کیبین میں کھڑکی کے پاس کھڑے میسم نے ناگوار نگاہوں سے یہ منظر دیکھا۔

نجانے کیوں مگر اُسے اِس آدمی کا مِناج کے اس قدر قریب ہونا میسم کے وجود میں اشتعال برپا کر گیا تھا۔

"نہیں صرف حال احوال نہیں۔۔۔ بلکہ آپ کے ساتھ کافی پینے اور ایک نہایت اہم بات ڈسکس کرنے آیا ہوں!" سعود کے 'اہم بات' کہنے پر مناج نے بھنویں اُچکائی۔

نجانے کیوں مگر اُس کی چھٹی حِس اُسے کچھ غلط ہونے کا اِشارہ دے رہی تھی۔

"کیا بِسمہ جانتی ہے اِس 'اہم بات' کے حوالے سے جو آپ کو مجھ سے ڈِسکس کرنی ہے؟" وہ بھی مِناج عقبیٰ تھی، گھاٹ گھاٹ کا پانی پی رکھا تھا اُس نے۔

"نہیں۔۔۔ اور اُس کا جاننا ضروری بھی نہیں۔۔۔" مناج کی زیرک نگاہوں نے اُس کے تاثرات کا جائزہ لیا، بسمہ کے ذِکر پر جیسے سعود نے کڑوا بادام کھا لیا ہو۔

"تو مادام چلے؟" سعود نے سوالیہ نگاہوں سے اُسے دیکھا۔

"ویٹ آمِنٹ۔۔۔ ماما کو کال کر کے بتا دوں۔۔۔ تھوڑی سی بھی لیٹ ہو جاؤں تو پریشان ہو جاتی ہیں!" دھیمی مسکان سے اُسے جواب دیے وہ سائڈ پر ہوتی کال مِلا چکی تھی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"چلے!" مناج دوبارہ اُس کی جانِب آئی۔

"چلیے۔۔۔" سعود نے گاڑی کا دروازہ کھولا۔

"نہیں گاڑی میں نہیں۔۔۔وہ دیکھے سامنے جو کیفے ہیں۔۔۔وہاں چلتے ہیں۔۔اُن کی کافی بہت ٹیسٹی ہے۔۔۔وہی بات کر لے گے؟" مناج فوراً بولی۔

"اوکے، ایز یور وِش!" سعود نے سر ہلایا۔

اوپر موجود میسم نے غصے سے اُن دونوں کو بلکہ سعود کو گھورا، جو مناج کے ساتھ سڑک کراس کیے سامنے موجود کافی شاپ میں داخل ہوا تھا۔

میسم کے قدم اپنے آپ لفٹ کی جانب بڑھے۔۔۔جس نے آنے میں دس مِنٹ لگا دیے تھے، مگر میسم کے وجود میں بے چینی بھر گئی تھی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"جی تو کہیے کیا 'اہم بات' کرنی ہے آپ کو؟" اپنا پرس اور موبائل ٹیبل پر رکھے مناج اُس کی جانب متوجہ ہوئی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"پہلے کچھ آرڈر کر لے؟" سعود کی بات پر مناج نے سر ہلایا۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ دونوں اپنا اپنا آرڈر لکھوا چکے تھے۔

"جی تو اب کہیے؟" مناج آرڈر لکھوائے اُس کی جانب متوجہ ہوئی۔

"دیکھیئے مِناج جو بات میں آپ سے کہنے والا ہوں۔۔۔شائد وہ آپ کو ناگوار گزرے، آپ مجھے غلط سمجھے۔۔۔ لیکن یقین مانیے اِس کے پیچھے میرا کوئی غلط ارادہ نہیں۔۔۔ آپ کو نہایت تحمل سے میری بات سننی ہو گی۔۔۔" سعود نے جوڑ توڑ کیے بات مکمل کی۔

"جی کہیے۔۔۔ میں سُن رہی ہوں!" مناج نے سر ہلائے اُسے اجازت دی۔

"مناج وہ میں۔۔۔ میں۔۔۔ آئی لو یو مناج۔۔۔ میں بہت محبت کرتا ہوں آپ سے۔۔۔ جب سے آپ کو بِسمہ کی برتھڈے پارٹی میں دیکھا آپ یہاں (اشارہ دل کی جانب تھا) اور یہاں (اب دماغ کی جانب اشارہ کیا) بُری طرح سے سما گئی ہے۔۔۔ پہلے تو لگا کہ یہ بس وقتی اٹریکشن ہے، کچھ دِنوں میں سب کچھ نارمل ہو جائے گا۔۔۔ مگر گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ آپ کِسی آکٹوپس کی طرح بُری طرح میرے دل و دماغ میں چھا گئی۔۔۔ بہت کوشش کی آپ کو بھول جاؤں مگر یہ مُمکن نہیں ہوا۔۔۔ اِسی لیے (وہ اب مصنوئی جھجھکا)۔۔۔ اِسی لیے میں خاموشی سے آپ کا پیچھا کیا اور آپ کے

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ماضی کو جاننے کی کوشش کی۔۔۔اور مجھے یہ جان کر انتہائی شاک لگا کہ آپ کس کس تکلیف سے گُزر ہیں (دوبارہ چہرے پر مصنوئی تاثر سجایا)، مطلب کے آپ کے سگے رشتوں نے آپ کو دھوکا دیا، دغا دی۔۔۔ہاؤ کُڈ دے ڈو دِس ؟۔۔۔مناج میں بہت محبت کرتا ہوں آپ سے۔۔۔آپ کو کھونا نہیں چاہتا۔۔۔پلیز میری محبت کو قبول کرلے۔۔۔میں وعدہ کرتا ہوں آپ سے کہ آپ کا ساتھ دوں گا"

"کیسا ساتھ ؟" مناج نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا۔

"میں سب جانتا ہوں مِناج۔۔۔میں جانتا ہوں کہ کِس طرح آپ کے اپنوں نے آپ کے ساتھ دھوکہ بازی کی !۔۔۔دھوکے سے آپ کی تمام جائیداد غضب کرلی، سب جانتا ہوں کہ کس طرح خالی ہاتھ رات کے اندھیرے میں آپ کو اور آپ کی مدر کو دھکے مار کر گھر سے نکالا گیا"

"اچھا؟ اور کیا کرے گے آپ ؟" مناج نے دلچسپی سے سوال کیا۔

"میں کیس لڑوں گا آپ کے اُن نام کے رشتہ داروں کے خلاف۔۔۔کورٹ اور فیس کی ٹینشن مت لے۔۔۔وہ سب میں ہینڈل کرلوں گا، بس آپ کا ساتھ چاہیے۔۔۔جو اذیت آپ نے سہی ہر ایک بدلہ لوں گا آپ کے سنگ سود سمیت۔۔۔آپ کو آپ جائز حق واپس دلواؤں گا، جو کچھ آپ کو تھا وہ واپس آپ کو دلواؤں گا (اوہ تو یہ ہے اصل وجہ، مِناج کو اب اِس اقرارِ محبت کی اصل وجہ پتہ

چلی)۔۔۔پِلیز مناج (وہ اب اُس کا ہاتھ تھام چکا تھا۔۔۔اندر آتے میسم نے کلس کر یہ منظر دیکھا)۔۔۔ آئی رئیلی لو ویو مناج، دل کی گہرائیوں سے آپ سے محبت کرتا ہوں! مجھے خالی ہاتھ مت لوٹانا!" وہ جذباتی ہو گیا۔

"اور بسمہ؟ اُس کا کیا؟ آپ تو اُس سے بھی محبت کرتے تھے نا؟" مناج نے سکون سے سوال کیا۔

"محبت اور وہ بھی اُس بسمہ سے؟ او پلیز۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔وہ تو بس ڈیڈ کے پریشر میں آکر میں نے اُس سے شادی کے لیے حامی بھری، ورنہ اُس سے شادی تو کبھی بھی نہیں۔۔۔" سعود نے سر جھٹکا۔

"سر یور آرڈر!" ویٹر نے کافی دونوں کے آگے رکھی۔

"بس ہو گیا یا کچھ اور بھی؟" مناج کے پوچھنے پر سعود نے حیرت سے اُسے دیکھا۔

سعود کو سمجھ نہیں آئی وہ کیا بولے۔

"مناج۔۔۔" سعود نے کچھ کہنا چاہا مگر مناج نے ہاتھ اُٹھائے اُسے بولنے سے روکا۔

"پہلی بات تو یہ مسٹر سعود کہ میں آپ سے محبت نہیں کرتی، دوسری بات یہ کہ میں آپ کی سوچوں پر کس قدر حاوی ہوں یہ میرا سر درد نہیں۔۔۔ تیسری بات میرے ساتھ ہوئی زیادتی میری اپنا مسئلہ ہے، جس میں مجھے کسی کی مداخلت پسند نہیں۔۔۔چوتھی بات جو شخص اپنی محبت کا نہ ہوا وہ میرا کیا

ہو گا، مجھے اچھے سے عِلم ہے کہ بسمہ سے آپ کی منگنی آپ کے فادر کے پریشر پر نہیں بلکہ آپ کی اپنی خواہش پر ہوئی تھی۔۔۔ سوری بٹ مجھے آپ کے پرپوزل میں کوئی انٹرسٹ نہیں۔۔۔"

"ایکسکیوزمی۔۔۔اِسے پیک کردے"

بات مکمل کیے اُس نے اشارے سے ویٹر کو بلائے کافی کی جانب اشارہ کیا۔

ویٹر کے جاتے ہی وہ ٹیبل پر پڑا موبائل اُٹھائے کان سے لگا چکی تھی۔

"تُم نے سب کچھ خود اپنے کانوں سے سُنا ہے، امید ہے کل کو جب منگنی ٹوٹے گی تو میں اُس کی ذمے دار نہیں ٹھہرائی جاؤں گی۔۔۔"موبائل کی دوسری جانب موجود بسمہ کی آنکھیں بہی تھی۔۔۔

سب کچھ تو اپنے کانوں سے سُنا، شک کی کوئی گنجائش ہی باقی نہیں رہی تھی۔

کال کٹ چکی تھی۔

پیک کافی آتے ہی اُسے تھامے، موبائل بیگ میں رکھتی وہ جانے کو تھی مگر اچانک مُڑی۔

"اور ہاں ایک آخری بات۔۔۔ یہ جو اِتنا اظہارِ محبت تھا نا، اِس کے پیچھے چُھپا سچ، بہت اچھے سے جان چکی ہوں میں۔۔۔ رہی مجھے میرا حق دلوانے کی بات تو مِناج عقبیٰ ابھی اِتنی کمزور نہیں ہوئی کہ اُسے آپ

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

جیسے سہاروں کی ضرورت پڑے۔۔۔اپنی جنگ خود اچھے سے لڑنا آتا ہے مجھے۔۔۔آئیندہ سے اپنی شکل مت دکھایئے گا مجھے۔۔۔"اُسے وارن کیے وہ یہ جا وہ جا۔

سعود کو تو سمجھ نہ آئی یہ کیا ہو گیا۔

مِناج تو گئی سو گئی مگر بسمہ بھی ہاتھ سے نِکل گئی۔

کیفے سے نکلے مِناج کے لبوں پر دھیمی مسکراہٹ در آئی۔۔۔سعود کا یہاں آنا ہی اُسے مِناج کی نگاہوں میں مشکوک بنا چُکا تھا۔

اِسی لیے جھوٹ بولے منیزہ بیگم کی جگہ اُس نے بسمہ کو کال ملائی تھی۔

"کیسی ہو بسمہ؟"مناج نے سلام لیے خیر خیریت پوچھی۔

"ہاں میں بھی الحمد اللہ ٹھیک ہوں!۔۔۔اچھا مجھے تمہیں بتانا تھا کہ تمہارا منگیتر آیا ہوا ہے میرے آفس، کہہ رہا ہے کوئی اہم بات کرنی ہے، کیا تمہیں اِس حوالے سے کوئی عِلم ہے؟"مناج نے سوال کیا۔

"نہیں!۔۔۔کیسی اہم بات؟"جواب دیے سوال کیا بسمہ نے۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ڈونٹ نو! اچھا ایسا کروں تُم کال پر ہی رہنا میرے ساتھ۔۔۔" اپنی چھٹی حِس پر یقین کیے مناج نے بسمہ کو کال پر رہنے کے لیے منا لیا تھا۔

سعود کی باتیں سُن اُس کا دماغ بھک سے اُڑا۔

وہ تو سوچ بھی نہیں سکتی جو سعود بیٹھا بول رہا تھا، جی چاہا کہ گرم بھاپ اڑاتی کافی اُس پر اُنڈیل دے، مگر ضبط کر گئی۔۔۔

لیکن ساتھ ہی اللہ کا شُکر بھی کیا کہ اُس کی تمام اصلیت بسمہ کے سامنے آ چکی تھی، کل کو اگر بات کھلتی تو مناج بسمہ کے سامنے شرمندہ ہونے سے بچ گئی تھی۔

دوسری جاب بسمہ کا وجود گہرے سناٹوں کی زد میں آگیا،،، وہ سعود جو اُس کا دیوانہ تھا، اُس کی محبت کا دم بھرتا تھا، کتنی جلدی رنگ بدلا تھا اُس نے، یا شائد یہ دھوکا، فریب ہی اُس کا اَصل روپ تھا۔

تمام گھر والوں کو اکٹھا کیے وہ تمام حقیقت سے اُنہیں آگاہ کرتی منگنی توڑ چُکی تھی۔

منگنی ٹوٹنے کی فِکر کم مگر تینوں بھائیوں کو الگ فِکر لگ چُکی تھی۔

سعود اُن کی حقیقت سے واقف تھا، اگر وہ یہ سچ دنیا کے سامنے لے آتا؟ اُنہیں سمجھ نہیں آئی وہ کیا کرے۔۔۔ یہ بیٹھے بِٹھائے نجانے کون سی مصیبت اُن کے گلے پڑ چُکی تھی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ رات بہت بھاری تھی، تینوں بھائیوں نے نیند کی گولی کھائے سکون حاصل کرنے کی کوشش کی تھی۔

ریوالوِنگ چئیر پر بیٹھا میسم آج کے حوالے سے سوچ رہا تھا۔

جہاں سعود کی مِناج کے ہاتھوں ہوئی عزت افزائی پر اُس کے لب مُسکرائے۔

وہی سعود کی باتیں اُس کے ذہن میں گونجی۔

"جو اذیت آپ نے سہی ہر ایک بدلہ لوں گا آپ کے سنگ سود سمیت۔۔۔ آپ کو آپ جائز حق واپس دلواؤں گا، جو کچھ آپ کو تھا وہ واپس آپ کو دلواؤں گا۔۔ پلیز مناج۔۔"

دماغ نے ایک بار سعود کے الفاظ دوہرائے۔

"کیسی اذیت۔۔۔ آخر کون سے حق کی بات کر رہا تھا وہ۔۔۔ کیا ہوا ہے مِناج کے ساتھ؟" وہ خود سے بولا۔ دماغ میں کئی سوالات نے جنم لیا، جن کے جواب جاننا نہایت ضروری ہو چکا تھا اُس کے لیے۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اُس کے محسن کی بیٹی تھی، آج اگر وہ کسی مشکل میں تھی اور میسم اُس کی مدد نہ کرتا تو لعنت اُس پر۔۔۔اپنے محسن کی فیملی کی مدد کرنا اُس پر لازم وملزوم ہو گیا تھا۔

ساتھ ہی سعود کا مِناج کا ہاتھ پکڑنے کا منظر دماغ کے پردوں پر لہرایا تو نس اُبھر آئی۔۔۔پورے جسم میں شعلے بھڑک اُٹھے۔۔۔بار بار وہ منظر نگاہوں کے سامنے گھومتا اور ہر بار نئے سِرے سے میسم امیر کو آگ لگا چُکا تھا۔

"احمر!" سعود پر ہاتھ اُٹھانے پر سفینہ بیگم نے آنکھیں پھیلائے شوہر کو دیکھا، جو غصے سے سعود کو گھور رہے تھے۔

"یہ۔۔۔یہ کیا کیا آپ نے؟ جوان جہان اولاد پر ہاتھ اُٹھا دیا؟" وہ سعود کے قریب ہوتی اُن سے باز پرس پر اُتر آئی۔

"جوان جہان اولاد جب اُلٹے کام کرے تو ہاتھ اُٹھانا ہی پڑتا ہے۔۔۔" وہ برہمی سے گویا ہوئے۔

"کیا کر دیا ہے میرے بیٹے نے؟ ایسا بھی کیا ہو گیا ہے جو آپ ہاتھ اُٹھانے پر آ گئے؟" وہ غصے سے گرجی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"تمہارے اِس لاڈُلارے کی زیادہ کی لالچ نے ہمارے ہاتھ میں آتا تھوڑا بہت بھی چھین لیا۔۔۔برباد ہو گئے ہم!" اُن کی آواز اونچی ہوئی۔

"مجھے بتائے گے بھی کہ ایسا کیا ہوا ہے آخر؟ کون سی قیامت ٹوٹ پڑی ہے؟" شوہر اور بیٹے کو گھورے انہوں نے پریشانی کے عالم میں سوال کیا۔

جواب میں احمر صاحب اُنہیں تمام کہانی سُنا چکے تھے۔

"ایک تو پہلے ہی بزنس گھاٹے میں جا رہا ہے، اچھا خاصہ رِشتہ ملا تھا، بزنس میں بھی مدد مل جاتی، مگر تُمہارے اِس نالائق سپوت کی جلد بازی کی وجہ سے وہاں سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے ہم! کال آئی تھی بصیر کی رِشتہ ختم کر دیا ہے اُنھوں نے اور وجہ ہے تمہاری یہ اولاد۔۔" اُنہیں پریشانی لاحق ہوئی تھی۔

"ڈیڈ! آپ ٹینشن کیوں لے رہے ہیں؟ صِرف رِشتہ ہی ہاتھ سے گیا ہے،،، بزنس پارٹنرشِپ نہیں۔۔۔" سعود نے آنکھیں گُھمائے اُنہیں رام کرنے کی کوشش کی۔

"کیا مطلب؟ اب کیا چل رہا ہے تمہارے اِس دماغ میں؟" احمر نے ٹھٹھک کر اُسے دیکھا۔

"اونہوں اِس بار بتاؤں گا نہیں! بلکہ کر کے دِکھاؤں گا۔۔۔ڈونٹ وری ڈیڈ۔۔۔اگر ہمیں فائدہ نہیں ہوا تو نقصان بھی نہیں ہو گا۔۔۔بازی ابھی بھی ہمارے ہاتھ میں ہے؟" ایک آنکھ مارتا وہ ہنستا کمرے کی جانِب بڑھ گیا۔

"یہ۔۔یہ کیا کہہ کر گیا ہے سعود، کیا کرنے والا ہے یہ؟" سفینہ بیگم نے تعجُب سے شوہر کو تکا۔

"تمہاری اولاد ہے خود ہی پوچھ لو!" سر جھٹکے وہ وہاں سے چل دیے تھے۔

"کم اِن!" ناک پر بصیر صاحب نے اندر آنے کی اجازت دی تھی۔

"سر وہ مسٹر سعود آئے ہے، آپ سے مِلنا چاہتے ہے۔۔۔" پی۔اے نے اندر داخل ہوئے بصیر صاحب کو بتایا۔

سعود کا نام سُن وہ لب بھینچ گئے تھے، جو دھوکا اُن کی بیٹی کے ساتھ ہوا اُس پر تو اُن کا جی چاہا کہ اُسے جان سے مار ڈالے۔

"ٹھیک ہے اندر بھیجو اُسے!" سپاٹ لہجے میں اُنہوں نے اجازت دی تھی۔

تھوڑی دیر میں ناک کیے، خوش باش مُسکراتا سعود اندر داخل ہوا۔

"گُڈ مارِننگ ڈئیر سسر۔۔۔ اوپس نہ ہونے والے سسر جی!" گہرہ مسکرائے وہ اُن کے سامنے سیٹ سنبھالتا، بصیر صاحب کے تَن بدن میں آگ لگا چُکا تھا۔

"کہو کیسے آنا ہوا؟" اُن کے لہجے میں ناگواری عیاں تھی۔

"ارے یہ کیا انکل گھر میرا مطلب آفس آئے مہمان کے ساتھ ایسا سلوک؟ کوئی چائے کافی نہیں پوچھے گے؟" منہ بنائے، اُس نے معصومیت سے شِکوہ کیا۔

بصیر صاحب نے اندر پنپتے اِشتعال پر قابو پائے، رسیور اٹھائے دو کافی کا آرڈر دیا تھا۔

"اب بولو جو بولنا ہے؟" کافی کے آتے ہی وہ گویا ہوئے۔

سعود نے مُسکرا کر فائل کھول کر اُن کے سامنے رکھی۔

"یہ کیا ہے؟" ایک اَچٹتی نگاہ ڈالے اُنھوں نے سعود سے سوال کیا۔

"کانٹریکٹ ہے۔۔۔ اب چونکہ ہم بزنس پارٹنرز بننے والے ہیں تو نیک کام میں دیری کیسی؟" ٹیبل پر موجود پیپر ویٹ اُٹھائے، اُسے گھمائے سعود نے مسکرا کر اُنہیں دیکھا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"تم! تمہاری جرأت بھی کیسے ہوئی ایسی سوچ بھی سوچنے کی؟ جو کچھ تم میری بیٹی کے ساتھ کر چکے ہو، اُس کے بعد تم سوچ بھی کیسے لیا کہ ہم تُمہارے ساتھ کسی قسم کی پارٹنرشِپ رکھے گے؟" بصیر صاحب غصے سے اپنی جگہ سے اُٹھتے دھاڑے۔

"ریلیکس بصیر صاحب ریلیکس! ایک بار میری پوری بات تو سُن لے، یہ پارٹنرشِپ نہ ہونے کے نقصانات تو جان لے۔۔۔" اُس کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی، کمینی مسکان۔

بصیر صاحب نے کچھ چونک کر اُسے دیکھا۔۔۔ اُن کے دِل میں انجانہ خدشہ اُجاگر ہوا، دِماغ جس طرف جا رہا تھا، وہ سوچنا بھی نہیں چاہتے تھے۔

"سُنا ہے یہ تمام بزنس آپ کے بھائی معراج عقبیٰ کا تھا، بیچارے کینسر سے مر گئے، اللہ مرحوم کی مغفِرت کرے (آمین)۔۔۔ ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ بزنس آپ کے بھائی کا تھا، مگر اُن کے مرنے کے بعد اُن کی ووصیت کے مطابق تمام جائیداد اُن کے تینوں بھائیوں میں برابر بانٹ دی گئی۔۔۔ ویسے کافی حیرانگی کی بات ہے کہ اِتنا امیر اِنسان، اِتنا وسیع بزنس اور سب کچھ بھائیوں کے نام؟ بیوی اور بیٹی کے حصے میں ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں؟ سٹرینج اینڈ انٹرسٹنگ!" بات مکمل کیے اُس نے سکون سے بصیر صاحب کو دیکھا جِن کی پیشانی پر پسینے کے ننھے قطرے چمکے۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کک۔۔ کیا مطلب کیا ہے تمہارے اِس بات کا؟" وہ ہکلائے۔

"میں سمجھ نہیں پا رہا کہ سب کچھ بھائیوں کے نام کر کے بیوی بیٹی۔۔۔ خاص طور پر لاڈلی بیٹی کے لیے کچھ بھی نہیں؟ کچھ بھی؟" سعود اپنی جگہ سے اُٹھے اُن کے مقابل آ کھڑا ہوا۔

"تمہاری اِس فضول بکواس کا میرے پاس کوئی جواب نہیں۔۔۔ ابھی کہ ابھی میرے آفس سے دفع ہو جاؤ۔۔" دروازے کی جانب اُنگلی کیے وہ دھاڑے۔

"آپ نے کِس طرح دو نمبری سے بھائی کی تمام تر جائیداد اپنے نام لگوالی۔۔۔ اِس سچ سے بہت اچھے سے آگاہ ہوں میں۔۔۔" اُن کی بات کو نظر انداز کیے سعود نے اُن کے سر پر بمب پھوڑا۔

بصیر صاحب کو اپنے پیروں پر کھڑے رہنا محال لگا، جِس بات کا ڈر تھا وہی ہوا۔۔۔

"کک۔۔۔ کیا چاہتے ہو تم؟" اُن کے لہجے میں لڑکھڑاہٹ واضع تھی۔

"اب یہ ہوا نا عقلمندی والا سوال! اِس کانٹریکٹ کو پڑھیے، اِس پر اچھے بچوں کی طرح سائن کیجیئے۔۔۔ اور اِس پارٹنر شِپ کو قبول کیجیئے۔۔۔ بدلے میں، میں اچھے بچوں کی طرح اپنی زُبان بند رکھوں گا!" فائل اُن کے آگے کیے وہ گہرہ مسکرایا۔

بصیر صاحب نے گہری سانس بھرے وہ کانٹریکٹ فائل تھامی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ٹھیک ہے سائن کر دوں گا میں۔۔۔" بصیر صاحب نے جواب دیا۔

"اوکے! کر دیجیئے گا۔۔۔ اور کوئی چالاکی نہیں۔۔۔ ورنہ میری زُبان کُھلنے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی۔۔۔" مسکرا کر اُنہیں وارن کیے وہ کیبین سے نِکل چُکا تھا۔

بصیر صاحب کے کیبین کی جانِب آتے حدید صاحب نے اچُھنبے سے سعود کو دیکھا۔

"یہ سعود یہاں کیا کر رہا تھا؟" اندر داخل ہوئے حدید صاحب نے حیرت اور پریشانی سے سوال کیا۔

"ہماری موت کا پروانہ لایا تھا!" بصیر صاحب غصے سے بھڑکے۔

"کیا مطلب؟" حدید صاحب نے نا سمجھی سے اُنہیں دیکھا۔

جواب میں بصیر صاحب کانٹریکٹ اُن کے سامنے رکھے حدید صاحب کو تمام کہانی سُنا چُکے تھے۔

"یااللہ! اب، اب کیا ہو گا؟" حدید صاحب نے پریشانی سے ماتھا مسلا۔

"میں تو یہاں آپ سے فراز کے حوالے سے بات کرنے آیا تھا مگر آپ تو الگ ہی کہانی لیے بیٹھے ہیں!" حدید صاحب نے گہری سانس خارج کی۔

"کیا مطلب؟ اب اِس فراز نے کیا کر دیا؟" بصیر صاحب نے کلس کر حدید صاحب سے پوچھا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اُن کا یہ سب سے چھوٹا بھائی تو کچھ زیادہ ہی نکما، آلس اور لالچی ثابت ہوا تھا۔

"یہ پوچھے کہ کیا نہیں کیا۔۔۔ کچھ زیادہ ہی پر پُرزے نکل آئے ہیں اُس کے۔۔۔ حبیب چانڈیو کے ساتھ آج کل کچھ زیادہ ہی اُٹھ بیٹھ رہا ہے!" حدید صاحب نے ایک اور بمب پھوڑ دیا تھا۔

"کیا! اور تُم مجھے اب بتا رہے ہو؟"

حبیب چانڈیو کی مارکیٹ میں کوئی اچھی شہرت نہیں تھی، دونمبری اور ناقص مال سپلائے کرنے میں اُس کا کوئی ثانی نہیں تھا۔۔۔ اور اب فراز صاحب کا اُس کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا۔

یہ سعود نامی پریشانی کیا کم تھی جو فراز نے نئ مصیبت تیار کر رکھی تھی۔

"میری بات غور سے سُنو حدید۔۔۔ فراز کے ساتھ رہو، کوشش کرو کہ وہ اُس چانڈیو سے دور رہے۔۔۔ میں اِس سعود نامی بلا کو سنبھالتا ہوں!" بصیر صاحب کی ہدایت پر حدید صاحب نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"یا اللہ اِس گاڑی کو بھی ابھی خراب ہونا تھا؟" بند پڑی گاڑی کے بونٹ کو چیک کیے بِسمہ نے پریشانی سے ماتھا مسلا تھا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ایک تو شدید گرمی، خراب گاڑی اور اوپر سے سڑک پر دور دور تک کوئی ٹیکسی نہیں۔۔۔اونلائن بھی کوئی کیب اویل ایبل نہیں تھی۔۔۔بسمہ کا رونے کا جی چاہا۔۔۔عین اُسی لمحے گاڑی اُس کے پاس رُکی۔۔۔گاڑی میں سے نکلنے والے شخص کو دیکھ بسمہ کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا۔

"کیسی ہو بسمہ ؟"اُس کے قریب آئے سعود نے بہت ہی دوستانہ انداز میں سوال کیا جسے بسمہ نظر انداز کر چکی تھی۔

"اوہ لگتا ہے گاڑی خراب ہو گئی۔۔۔چلو آؤ میں ڈراپ کر دیتا ہوں!"ایک نِگاہ خراب گاڑی پر ڈالے وہ مزے سے اُسے اوفر کرتا اپنی گاڑی کی جانِب بڑھا۔

بِسمہ کو اپنے پیچھے نہ آتے دیکھ وہ مڑتا اُس کی جانِب آیا۔

"کیا ہوا چلنا نہیں ہے ؟"نہایت آرام سے سوال ہوا۔

"میں اِس وقت تُمہاری شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی،،،اچھا یہی ہو گا کہ تُم ابھی کہ ابھی یہاں سے دفعان ہو جاؤ!"بسمہ بے لچک لہجے میں گویا ہوئی۔

سعود نے گہری سانس خارج کیے، آنکھیں گھمائے اُس کو گھورا، غصہ دَبائے چہرے پر مسکان سجالی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کم آن! بسمہ تُم ابھی تک ناراض ہو؟۔۔۔ اچھا آئی ایم سوری۔۔۔ اب تو غصہ تھوک دو۔۔۔ چلو ایسا کرتے ہیں کِسی اچھے سے ریستورانت چلتے ہیں، لنچ کرے گے، جو غلط فہمی ہمارے درمیان کری۔ ایٹ ہو گئی ہے اُسے دور کرتے ہیں، اور پھر شاپنگ پر چلے گے۔۔۔ میں چاہتا ہوں کہ اب ہم جلد از جلد شادی کر لے۔۔۔" سعود کی باتیں سُن بِسمہ کا جی چاہا کہ ایک الٹے ہاتھ کا تھپڑ کھینچ کر اُس کے منہ پر دے مارے۔

"غلط فہمی؟ غلط فہمی دور کرنی ہے تُمھیں؟ کون سی غلط فہمی؟ جائیداد کی لالچ میں میرے سے کمیٹیڈ ہوتے ہوئے بھی میری ہی کزن کو شادی کی آفر کرنے کو تُم غلط فہمی کہتے ہو؟ کِس قِسم کے گھٹیا اِسان ہو تُم؟ یقین نہیں کر پا رہی میں۔۔۔ آئی کانٹ بلیو واِٹ کہ میں نے محبت جیسے قیمتی جذبے کو تُم جیسے گِرے ہوئے اِنسان پر ضائع کیا!" بسمہ کے لہجے میں حقارت کا عنصر نُمایاں تھا۔

سعود نے کوفت سے آنکھیں گھمائی۔۔۔ یہ سب ڈرامے بازی دیکھنے کا کوئی موڈ نہیں تھا اُس کا۔۔۔ مگر کچھ بھی کر کے اُسے بسمہ سے دوبارہ تعلقات کو اِستوار کرنا تھا، بصیر صاحب پر وہ یقین نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ بیک اپ پلان کا ہونا ضروری تھا بہت۔۔۔ مگر اِس کے توڑ ڈائیلاگز ہی ختم ہونے کا نام نہیں لے رہے تھے۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"بسمہ۔۔۔"اِس سے پہلے سعود کچھ کہتا اُنہیں قریب ہی ٹائر کے چرچرانے کی آواز سُنائی دی۔

"بِسمہ تُم یہاں کیا کر رہی ہو؟" گاڑی سے نکلتے وجود کو دیکھ کر بسمہ نے زندگی میں پہلی اُس کی موجودگی میں شُکر کی سانس خارج کی تھی۔

"وہ۔۔۔وہ میں پھوپھو کی بوتیک جا رہی تھی۔۔۔میری گاڑی خراب ہو گئی اور کوئی کیب بھی نہیں مل رہی۔۔۔"بسمہ نے فوراً مسئلہ بتایا۔

"چلو میں ڈراپ کر دیتا ہوں۔۔۔ہم بھی وہی جا رہے ہیں!" بالاج کے 'ہم' کہنے پر بسمہ نے سر تھوڑا سا باہر کو نکالے گاڑی میں موجود دوسرے وجود کو دیکھا، مگر دیکھتے ہی سانسیں تھم گئی۔۔۔ تھوک نگلے اُس نے تمام زبانی یاد سورتیں پڑھ ڈالی۔

"میں۔۔۔میں اپنا سامان لے لو۔۔۔" گاڑی کی جانب اشارہ کیے وہ بیک سیٹ سے ڈریس پیک اُٹھائے، گاڑی لاک کرتی بالاج کی گاڑی کی جانب بڑھ چکی تھی۔

ایک غصیلی، سرد نِگاہ سعود پر ڈالے بالاج بھی اپنی گاڑی کی جانِب بڑھتا، بسمہ سے پہلے ہی پیچھے کا دروازہ کھول چُکا تھا جس پر بسمہ اُس کا شکریہ ادا کرتی گاڑی میں بیٹھ چُکی تھی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"السلام علیکم آنٹی!" بسمہ نے جھجک کر آگے بیٹھی مسز حنیف کو سلام کیا، جنہوں نے نخوت سے سر جھٹکا۔

"وعلیکم السلام بسمہ۔۔۔ مجھ سے بھی سلام لے لو۔۔۔" عقب سی شوخ چنچل آواز سُنائی دی۔

بسمہ نے مسکرا کر ساتھ بیٹھی رملہ کو سلام کیا۔

"کیسی ہو؟" رملہ نے سوال پوچھا۔

"الحمداللہ بالکل ٹھیک!" بسمہ نے دھیما مسکائے جواب دیا۔

"ٹھیک کیسے نہیں ہو گی۔۔۔ یہ لوگ ٹھیک نہیں ہو گے تو کون ہو گا؟" آگے بیٹھی مسز حنیف کا لہجہ طنزیہ تھا۔۔

اُن کی بات کا مطلب سمجھے بسمہ شرمندگی سے سر جھکا گئی۔

گاڑی ڈرائیو کرتے بالاج نے ایک اچٹتی نگاہ اُس کی شرمندہ شکل پر ڈالی۔

"ماما پلیز۔۔۔" رملہ نے مسکرا کر اُنہیں ٹوکا۔

"آپ کیسی ہے؟" لبوں پر مصنوئی مسکان سجائے بسمہ نے سوال کیا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ہمیشہ کی طرح ایک دم فِٹ فاٹ!" رملہ ہنس کر بولی تو بسمہ بھی ہنس دی۔

"آپ سب پھوپھو کی بوتیک پر جارہے ہیں۔۔۔ کوئی ایوینٹ ہے؟" بسمہ کو بالاج کی بات یاد آئی۔

"ہاں ہاں بالکل! ایوینٹ ہے اور بہت بڑا ایوینٹ ہے۔۔۔ میری شادی ہے۔۔۔" رملہ نے اُسے خبر دی۔

"اوہ تو یہ آپ کا ہے!" بسمہ نے چونک کر بیگ میں موجود برائیڈل ڈریس کی جانب اشارہ کیا۔

"میرا ڈریس؟" رملہ خوشی سے چیخی۔

"لاؤ دکھاؤ!"

"ایزی رملہ۔۔۔ بوتیک جارہے ہیں وہی دیکھ لینا!" بالاج نے لبوں پر دھیمی مسکان سجائے بہن کو ٹوکا۔

"کب ہے آپ کی شادی؟" بسمہ نے سوال کیا۔

"نیکسٹ منتھ کے اینڈ پر ان شاءاللہ!۔۔۔ تم آؤں گی؟" رملہ نے بتائے ساتھ ہی سوال کر ڈالا۔

"رملہ!" اِس سے پہلے بسمہ کو کوئی جواب دیتی مسز حنیف کی گرج دار آواز پر وہ دونوں بھوکلا گئی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"اب تمہاری آواز نہ آئے مجھے!" بسمہ کو سرد، نفرت بھری نگاہوں سے گھورے اُنہوں نے بیٹی کو وارن کیا جس پر رملہ منہ بنا گئی۔۔۔

بسمہ شرمندہ سی چہرہ جھکا چکی تھی۔۔۔ بالاج نے لب بھینچے اُس کی اُتری شکل کو دیکھا۔

عائلہ حنیف اور منیزہ معراج سکول کی دوستیں تھیں،،، گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ دوستی بھی مزید گہری اور پکی ہو گئی تھی،،، دونوں دوستوں کی شادی اچھے گھرانوں میں ہوئی تھیں۔۔۔ معراج صاحب حنیف صاحب کے بہت اچھے دوست تھے، اِسی لیے دوستی مزید پختہ ہو گئی تھی۔

عائلہ بیگم کے دو بچے تھے رملہ اور بالاج۔۔۔ بالاج اور مناج میں گہری دوستی تھی، مِناج کے توسط سے بسمہ کا بھی اُن کے گھر خوب آنا جانا تھا۔

معراج صاحب کی وفات اور بھائیوں کے دھوکے کے بعد عائلہ بیگم اور حنیف صاحب ہر قسم کا دوستی اور بزنس کا رِشتہ مکمل طور پر توڑ چکے تھے عقبیٰ خاندان سے!

عائلہ بیگم جو ہمیشہ نہایت محبت سے بسمہ سے ملتی تھی، بصیر عقبیٰ کی اولاد ہونے کے ٹیگ کی وجہ سے اُسے عائلہ بیگم کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت اور غصے کے علاوہ کوئی جذبہ نظر نہیں آیا تھا۔۔۔ کسی

بھی سوشل گیدرنگ یا پارٹی میں وہ ہمیشہ اُنہیں نظر انداز کرنے کی بھرپور کوشش کرتی اور پھر اُن کے کاٹ دار جملے!

اِنہی سوچوں میں گِھرے وہ کب اَسماء بیگم کے بوتیک پہنچے اُسے عِلم ہی نہ ہوا!

"بسمہ! بسمہ!" بالاج کے پکارنے پر وہ ہوش میں آئی اور چونک کر اُسے دیکھا۔

"ہوں؟"

"ہم پہنچ چکے ہیں!" بالاج نے اُسے ہوش دلائی۔

"اوہ! کب! مجھے آئیڈیا ہی نہیں ہوا!" بسمہ سر کھجایا۔

گاڑی میں سے اترے وہ بیگ اٹھانے کو جھکی۔

"رکو میں کر دیتا ہوں!" اُسے پیچھے ہٹائے بالاج نے بیگ نکالے اُسے تھمایا۔

شکریہ ادا کیے بسمہ جانے کو تھی جب بالاج نے اُسے روکا۔

"بسمہ! ماما کی باتوں کے لیے میں تُم سے معافی مانگتا ہوں۔۔۔ جو کچھ بھی ہوا اُس میں تُمہارا کوئی قصور نہیں تھا۔۔۔ پھر بھی تمہیں اُن کی باتیں سننی پڑی۔۔۔" بسمہ کو وہ شرمندہ لگا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"جانے دے کوئی بات نہیں۔۔۔عائلہ آنٹی منیزہ چچی کی بیسٹ فرینڈ ہے، اُنہیں اِس حالت میں دیکھ کر اُنہیں تکلیف ہوئی ہو گی، یہ سب نیچرل ہے۔۔۔ مناج کی بیسٹ فرینڈ کے ناطے سے میں ابھی تک اپنے پیرنٹس اور بھائی کو معاف نہیں کر پائی۔۔۔اُن کا تو بنتا ہے۔۔۔"کندھے اُچکائے، بالاج کو نرم مسکان سے نوازتی وہ اندر جاچکی تھی۔

اُس کے جاتے ہی بالاج نے گہری سانس فضا کے سپرد کی۔

"جلد از جلد کچھ کرنا پڑے گا، ماما سے بات کرنی ہو گی۔۔۔ دوسرا موقع ہر کسی کو نہیں مِلتا بالاج حنیف۔۔۔"خود سے باتیں کیے وہ بھی بسمہ کی پیروی میں بوتیک میں داخل ہو چُکا تھا۔

میسم کے کیبین کی جانب بڑھتے مِناج نے مسکرا کر ہاتھ میں موجود چیک کو دیکھا، خوشی سے باچھیں کِھل اُٹھی تھی۔۔۔اُس کی محنت کی پہلی کمائی۔۔۔

آج اگر معراج صاحب زندہ ہوتے تو کتنا خوش ہوتے۔۔۔اِس سوچ نے آنکھیں نم کر ڈالی مگر منیزہ بیگم کا سوچ کر دِل ایک بار پھر کِھل اُٹھا۔

"یہ جو اکیلے اکیلے مُسکرا رہے ہو

کیاراز ہے جو ہم سے چُھپا رہے ہو؟"

اُس کی مسکان پر غور کیے، شمسہ نے ایک ابرو اُچکائے سوال کیا تھا، بدلے میں مناج نے خوشی سے اپنا چیک اُس کی نگاہوں کے سامنے لہرایا۔

"ماشااللہ، ماشااللہ بہت بہت مبارک ہو!" شمسہ کی دعا پر وہ مزید کِھل اُٹھی تھی۔

"تو کیا پلان ہے؟"

"کیسا پلان؟"

"ارے لڑکی پہلی کمائی کہاں خرچ کرنے کا ارادہ ہے؟"

"ماما کو دوں گی۔۔" مِناج نے سادگی سے جواب دیا۔

شمسہ جو شاپنگ اور آؤٹنگ جیسا جواب سننے کو بے تاب تھی، منہ بنائے وہ اپنے ڈیسک کی جانب بڑھ چُکی تھی، بدلے میں مِناج نے کندھے اُچکائے تھے۔

عین اُسی لمحے میسم نے اُسے اپنے کیبین میں بلایا تھا۔

"سر آپ نے بلایا؟" ناک کرکے اندر آئے مناج نے سوال کیا۔

"یس مناج ایک بہت اچھی خبر ہے میرے پاس آپ کے لیے۔۔۔بلکہ پورے سٹاف کے لیے۔۔۔"

میسم نے مسکرا کر اُسے دیکھا۔

"کیا؟"

"گیس کرے!"

"ٹینڈر ہمیں مِل گیا؟" مناج کے چونک کر پوچھنے پر میسم نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا۔

"کانگریچولیشنز سر۔۔۔بہت، بہت مبارک ہو آپ کو۔۔۔"

"تھینک یو!۔۔۔اب جلدی سے جائے اور اِس پروجیکٹ پر کام کرنے والی ٹیم کو کانفرینس روم میں بلائے۔۔۔اُن تک بھی یہ خوشخبری پہنچے۔۔۔"میسم کے حکم پر سر ہلاتی وہ تیزی سے روم سے نکلتی شمسہ کی جانب دوڑی تھی۔

تھوڑی ہی دیر میں پورے آفس کو یہ گُڈ نیوز دیے، میسم اِس پروجیکٹ پر کام کرنے والی ٹیم کو اپنی جانب سے ڈِنر کی دعوت دے چُکا تھا جس میں شمسہ اور مِناج بھی مدعو تھیں۔

آج کا دِن مِناج کی زندگی کا شائد واقعی اچھا دِن گزرنے والا تھا، اُسے اپنی پہلی سیلری ملی تھی، اُس کی کمپنی کو ٹینڈر مل گیا تھا، گاڑی نے کوئی دغا نہیں دی، حیرت کی بات کہ لِفٹ بھی بنا نخرے دِکھائے چل پڑی تھی۔۔۔ منیزہ بیگم کا فیورٹ ڈرائے فروٹ کیک لیے وہ اپارٹمنٹ میں داخل ہوئی تھی۔

"ماما!م"خوشی سے چہکتی وہ لاؤنج میں آئی جہاں موجود عائلہ بیگم، رملہ اور بالاج کو دیکھ کر اُس کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔

آج واقعی اُس کی لائف کا بہترین دن تھا۔

سلام لیے، وہ فریش ہوتی چائے کے ساتھ کیک اور سنیکس سیٹ لیے اُن سب کے پاس لاؤنج میں آبیٹھی تھی۔

عائلہ بیگم رملہ کی شادی کا کارڈ دینے آئی تھی، جس کو سُن کر مِناج کو حد درجہ خوشی ہوئی تھی۔

اب وہ سب آپس میں بیٹھے باتیں بھگارنے میں مگن تھے، عائلہ بیگم گاہے بگاہے نگاہ مناج اور بالاج پر بھی ڈال لیتی جو آس پاس کو فراموش کیے ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے میں مگن تھے۔ بچپن سے ہی اُن میں گاڑھی دوستی تھی، عائلہ بیگم دِلی طور پر مناج کو اپنی بہو بنانے کی خواں تھی مگر مناج اور بدر کی

منگنی کی وجہ سے اُنہیں خاموشی اختیار کرنا پڑی۔۔اور اب مناج کی منگنی ٹوٹ چکی تھی تو دل میں موجود خواہش نے ایک بار پھر سے بھرپور انگڑائی لی تھی۔

"ویسے میں ابھی بھی تُم سے سخت خفا ہوں" بالاج ناراضگی سے بولا۔

"ہے! وہ کیوں؟" مناج نے تعجب سے اُسے دیکھا۔

"کیا ضرورت پڑی ہے تمہیں پرائی جگہ نوکری کرنے کی؟ ہم بھی تو ہیں؟ تم ہمارا آفس کیوں نہیں جوائن کر لیتی؟ ابھی بھی وقت نہیں گزرا۔۔۔ چھوڑو اُس نوکری کو" بالاج نے منانے کی ناکام سی کوشش کی۔

"بالاج! تُم وجہ جان کر بھی اَنجان کیوں بن رہے ہو؟ اور ویسے بھی اب کچھ نہیں ہو سکتا میں کانٹریکٹ سائن کر چکی ہوں۔۔۔ وقت سے پہلے نوکری چھوڑنے کا اچھا خاصہ حرجانہ ادا کرنا پڑے گا مجھے!"

"تو میں ادا کر دوں گا۔۔۔ تُم بس ہمارے پاس آجاؤ۔۔۔ مجھے، رملہ، ماما، پاپا۔۔۔ سب کو ہر وقت تمہاری اور خالہ کی فِکر لگی رہتی ہے۔۔۔ ہمارے پاس نوکری کرو گی ہماری آنکھوں کے سامنے رہو گی تو سکون ہو گا!" بالاج کی بے پناہ فکر پر وہ کھل کر مسکرا دی تھی۔

"تُم سب کی اِس قدر محبت اور فکر کی میں شُکر گزار ہوں بالاج مگر تُم میرا پوائنٹ آف ویو بھی تو سمجھو نا! میں نہیں چاہتی کہ تُمہارے آفس میں جاب کر کے مجھے تُم لوگوں کی رشتے دار ہونے کی بدولت غیر ضروری اہمیت ملے، جو کہ مجھے ملنی ہی ملنی ہے اگر میں آفس جوائن کر لوں (بالاج کو منہ کھولتے دیکھ مناج نے اپنی بات مکمل کی)۔۔۔اور میری خودداری یہ سب برداشت نہیں کر پائے گی۔۔۔اِسی لیے میں جیسی ہوں، جہاں ہوں، جِس حال میں ہوں۔۔۔خوش ہوں۔۔۔مجھے ایسا ہی رہنے دو!"

انتہائی نرمی سے مناج نے اُسے سمجھایا تھا۔

بالاج لب بھینچ گیا تھا۔

"اچھا اب اپنا موڈ ٹھیک کرو۔۔اکڑو!" اُس کے سر پر چیت رسید کیے وہ بالاج کے گھورنے پر ہنسی چائے کا کپ لبوں سے لگا گئی تھی۔

دوسری جانب بیٹھی عائلہ بیگم نے بھی دِل کی خواہش پر مہر لگا دی تھی، وہ آج ہی حنیف صاحب سے بات کرنے کا اِرادہ رکھتی تھی۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ٹی۔وی کے سامنے بیٹھا میسم کِسی اور ہی جہاں کی سیر کو نِکلا ہوا تھا، آج شام کا واقع یاد کیے اُس کے لب اپنے آپ مسکراہٹ میں ڈھل گئے تھے۔

چیک ہاتھ میں تھامے مناج کے لبوں کی مسکراہٹ اُسے نہایت بھلی معلوم ہوئی تھی۔

اکلوتی، لاڈلی اور امیر اولاد ہونے کے حوالے سے جو خاکہ میسم نے اپنے دماغ میں اُس کا بٹھایا تھا وہ اُس سے بالکل مختلف تھی، وہ کوئی بھولی بھالی، چھوئی موئی معصوم سی لڑکی نہیں۔۔۔بلکہ ایک انتہائی سمجھدار لڑکی ثابت ہوئی تھی جس نے میسم کو مزید اُس کا گرویدہ بنا ڈالا تھا۔۔

اچانک اُس کے موبائل رنگ ہوا تھا۔

نمبر دیکھ کر مسکرادیا، اُس کے گھر والوں کی کال تھی۔

میسم کے ماں باپ وفات پا چکے تھے۔۔۔اب اُس کی فیملی میں اُس کے بہن بھائی موجود تھے۔۔۔جو سب باہر مقیم تھے، سات بہن بھائیوں میں اُس کا تیسرہ نمبر تھا، بلا کا ذہین اور قابل تھا وہ، اِسی ذہانت کی بِنا پر آج وہ نہ صرف خود کامیاب آدمی بن چُکا تھا بلکہ اپنے تمام بہن بھائیوں کی زندگی بھی سنوار دی تھی اُس نے۔۔۔اُنہی کی کال تھی۔

ویڈیو کال پر سب سے بات کیے وقت گزرنے کا احساس ہی نہیں ہوا تھا اُسے۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"لو بھلا ایک بات تو بتانا بھول ہی گئی تمہیں میں۔۔" میسم سے سال چھوٹی عبیرہ نے ماتھے پر ہاتھ مارا۔

"کیا؟"

"فروہ پاکستان آرہی ہے تمہارے پاس!" اُس نے اِطلاع دی۔

"اچھا کب؟" میسم کو خوشی کے ساتھ ساتھ حیرت بھی ہوئی۔

فروہ اُس کے تایا کی اکلوتی اولاد تھی۔۔۔ میسم کی طرح اُس کے والدین بھی حیات نہ تھے، اِسی لیے اپنی کزن کی ذمہ داری بھی میسم نے اپنے کندھوں پر اُٹھالی تھی۔

"ابھی کنفرم نہیں۔۔۔ کہہ رہی تھی شائد نیکسٹ ویک تک" عبیرہ نے کندھے اُچکائے۔

"چلو میں کال کرتا ہوں اُسے بھی۔۔۔ کافی ٹائم ہو گیا ہے بات کیے۔۔۔ ورک لوڈ ہی اِتنا زیادہ تھا کہ فرصت ہی نہیں ملی کچھ سوچنے کی بھی۔۔" میسم نے سر جھٹکا۔

(مناج کو تو ہر وقت سوچتے رہتے ہو) دل نے زبان کی تردید کی، ایک لمحے کو میسم دل کی آواز پر گڑبڑا گیا۔

کچھ دیر مزید بات کیے وہ کال رکھ چُکا تھا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

\-------------

"بھائی آجائے۔۔۔چائے تیار ہے۔۔۔" بالاج اوپر اپنے روم میں تھا جب رملہ نے کال کیے اُسے نیچے بلایا تھا۔

رات کی چائے وہ دونوں اپنے والدین کے سنگ اُن کے کمرے میں پیتے تھے۔

بالاج بھی کال سنے، نیچے اتر تا رملہ سنگ ماں باپ کے کمرے میں داخل ہوا جو دونوں سر جوڑے نجانے کِس خفیہ گفت وشنید میں گم تھے۔

"آپ دونوں کیا بات کر رہے ہیں؟" رملہ کے سوال پر دونوں نے مسکرا کر ایک دوسرے کو دیکھا۔

"چائے لے آؤ تو بتاتے ہیں!" بالاج نے نوٹ کیا تھا عائلہ بیگم کچھ زیادہ ہی خوش تھی۔

"کیا بات ہے ماما آج تو آپ کچھ زیادہ ہی خوش لگ رہی ہے؟" بالاج نے مسکرا کر اُنہیں چھیڑا جس پر وہ کھل کر ہنس دی۔

"بات ہی ایسی ہے۔۔۔" اُسی لمحے رملہ چائے کی ٹرے اُٹھائے کمرے میں داخل ہوئی۔

"جی تو اب بتائے۔۔۔" دونوں ٹانگیں اوپر چڑھائے، صوفہ پر سیٹ ہوئے رملہ نے فوراً سوال کیا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"بتاتے ہیں، بتاتے ہیں۔۔۔اُس سے پہلے برخودار ایک سوال کا جواب تو دو۔۔۔" حنیف صاحب بالاج کی جانب مڑے۔

"جی؟"

"کوئی لڑکی پسند ہے تمہیں۔۔۔میرا مطلب کسی میں اِنٹرسٹڈ ہو یا محبت؟" اُن کے سوال پر بالاج ہڑبڑا گیا تھا۔

"کک۔۔۔کیا مطلب؟"

"اوہوں کیا کرتے ہیں آپ حنیف؟ سیدھی بات کرے۔۔۔"

"بالاج خیر سے اب رملہ کی شادی ہو رہی ہے تو ہم چاہتے ہیں کہ ساتھ ہی تمہارے فرض سے بھی سبکدوش ہو جائے۔۔۔اِسی لیے ہم نے ایک لڑکی پسند کی ہے تمہارے لیے۔۔" عائلہ بیگم نے مسکرا کر سب کو دیکھا۔

"کون لڑکی؟" بالاج کو اپنے اِرد گرد خطرے کی گھنٹیاں بجتی محسوس ہوئی۔

"مناج!" عائلہ بیگم کے جواب پر ہاتھ میں موجود چائے کا کپ چھلکتے چھلکتے بچا تھا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وائٹ ٹی۔ شرٹ اور براؤن پینٹ کے اوپر براؤن لانگ کوٹ زیب تن کیے،ڈارک براؤن گھنگرالے بالوں پر سن گلاسز ٹکائے، سفید چمچماتے گورے رنگ پر ڈارک میک اپ وہ ہائی ہیلز کی ٹِک ٹِک پر آفس بلڈنگ میں داخِل ہوئی تھی۔۔۔ تمام پُرانا عملہ یکدم چوکنا ہو چکا تھا۔۔۔اُسے یوں سامنے پا کر سب کی آنکھیں پھیل چکی تھیں اور سانسیں مدھم۔۔۔

مینیجر نے فوراً آگے بڑھ کر اُسے پُرجوش انداز میں وِش کیا تھا۔

"گڈ مارننگ میم کیسی ہیں آپ؟"نہایت خوش اَسلُوبی سے اُس سے سوال ہوا۔

"میسم آفس میں ہے؟"اُس کی وِش کو سرعت سے نظر انداز کیے نپے تلے انداز میں سوال اُٹھا تھا۔

"یس میم! آئے میں آپ کو لے جاتا ہوں!" مینیجر خوش آمد لہجے میں گویا ہوا۔

اُنگلی اُٹھائے اُسے وہی روکتی، وارن کیے وہ پرائیویٹ لِفٹ کی جانب بڑھ چکی تھی۔

تمام نئے سٹاف نے آنکھیں پھیلائے اُس مغرور حسینہ کو دیکھا تھا۔

"یہ کون تھی؟"ایک نئے ورکر نے سے سر سے سوال کیا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

حیرت سے سب کی اُڑی رنگ کو ملاحظہ کیے سوال کیا گیا تھا۔

"موت کا فَرِشتہ!"اُن کی سنسناتی آواز کانوں سے ٹکرائی تو نا سمجھی سے اُنہیں دیکھا۔

"میسم سر کی کزن ہے فروہ امیر۔۔۔اور اُن کی یہ کزن ہمارے لیے کسی ایٹم بمب سے کم نہیں ہیں۔۔۔کوشِش کرنا جب تک یہ یہاں ہے تُم سے کسی قِسم کی کوئی چھوٹی سی بھی غلطی نہ ہو۔۔۔ورنہ!!"وہ سنسنی خیز لہجے میں گویا ہوئے۔

"ورنہ کیا؟"تمام نئے عملے کا سانس سوکھا۔

"ورنہ۔۔۔"وہ خوف سے جھر جھری لیے، آنکھیں پھیلائے، بات مُکمل کیے بِنا وہاں سے چل دیے تھے۔

پیچھے موجود سٹاف میں ایک کھلبلی مچ گئی تھی۔۔۔ہر کوئی خوف وہراس میں آ چُکا تھا۔

سب نے پریشانی اور فِکر مندی سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔

اپنے سینئیرز کے خوف زدہ چہرے دیکھ اُنہیں فروہ امیر سے شدید خوف در آیا تھا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

لِفٹ سے باہر نکلتے، تھوڑی اٹھائے وہ ناک کی سیدھ میں میسم کے آفس کی جانِب بڑھی تھی۔۔۔رسیور کان سے لگائے اپنے ڈیسک پر کھڑی شمسہ کے ہاتھ سے رسیور گِرتے گِرتے بچا تھا۔ایک اچٹتی نِگاہ شمسہ پر ڈالتی وہ ادائے بے نیازی اپنائے میسم کے ڈور پر دوبار ناک کیے اندر داخل ہوچکی تھی۔۔۔ نگاہوں سے اوجھل ہونے تک شمسہ نے آنکھیں پھیلائے اُس کی پُشت کو تکا تھا۔

"شمسہ ؟شمسہ ؟تُم سر تک میرا میسج بھیج دو گی نا؟میں اُن کی ڈانٹ افورڈ نہیں کر سکتی" دوسری جانب موجود مِناج پریشانی سے بولی تھی۔

"سر کا تو معلوم نہیں لیکن جو بلا آفس پدھار چُکی ہے وہ تمہیں کچا چبا جائے گی!"ٹرانس کی کیفیت میں جواب دیے، تیزی سے رسیور رکھتی وہ سرپٹ میسم کے کیبین کی جانِب بڑھی تھی۔

"کیا؟کیا بولے جارہی ہو کون سی بلا؟ہیلو!ہیلو شمسہ ؟"مِناج نے اُلجھنے سے موبائل کان سے ہٹائے سکرین کو گھورا جہاں کال کٹ چُکی تھی۔

"کیا ہوا کیا کہہ رہی تھی شمسہ ؟"میڈیکل سٹور سے دوائی کا شاپر تھامے منیزہ بیگم نے پریشانی سے سوال کیا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کچھ نہیں۔۔۔ آپ نے سب میڈیسنز چیک کرلی نا؟اور تو کچھ نہیں چاہیے ؟" مِناج کے سوال پر اُنہوں نے سر نفی میں ہلایا۔

"گڈ! آپ کو گھر چھوڑ کر سیدھے آفس جاؤں گی میں۔۔۔" وہ گاڑی ڈرائیو کیے اُن سے بولی۔

"اور تُمہارا باس؟" منیزہ بیگم کو پریشانی نے گھیرا۔۔۔

اُن کی وجہ سے مِناج آفس سے گھنٹہ ڈیڑھ لیٹ ہوچکی تھی۔

"میسم سر؟" مناج کے لبوں پر دھیمی مُسکان آٹھہری۔

"فِکر مت کرے وہ بہت اچھے ہیں۔۔۔ آئی ایم شیور شمسہ اُنہیں میری مجبوری بتائے گی تو وہ کچھ نہیں کہے گے۔۔۔بہت کوو پریٹیو ہیں۔۔۔ جانتی ہیں کبھی کبھی تو اُن سے ڈیڈ والی وائبز آتی ہیں۔۔۔ بالکل ڈیڈ کی طرح ہے۔۔۔اچھے،نیک، سُلجھے۔۔۔" مِناج کے لبوں پر مسکراہٹ ہنوز برقرار تھی۔

"تُم کہہ رہی ہو تو ایسا ہی ہو گا۔۔۔ اللہ اُس بچے کو کامیاب کرے۔۔۔حاسدوں کی نَظر سے محفوظ رکھے۔۔۔ آمین!" مناج کی مسکراہٹ پر غور کیے اُنہوں نے میسم کو ڈھیر ساری دعائیں دے ڈالی تھیں۔

(آمین!)مناج کے دِل سے بھی دعا نِکلی تھی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

اندر آنے کی اجازت مِلتے ہی وہ گہری مسکان لبوں پر سجائے کیبن میں داخل ہوئی۔۔۔میسم کی پیٹھ اُس کی جانب تھی۔۔۔وہ میسم کو سرپرائز دینا چاہتی تھی،اِس سے پہلے کچھ بولنے کو لب واہ کرتی میسم بول اُٹھا۔

"یہ کوئی وقت ہے آفس آنے کا؟یو آر لیٹ۔۔۔سیریسلی مجھے تُم سے اِس قدر غیر ذمہدرانہ انداز کی توقع نہیں تھی مِناج!"میسم بِنا پلٹے برس اُٹھا تھا۔

"مناج؟"فروہ نے اُلجھنبے سے نام دوہرایا۔

"اب خاموش کیوں ہو؟اوہ لیٹ می سی کوئی اچھا سا ایکسکیوز ڈھونڈ رہی ہوگی اپنی غلطی کو چُھپانے کے لیے۔۔۔ہاؤ اُن پروفیشنل یور آر مِنا۔۔۔فروہ؟"وہ جو اپنی رو میں بولتا پلٹا مِناج کی جگہ فروہ کو دیکھ کر اُس کی آنکھیں پھیلی۔

"سرپرائز!"یکدم سنبھلتے وہ مسکرائی۔

"واٹ آ پلیزینٹ سرپرائز۔۔۔"میسم خوشی سے اُس کی جانب بڑھا۔

"ویٹ آ مِنٹ تُم تو نیکسٹ ویک آنے والی تھی نا؟"

"اگر نیکسٹ ویک بتا کر آتی تو تُمہارا یہ خوشی سے سرپرائزڈ چہرہ کیسے دیکھنے کو ملتا؟" میسم کے چہرے پر نِگاہیں ٹِکائے وہ گہرہ مُسکرا دی۔

"تو کیسا لگا سرپرائز؟"

"مسٹ سے آئی ایم رئیلی سرپرائز۔۔۔" میسم ہنس دیا۔

فروہ اُس کی ہنسی میں کھو گئی تھی۔

"سر؟" دروازہ نا کیے، شمسہ نے زرا سا منہ اندر کیے جھانکا۔

"مس شمسہ کیا آپ بہری ہے؟" میسم سے پہلے فروہ بول اُٹھی۔

"جج۔۔جی میم؟" شمسہ کو شدید گھبراہٹ نے آن گھیرا۔

اِس خوبصورت چُڑیل سے اُسے بہت خوف آتا تھا۔

"آنسر مائی ڈیم کوئیسچین!" فروہ کی آواز سخت ہوئی۔

شمسہ کا روم روم کانپ اُٹھا۔

"فروہ۔۔۔" میسم نے کچھ بولنا چاہا، جِس پر وہ اُسے خاموش رہنے کا اِشارہ کر گئی۔

"کم آن آنسر مِی۔۔۔"

"نن۔۔نو میم!" شمسہ نے فوراً جواب دیا۔

"تو کیا آپ اپنے مینرز بھول چکی ہے؟ ڈونٹ یو نو کہ جَب کِسی کے ڈور پر ناک کیا جائے تو جب تک اندر سے اِجازت نہ مِلے اندر نہیں آنا چاہیے؟" اِحساسِ توہین سے شمسہ کا چہرہ سرخ پڑ گیا۔۔

جی چاہا زمین پھٹے اور وہ اُس میں سما جائے۔

"فروہ جسٹ لیو واِٹ۔۔۔ غلطی ہو گئی۔۔" میسم نے اُسے روکنا چاہا۔

"نو میسم ہم اِس نون سیریس بیہویئر کو ایسے ہی اِگنور نہیں کر سکتے۔۔۔ اور یہ غلطی آج اِس سے ہوئی ہے کل کو تمام سٹاف سے ہو گی! ہر ایک کو جانے دے؟ تُم اِن کے باس ہو۔۔۔ ڈونٹ دے ہیو مینرز کے باس کی اجازت کے بِنا کیبین میں اِنٹر نہیں کیا جاتا۔۔۔ ایوِن تُمہاری کزن ہونے کے باوجود میں نے تمہاری پرمیشن کا ویٹ کیا۔۔۔"

"میم میں نے ڈور ناک کیا تھا!" شمسہ دھیمے سے مِنمنائی۔

"اوہ تھینک یو۔۔۔ تھینک یو سو مچ فار یور دِس کائنڈ بیہوئیر مِس شمسہ۔۔۔" چاشنی میں ڈوبے طنز کے نِشتر شمسہ کے دِل کے آر پار ہو گئے تھے۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"بلڈی مِڈل کلاس۔۔۔" فروہ نے غصے سے دانت پیسے۔

شمسہ کو یوں محسوس ہوا جیسے اُن دانتوں کے درمیان اُس کی گردن موجود ہو۔

"اوکے اِنفف فروہ اور مِس شمسہ آپ فِلحال جائے۔۔۔ آئی وِل کال یوں لیٹر!" میسم کے کہنے پر جان خلاصی ہوئے، وہ ہوا کے جھونکے کی مانِند غائب ہوئی تھی۔

ورنہ کوئی بعید نہ تھی کہ یہ 'فروہ' کھڑے کھڑے اُس کی قبر ہی بناڈالتی۔

کیبین سے باہر اپنی سیٹ پر آئے اُس نے سکون کی گہری سانس خارج کی تھی۔۔۔

"فروہ واٹ واز دِس؟" شمسہ کے جاتے ہی میسم غُصے سے فروہ کی جانب مُڑا۔

"واٹ؟" اُس نے کندھے اُچکائے میسم کو تکا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"فروہ! چینج یور ایٹیٹوڈ۔۔۔ تُم میرے سٹاف سے روڈلی بات کرتی ہو، میں کچھ کہتا نہیں تو اِس کا مطلب یہ نہیں کہ تُم اُنہیں یوں 'کلاس' کا طعنہ مارتی پھِرو۔۔۔ بھولو مت ہم کیا تھے۔۔" میسم کا لہجہ خود بخود سخت ہو گیا تھا۔ اُسے فروہ کا شمسہ کو یوں 'مِڈل کلاس' کہے جانا سخت ناگوار گُزرا تھا۔

(اچھا اور وہ جو مِناج نے تمہارے سٹاف کو مِڈل کلاس کا طعنہ دیا تھا، وہ بُرا نہیں لگا تھا؟) نجانے کہاں سے کانوں میں دل کی آواز گونجی، میسم بوکھلا اُٹھا۔

"اوکے فائن! مائی مِسٹیک! اب موڈ ٹھیک کرو۔۔۔ صرف تُمہارے لیے ڈائیریکٹ ائیر پورٹ سے آفس آئی ہوں۔۔۔ اور تُم ہو کہ روڈلی بات کر رہے ہو مجھ سے۔۔۔" وہ مصنوئی غصہ ناک پر سجائے بولی۔۔۔ میسم مسکرا دیا۔

"بعض آ جاؤ!" اُس کے سر پر چِت رسید کیے وہ مسکراہٹ دَبائے بولا۔

"ناشتہ کرو گی؟" اپنے ٹیبل کی جانب مڑے میسم نے سوال کیا۔

"نہیں۔۔۔ پلین میں کھا چُکی۔۔۔" سائڈ صوفہ پر بیٹھتے وہ ریلیکس انداز میں صوفہ کی سیٹ سے پشت ٹکائے، دونوں ٹانگیں سامنے موجود ٹیبل پر رکھ چُکی تھی۔

"چائے یا کافی؟" آنکھیں موندے فروہ سے اُس نے پوچھا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کافی۔۔۔اینڈ سٹرانگ وان پلیز۔۔۔"اُس کی آواز میں تھکاوٹ کا عنصر نُمایاں تھا۔

سر اَثبات میں ہِلائے،رسیور کان سے لگائے میسم نے شمسہ کو ایک چائے اور ایک کَافی کا کہاں تھا۔

کُچھ دیر بعد دروازہ ناک ہوا اور اِس بار اِجازت مِلنے تک اندر آنے کی غلطی نہیں کی تھی شمسہ نے۔۔۔پچھلی بے عزتی کو ابھی وقت ہی کِتنا ہوا تھا؟اِجازت ملتے ہی وہ بامُشکل ایک ہاتھ میں ٹرے پکڑے دوسرے ہاتھ سے دروازہ کھولے اندر داخل ہوئی۔۔۔

فروہ کی جانِب ایک غلط نگاہ بھی نہ ڈالتے وہ ٹرے میسم کے آگے رکھ چُکی تھی۔

"میری کافی مجھے یہی پکڑا دو!"بند آنکھوں سے حُکم سُنایا گیا۔

شمسہ نے دانت کچکچائے۔۔۔بھانپ اُڑاتی کافی کا کپ اُٹھاتی وہ فروہ کے سر پر جا کھڑی ہوئی،ایک لمحے کو تو جی چاہا کہ یہی گرما گرم کپ اُس کے سر پر اُنڈیل دے۔

"اب میرے سر پر کیوں کھڑی ہو؟کافی گِرانے کا اِرادہ ہے؟"ایک آنکھ کھولے،آئبرو اُچکائے اُس نے شمسہ کو دیکھا۔۔۔شمسہ ایک دم گڑبڑا اُٹھی۔

"نن۔۔۔نہیں۔۔۔وہ۔۔۔وہ آپ کے پاؤں۔۔۔"گلا کھنکھارے اُس نے پیروں کی جانب اشارہ کیا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

پاؤں پیچھے کو کھینچتے فروہ اُنہیں نیچے رکھ چکی تھی۔۔۔ شمسہ نے آگے بڑھ کر کپ اُس کے آگے رکھا۔

"ویسے ماننا پڑے گا میسم تُمہارا اسٹاف سیکھ بہت جلدی جاتا ہے۔۔۔" کپ کی رِنگ پر انگلی پھیرے وہ مُسکرائی۔۔۔

اُس کی مُسکراہٹ کا مطلب سمجھے شمسہ کا چہرہ مارے اہانت سُرخ پڑ گیا تھا۔ اشارہ دروازہ ناک کر کے اجازت ملنے کے بعد اندر آنے کی جانب تھا۔

"میسم سر وہ مُجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔ وہ مِناج۔۔۔" گلا کھنکھارے شمسہ میسم کی جانِب متوجہ ہوئی۔

"تھینکس فار دا کافی شمسہ۔۔۔ اب تُم جا سکتی ہو!" فروہ بات کاٹتی اُسے نہایت پیار سے 'گیٹ آؤٹ' بول چُکی تھی۔

شمسہ لب بھینچے، زیرِ لب کئی گالیوں سے اُسے نوازتی تن فن کرتی کیبین سے نِکل چُکی تھی۔

مناج کا نام سنتے میسم نے کچھ کہنے کو منہ کھولا مگر فروہ اُس کی توجہ اپنی جانب مبذول کروانے میں کامیاب ٹھہری تھی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کیبین سے باہر نکلنے سے لے کر اپنی سیٹ پر پہنچنے تک وہ فروہ کو کوسے جا رہی تھی جب نگاہیں سامنے سے دوڑتی آتی مِناج سے ٹکرائی۔

"اَب اِس کی باری" شمسہ نے افسوس سے اُسے دور سے آتے دیکھ سر نفی میں ہلایا۔

"رُکو تیز گام کہاں چلی؟" شمسہ نے اُس کا راستہ ٹوکا۔

"سر کے کیبین میں بہت لیٹ ہو گئی آج تو میں! تُم نے سر کو بَتا دِیا تھا نا؟" رِسٹ واچ پر نِگاہیں ٹکائے اُس نے تیزی سے جواب دیے آگے کو قدم اُٹھائے، ٹھٹھک کر رُکی۔۔۔

"ایک منٹ! یہ تمہارے چہرے کو کیا ہوا ہے؟ ہوائیاں کیوں اُڑی ہوئی ہیں؟" مِناج نے اُس کی اُڑی رنگت کو دیکھ پوچھ بیٹھی۔

"اندر تو چلو تمہاری بھی اُڑے گی" شمسہ نے سوچا۔

"او ہیلو میڈم کہاں کھو گئی؟" مِناج نے اُس کی آنکھوں کے آگے چُٹکی بجائی۔

"کچھ نہیں۔۔۔ تُم سر کے پاس جاؤ۔۔۔ بہت غصہ میں تھے وہ، سوری تمہارا میسج اُن تک پہنچا نہیں پائی۔۔۔" شمسہ نے توجہ کیبین کے دروازے کی جانِب مبذول کروائی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

سر تیزی سے اثبات میں ہلائے مِناج کیبین کی جانب بڑھی، میسم کے لیے دماغ میں سوچا معافی نامہ ایک بار پھر دوہرائے اُس نے دروازہ ناک کیے اجازت طلب کی۔

"آجائے!" اندر سے آنے والی آواز پر وہ گہری سانس خارج کرتی، خود کو تیار کیے روم میں داخل ہوئی تھی۔

"یک۔۔۔کتنا گندا ٹیسٹ ہے اِس کا!" کافی کا ایک ہی سِپ لیے اُس کے منہ کا ٹیسٹ بُری طرح خراب ہو چکا تھا۔

"ہاں۔۔۔دِس اِز رئیلی بیڈ۔۔۔یو نو واٹ اگر مِناج ہوتی نہ یہاں تو بلیو می۔۔۔وہ کافی بہت اچھی بناتی ہے اور چائے کا تو پوچھو ہی مت۔۔۔ آؤٹ آف دا ورلڈ۔۔۔آئی مین فرسٹ کلاس!" میسم کی تعریف پر کپ ٹیبل پر رکھے فروہ تیر کی تیزی سے سیدھی ہوئی تھی۔۔۔آنکھوں میں عجیب تاثر در آیا۔

"مِناج کون؟" گلا کھنکھارے چہرے کے تاثرات کو ٹھیک کیے اُس نے سادہ انداز میں سوال کیا۔۔۔جب سے آئی تھی، کوئی تیسری بار مِناج کا نام سُن چکی تھی وہ۔

"اوہ مِناج۔۔۔مائی سیکریٹری۔۔۔" میسم نے سر پر ہاتھ مارے جواب دیا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"تو وہ کہاں ہے؟ مجھ سے اِنٹروڈیوس نہیں کروایا تُم نے۔۔۔" اپنے ناخنوں کو گھورتے اُس نے عام انداز میں پوچھا۔

"کہاں ہے یہ تو مجھے بھی نہیں معلوم۔۔۔ ابھی تک نہیں آئی وہ۔۔۔"

"واٹ؟ واٹ یو مین کہ معلوم نہیں، ابھی تک نہیں آئی وہ؟ میسم تم مجھے آج ایک بات کلئیر کر ہی دو۔۔۔ ہو اِز دا باس ہئیر؟ تُم یاں تُمہارا اسٹاف؟ کوئی منہ اُٹھائے کیبین میں چلا آتا ہے تو کوئی بِنا پرمیشن کے آف لے لیتا ہے؟ حد ہوتی ہے لاپرواہی کی۔۔۔ جانتے ہو مسئلہ کیا ہے۔۔۔ تُم، تُم نے بہت سر چڑھا رکھا ہے اپنے سٹاف کو۔۔۔ اگر باس بن کر ڈیل کرتے تو ایسے ڈرامے تُمہاری کمپنی میں اَکھٹے نہ ہوتے۔۔۔" فروہ اچھی خاصی تپ چکی تھی۔۔۔ میسم محظوظ کُن نگاہوں سے اُسے تک رہا تھا۔

"کیا؟" اُس نے میسم کو آنکھیں دِکھائی۔

"کچھ نہیں۔۔۔" میسم ہنستا سر جھٹک گیا۔

دروازہ ایک بار پھر ناک ہوا۔

"ناٹ اگین!" فروہ نے ہاتھ ہوا میں جھلائے گہری سانس خارج کی تھی۔

"کَم اِن!" میسم نے مُسکراہٹ دبائے اِجازت دی۔

اَب کی بار اندر آنے والی شکل نئ تھی۔۔۔ فروہ نے کچھ چونک کر اُسے دیکھا۔

"گڈ۔۔۔ گڈ مارننگ / نون سر۔۔۔" سر جھٹکتے، چہرے پر مسکینیت طاری کیے مِناج نے ہاتھ آپس میں رگڑرے میسم کو وِش کیا۔

مِناج کو سامنے دیکھ میسم نے ایک نگاہ وال کلاک پر ڈالے، دوبارہ اُسے دیکھا، اُس کی نگاہوں کا مفہوم پڑھے مِناج شرمندگی سے سر جُھکا گئ۔

"سوری سر وہ ماما کی طبیعت اچانک خراب ہو گئ، اُنہیں ڈاکٹر کے پاس لے کر گئ تھی۔۔ میں نے آپ کو میسج کیا تھا، آپ نے سین نہیں کیا،،، شمسہ کو کال کر کے کہاں تھا کہ آپ کو بتا دے۔۔۔ مگر اُسے موقع نہیں مِلا۔۔۔ سو سوری سر۔۔۔" ایک ہی سانس میں اپنی بات مُکمل کرتی اب معصومیت چہرے پر سجائے میسم کو دیکھ رہی تھی جو فُرصت سے لبوں پر مُٹھی جمائے اُسے نہایت غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ مِناج کے بَتانے پر میسم نے ایک تِرچھی نِگاہ موبائل پر ڈالی جہاں مِناج کی جانب سے مِسڈ کالز اور میسجز موصول ہوئے تھے مگر سائلنٹ پر ہونے کی وجہ سے وہ نہ دیکھ پایا تھا۔ اُس کا مِناج کو اِتنے غور سے دیکھنا فروہ کے تن بدن میں آگ لگا چُکا تھا۔۔۔

تھوڑی دیر پہلے مِناج پر ڈالی جانے والی سر سری نِگاہ نے اب باریک بِنی سے اُس کا جائزہ لیا تھا۔۔۔اُس کی غیر معمولی خوبصورتی نے فروہ کو عجیب احساس سے دوچار کر دیا تھا۔

وہ پہلو بدل کر رہ گئی۔۔۔اوپر سے میسم کی مسکراتی نِگاہیں۔۔۔اُن میں کچھ ایسا تھا جِس نے فروہ کو ٹھٹھکا دیا تھا۔۔۔وہ اُن نِگاہوں کے مفہوم کو پڑھ کر بھی اُسے سمجھنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔نِگاہیں میسم سے ہوتی دوبارہ مِناج پر جا ٹِکی جو حواس باختہ ہاتھ ہوا میں جھلائے میسم کو لیٹ آنے کی وضاحت دیے معافی مانگ رہی تھی۔۔۔دِل میں اَن دیکھا درد اُجاگر ہوا تھا اور مِناج سے اُس لمحے بے تحاشہ نفرت محسوس ہوئی تھی۔۔۔میسم صرف اُس کا کزن، اُس کا دوست نہیں بلکہ اُس کی محبت بھی تھا، وہ اُس کی ایک نِگاہ کسی اور پر برداشت نہیں کر سکتی تھی کجا کہ اُس کا اپنی اِس سیکریٹری کو یوں تکنا۔۔۔فروہ کو آکسیجن کی کمی محسوس ہونے لگی، دم گھٹتا محسوس ہوا۔۔۔ایک لمحہ بس ایک لمحہ لگا تھا دل میں مِناج کے لیے بے تحاشہ نفرت محسوس کی تھی اُس نے، آنکھوں میں چِنگاریاں جل اُٹھی تھی۔

"واٹ اِز دِس نان-سینس؟ یہ کون سا پروفیشنل بیہوئیر ہے؟ ایک تو نان-سیر یس انداز اپنائے لیٹ آئی ہو اور پھر جھوٹی کہانیاں گڑھ رہی ہو؟" اپنی عادت سے مجبور فروہ مِناج پر ٹھیک ٹھاک تپ چکی تھی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ایک لمحے کو رُک کے مِناج نے آواز کے تعقُب میں گردن زرا سا پیچھے موڑے صوفہ پر براجمان فروہ کو دیکھا جو کروفر سے صوفہ پر بیٹھی غُصیلی نِگاہوں سے مِناج کو تک رہی تھی۔

"اور آپ کی تعریف؟" آنکھیں چھوٹی کیے مِناج نے فروہ کو گھورا۔

"فروہ امیر تُمہارے باس کی کزن۔۔۔یعنی کے تُمہاری باس۔۔۔" اپنی جگہ سے اُٹھے وہ قدم اُٹھاتی مِناج کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔

میسم فوراً اپنی جگہ سے اُٹھتا فروہ کے قریب آیا۔

"سٹاپ فروہ (تنبیہی نِگاہوں سے فروہ کو اُس نے دیکھا) اینڈ مِناج اِٹس اوکے آپ جا سکتی ہے۔۔۔" میسم کا یوں سٹاف کے سامنے اُسے تنبیہ کرنا، فروہ کو دھچکا لگا تھا۔

"آپ میرے باس کی کزن ہے، میری باس نہیں۔۔۔مجھے سیلیری میسم سر پے کرتے ہیں ناٹ یو۔۔۔تو مُجھے کنفرنٹ کرنے کا حق بھی اُن کے پاس ہے۔۔۔اینڈ مائنڈ اِٹ نہ ہی آپ میری باس ہے اور نہ ہی مجھے پے کرتی ہے۔۔۔اِس قِسم کا لہجہ برداشت نہیں کرتی میں۔۔۔ہوپ سو یو گاٹ اِٹ!" اُنگلی اُٹھائے مِناج ایک مِنٹ میں فروہ کی طبیعت صاف کر چکی تھی۔ فروہ تو فروہ، میسم کا منہ بھی کُھل چُکا تھا مِناج کی اِس بات پر، اور پھر وہ کہہ کر رُکی نہیں تن فن کرتی کمرے سے نِکل چُکی تھی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"تُم۔۔۔ تُم نے دیکھا کِس اَنداز میں بات کر کے گئی مجھ سے یہ ؟ اور تُم کچھ نہیں بولے ! یوں نو واٹ فائر ہر۔۔۔ ابھی کے ابھی فائر کرو اِسے۔۔۔ نوکری سے نِکالو میسم" فروہ میسم پر چلائی جِس کی نگاہیں دروازے پر جم کر رہ گئی تھی۔

"میں اُسے فائر نہیں کروں گا!" میسم پر سکون انداز میں گویا ہوا۔

"کیوں ؟ اُس نے تُمہاری کزن سے اِس قدر بد تمیزی کی اُس کے باوجود بھی تُم اُسے فائر نہیں کرو گے ؟" فروہ کے دل کو الگ دھڑکا لگ چُکا تھا۔

"غلطی اُس کی نہیں تُمہاری ہے فروہ۔۔۔ وہ تمہاری نہیں میری سیکریٹری ہے۔۔۔ اُسے سزا دینی تھی یا معاف کرنا تھا یہ میرا فیصلہ تھا تمہیں بیچ میں بولنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔۔۔ اور ہاں مِناج کوئی جھوٹی کہانی نہیں گڑھ رہی تھی۔۔۔ اُس نے صبح ہی مجھے میسج کر دیا تھا مگر میں نے اب دیکھا۔۔۔ وہ نہ تو نان۔ سینس ہے اور نہ ہی اَن پروفیشنل۔۔۔ ایک آخری بار سمجھا رہا ہوں میرے سٹاف سے اَپنا رویہ بہتر کرلو ورنہ تُمہارے حق میں بہتر نہیں ہو گا!" وارننگ زدہ لہجے میں گویا ہوئے وہ کیبین سے نِکلتا فروہ کے اِرد گرد دھماکے کیے اُس کا وجود زلزلوں کی زد میں چھوڑ چُکا تھا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

فروہ کے قدم لڑکھڑائے، گلاس وال سے اُس نے باہر دیکھا جہاں میسم نرم تاثرات چہرے پر سجائے نہ صرف نہایت سکون سے مِناج کی بات سُن رہا تھا مگر اُسے تسلی بھی دے رہا تھا۔۔۔ فروہ کی آنکھوں کے کِنارے نَم ہو گئے، اُس کی محبت کے دِل کو کوئی اور بھا چُکا تھا۔۔۔ یہ ادراک ہی جان لیوا تھا۔۔۔ اپنے احساسات پر قابو نہ پائے وہ کیبین سے ملحقہ واشروم میں خود کو بند کر چکی تھی۔

"مِناج!" کیبین سے باہر نکلتے میسم اُس کی جانب بڑھا جو شمسہ کے پاس کھڑے خود کے غصے پر قابو پانے کی ناکام سی کوشش کر رہی تھی۔

گہری سانس بھرتی وہ میسم کی جانِب مُڑی۔

"جی؟" سوالیہ اَنداز میں آئبرو اُچکائے میسم کو دیکھا۔

"مناج! فروہ کی طرف سے میں معافی مانگتا ہوں۔۔۔ شی واز رئیلی روڈ وِدیو!"

"اِٹس اوکے سر ناٹ یور فالٹ!" مِناج نے بھی بات کو رفع دفع کرنا زیادہ بہتر سمجھا۔

"بائے دا آپ کی مدر کی طبیعت کیسی ہے؟ آئی ہوپ سونتھِنگ سیریس ایٹ آل!" میسم کے چہرے پر فِکر مندی کے تاثرات در آئے۔

"الحمد اللہ پہلے سے بہتر ہے!" مِناج نے مُسکرا کر سر اَثبات میں ہلایا۔

"یعنی کے آپ ڈِنر پر ہمیں جوائن کرے گی" میسم اَب کام کی بات پر آیا تھا۔

"ان شاء اللہ ضرور سر!"

" چلے اچھا ہے میں آپ کا ویٹ کروں گا۔۔۔ اور آپ کا بھی مِس شمسہ۔۔۔ اینڈ اگین سوسوری۔۔۔ مِس شمسہ آپ سے بھی۔۔۔" میسم فوراً شمسہ کی جانِب متوجہ ہوا جو لبوں پر دھیمی مُسکان سجائے سر اثبات میں ہلاتی اُس کی معافی قبول کر چُکی تھی۔

"میسم سر کتنے اچھے ہیں نا؟ اور اِن کی وہ کزن ایک نمبر ڈائن۔۔۔" فروہ کا ذِکر کیے اُس کا منہ یوں بَن چُکا تھا جیسے کڑوہ بادام کھالیا ہو۔

"جسٹ! اِگنور ہر۔۔۔" مناج نے بھی اُس کے ذِکر پر سر جھٹکا تھا۔

اُسکے موبائل پر میسج نمودار ہوا تھا، بالاج اُس سے ارجنٹلی مِلنا چاہتا تھا۔۔۔ اُسے شام میں مِلنے کا رِپلائے دیے مناج اپنی سیٹ سنبھال چکی تھی۔

بے صبری سے ہاتھ مسلے بالاج نے دروازے کی جانب دیکھا جب وہ اُسے اندر آتی دِکھائی دی۔

"بہت شُکریہ اِتنی جلدی آجانے کے لیے۔۔۔"طنزیہ لہجہ اپنایا گیا۔

"کیا آرڈر کِیا ہے بہت بھوک لگی ہے!"جلدی سے اُس کے سامنے بیٹھے مِناج نے ندیدے پن سے سوال کیا۔

"یہاں میری لائف کی لگی پڑی ہے اور تمہیں کھانے کی پڑی ہے؟"بالاج کو گہرہ دھچکا لگا۔

"مطلب کہ تُم نے کچھ بھی آرڈر نہیں کیا؟۔۔۔ویٹر!"تھکن زدہ سانس خارج کیے اُس نے ویٹر کو بلایا۔

"تُم کیا کھاؤ گے؟"اپنا آرڈر لکھوائے وہ بالاج کی جانِب مڑی۔

"زہر!"بالاج تَپ اُٹھا۔

"سُنا سر کیا مانگ رہے ہے؟پڑا ہے تو لے آؤ!"وہ بالاج کی جانِب اُنگلی کیے وہ ویٹر سے مخاطِب تھی۔۔۔اُس کی بات پر بالاج مزید جی جان سے کُڑھ گیا تھا۔

"چوہے مار دوائی چلے گی میم!"ویٹر نے بھی معصومیت کی اِنتہا کر دی۔

مِناج کا جی دار قہقہ گونجا تھا، ریستورانت میں داخل ہوئے میسم کے کانوں سے بخوبی اُس کا قہقہ ٹکرایا تھا۔

میسم اور اُس کے پیچھے اندر آتی فروہ دونوں نے گہری نِگاہوں سے مِناج اور اُس کے سامنے بیٹھے بالاج کا جائزہ لیا تھا۔۔۔جہاں میسم کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے وہی فروہ کا دِماغ تیزی سے کام کرنا شروع کیا تھا۔۔۔میسم قدم اُٹھائے دوسری ٹیبل کی جانِب بڑھا جب فروہ زبردستی اُسے کھینچتی بالاج اور مِناج کی پیچھے والی ٹیبل پر آ بیٹھی تھی، وہ اُن دونوں کی باتیں سُننا چاہتی تھی۔۔۔پیٹھ اُن کی جانب ہونے کی وجہ سے مِناج اُن دونوں کو دیکھ نہیں پائی تھی۔

"اب بتاؤ کیا مصیبت آن پڑی ہے جو یوں اِتنی تیزی میں مُجھے یہاں بُلایا ہے؟ جانتے بھی ہو ماما کی طبیعت نہیں ٹھیک لیکن صرف تُمہاری خاطِر میں یہاں موجود ہوں!" منیزہ بیگم کی طبیعت سے اُسے واقف کیے وہ اُس کے کیے گئے میسج کی جانب آئی۔

ویٹر اُن کا آرڈر ٹیبل پر سجا چُکا تھا۔ شُکریہ ادا کیے مِناج بالاج کی جانِب متوجہ ہوئی۔

"ماما میری شادی کر رہے ہیں۔۔۔" وہ رُکا۔

"کانگریچولیشنز!" مِناج نے مُسکرا کر جوس کا گہرہ گھونٹ بھرا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com

"تُمہارے ساتھ!" بات مکمل ہی کی کہ جوس کا گھونٹ فوارے کی طرح منہ سے باہر نکلا۔۔۔ مِناج کو نہ رُکنے والی کھانسی لگ چُکی تھی۔۔۔ دوسری جانب یہ سب سُن جہاں فروہ کا چہرہ انجانی خوشی سے کھل اُٹھا، وہی میسم کو اپنے گلے میں پھندا الگتا محسوس ہوا۔

"تُم،، تُم مزاق کرر ہے ہونا؟" مِناج کو اپنی سانسیں اٹکتی محسوس ہوئی۔۔۔ میسم نے شِدت سے دُعا کی کہ یہ مزاق ہی ہو!

"مِناج ڈارلنگ کس اینگل سے تمہیں میں مزاق کرتا لگ رہا ہوں؟" بالاج کے اُسے 'ڈارلنگ' کہنے پر میسم نے مُٹھی بھینچ لی تھی۔

"مگر۔۔۔ مگر یہ سب کیسے؟" مِناج کو سمجھ نہیں آئی وہ کیا کہے۔

بالاج اُسے تمام کہانی سُنا چُکا تھا۔۔۔ مناج نے سر ہاتھوں میں گرا لیا۔

"تُم نے بِسمہ کے حوالے سے اپنی پسندیدگی کا آنٹی کو بتایا؟" مِناج نے اُمید بھری نِگاہوں سے بالاج کو دیکھا۔۔۔ بالاج نے لب بھینچے سر نفی میں ہلایا۔

"شکر ہے" بالاج کِسی اور کو پسند کرتا ہے سُن کر میسم کے لبوں سے بے اختیار یہ لفظ پھسلے۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"تُم نے کُچھ کہاں؟" فروہ جس کا سارا دھیان مِناج کی جانِب تھا چونک کر میسم کو دیکھا جو سر نفی میں ہِلا گیا۔

"تو کب بتاؤں گے جب آنٹی ماما سے رِشتے کی بات فائل کر لے گی؟" مِناج نے تڑخ کر طنز کیا۔

"یاررر!! میں کیا کروں؟ بتاؤ مجھے!۔۔۔ یہ نہیں کہ میں نے کوشِش نہیں کی مگر ماما تو بِسمہ کے نام سے ہی نفرت کرتی ہے کجا کہ اُسے اپنی بہو کے روپ میں قبول کرلے۔۔۔ وہ تمہارے خاندان کے کِسی فرد کی شَکل تک دیکھنا پسند نہیں کرتی خاص طور پر بصیر اَنکل کی تو تمہیں لگتا ہے کہ وہ میرے لیے بِسمہ کا ہاتھ مانگنے جائے گی؟ کبھی بھی نہیں۔۔۔ کِسی لولی لنگڑی سے شادی کروادے گی میری مگر بِسمہ سے نہیں۔۔۔" بالاج کے تو اپنے دُکھ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہے تھے۔

جہاں فروہ آدھی ادھوری باتوں میں سے اپنا مطلب اَخذ کیے پُرسکون ہو چُکی تھی وہی میسم کے کان کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔ عقبیٰ خاندان کے حوالے سے کئی راز تھے جِن کی جڑ تک اُسے پہنچنا تھا۔

"تو اب تُم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟" مِناج نے فرائز منہ میں ڈالے سوال کیا۔

"ماما رشتہ لائے تو اِنکار کر دینا پلیززز! میری پیاری دوست نہیں؟" بچوں کی طرح مُنہ بنائے، اُس نے آنکھیں پٹپٹائے مِنت کی تھی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"سوری بٹ نو چانس!" مِناج اُس کا حالت کا مزہ لیے اِنکار کر چکی تھی۔

فروہ کے چہرے کی خوشی دیدنی تھی۔

"لیکن کیوں؟" بالاج اور میسم دونوں بیک وقت چِلا اُٹھے۔۔۔ فرق بس اِتنا تھا کہ بالاج کے لبوں سے اَلفاظ اَدا ہوئے تھے اور میسم اپنی سوچ میں چلایا تھا۔

"ڈئیر بالاج بھولو مَت کہ ہر دیسی ماں کی طرح میری ماما بھی اپنی بیٹی کے ہاتھ پیلے ہوتے دیکھنا چاہتی ہیں۔۔۔ وہ تو میرے لیے کوئی رِشتہ نہیں موجود تھا اِس لیے ماما خاموش تھے لیکن اَب اِتنا اچھا رِشتہ آنے پر کسی صورت اِنکار نہیں کرے گے اور ایک اچھی مشرِقی لڑکی اور بیٹی ہونے کے ناطے میرا بھی فرض بَنتا ہے کہ اپنی ماما کی خواہِش کے آگے سر جُھکا دوں۔۔۔ اور دوسری وجہ تو تم جانتے ہی ہو (اِشارہ بدر اور اُس کی منگنی ٹوٹ جانے کی جانِب تھا) اُس کے بعد تو ماما کبھی بھی اِس رِشتے کو جانے نہیں دے گے، اِٹس آ گولڈن اوپر چینوٹی!" مِناج شروع میں اُس کی ٹانگ کھینچتی آخر میں اُسے چند تلخ حقائق سے واقف کروا چکی تھی۔

"مطلب اب کُچھ نہیں ہو سکتا؟" بالاج نے نَم آنکھوں سے سر ہاتھوں میں گرا لیا تھا۔

مِناج نے اُس کی حالت پر مسکراہٹ ضبط کرنے کی خاطر لَب بھینچ لیے تھے۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"اللہ تیری مدَد ضرور کرے گا بچہ" بابا کی طرح دونوں ہاتھ اُٹھائے، بھاری آواز میں اُس نے بالاج کے لیے دُعا کی تھی۔

"تُم!۔۔۔ مرو تُم!" غصے سے اُسے گھورتا وہ مین ڈور کی جانِب چل دیا تھا۔

"ارے اپنے حصے کا بِل تو دیتے جاؤ!" مِناج نے پیچھے سے ہانک لگائی تھی۔

غصے سے کُڑھتا بالاج واپس مُڑ تا ٹیبل پر اپنے حِصے کا بِل رکھتا، اُسے زَبردست گھوری سے نواز تا وہاں سے نِکل چُکا تھا۔

"روندو!" اُس کی حالت پر ہنستی، سر جھٹکتے وہ دوبارہ اپنے کھانے کی جانِب متوجہ ہو چکی تھی۔۔۔

فروہ کے مَن میں اَب راوی چین ہی چین تھا، مِناج نامی کانٹا تو بِنا کُچھ کیے ہی اُس کے اور میسم کے درمیان سے نِکل چُکا تھا، فروہ کے دِل میں لڈو پھوٹے تھے، وہی میسم دوسری جانِب گہری بے چینی میں گِھر چُکا تھا۔۔۔ جہاں مِناج کے رِشتے نے اُس کے دل کو بے چین کیا تھا وہی بالاج اور اُس کے مابین ہونے والی چند باتیں اُس کا دِماغ اُلجھا چکی تھیں۔۔۔ تھوڑی دیر بعد مِناج بھی اپنا کھانا خَتم کیے وہاں سے نِکل چکی تھی۔

"چلو چلے!" مِناج کے جاتے ہی میسم بھی جلدی سے اپنی جگہ سے اُٹھا تھا، کھانا کھاتی فروہ نے چونک کر اُسے دیکھا۔

"مگر میرا کھانا ابھی ختم نہیں ہوا۔۔۔" فروہ نے اپنی پلیٹ کی جانِب اِشارہ کیا۔

"تو تُم ختم کر کے آجانا میں جارہا ہوں" بِل ادا کیے میسم باہر نِکل چُکا تھا۔

"ارے رُکو تو!" اپنا پرس اُٹھاتی وہ اُس کے پیچھے بھاگتی گاڑی میں سوار ہو چُکی تھی۔

"واٹ واز دِس بیہوئیر میسم؟ کوئی ایسا بھی کرتا ہے؟" فروہ نے غصے سے اُسے دیکھا۔

"سوری یار میں اچھا فیل نہیں کر رہا تھا۔۔۔" میسم نے ماتھے کو دو اُنگلیوں سے مسلے معذرت خواں لہجے میں اُسے دیکھا۔

"ہمم! اِٹس اوکے" فروہ نے بھی بات کو جانے دیا، اُس کا موڈ بہت اچھا تھا وہ اپنا موڈ خراب کرنا نہیں چاہتی تھی۔

"یہ تُم نے اُس کے ساتھ بِالکل اچھا نہیں کیا مِناج!" ہنسی دبائے منیزہ بیگم نے اُسے گھر کا تھا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ہاہاہا۔۔۔ سیریسلی ماما اُس وقت بالاج کی شکل دیکھنے والی تھی۔۔۔ ایسا لگا جیسے ابھی رو دے گا روندوں کہی کا۔۔۔ ہاہاہا" وہ بالاج کی شکل یاد کرتی پھر سے ہنس دی تھی۔

اب کی بار منیزہ بیگم کی ہنسی بھی شامِل تھی اُس کی ہنسی میں۔۔۔ اُس دِن بالاج سے مُلاقات کے بعد گھر آئے ایک ایک بات وہ مُنیزہ بیگم کو حرف بہ حرف بَتا چُکی تھی۔۔۔ اور آج بھی شَام کی چائے پر دوبارہ وہ قصِہ چھیڑے وہ خوب ہنسی تھی۔۔ مُنیزہ بیگم کافی عرصے سے بالاج کی بِسمہ کے حوالے سے پسندیدگی کے حوالے سے آشنا تھی اور وہ کِسی صورت بھی مِناج کو بالاج سے شادی کرنے کے لیے فورس نہیں کرنے والی تھی، مگر مِناج نے بالاج پر یہ حقیقت آشکار کرنے کی بجائے اُس بیچارے کو مزید رنجیدہ کر دیا تھا۔۔۔ وہ دونوں ابھی بھی ہنسنے میں مگن تھیں جَب مِناج کے موبائل پر شَمسہ کا میسج آیا۔۔۔ وہ اُسے اچھا سا تیار ہونے کی ہدایت کر رہی تھی اور وقت پر پہنچنے کی بھی۔۔۔ اُس کا ریپلائے دیے مِناج نے سر اُٹھائے منیزہ بیگم کو تکا جو محویت سے اُسے دیکھ رہی تھی۔

"کیا ہوا اماما؟" مِناج کے سوال پر وہ چونک کر ہوش میں آئی۔ اُنہوں نے مُسکرا کر سر نفی میں ہِلایا۔

"یونہی بیٹھے بیٹھے تُمہاری شادی کا خیال آ گیا۔۔۔ ایک دِن تُم بھی دُلہن بنو گی اِس گھر سے رخصت ہوئے اپنے گھر بس جاؤں گی۔۔۔ اُنہی لمحات کو سوچتی ہوں تو مُسکرا دیتی ہوں، پھر سوچیں تُمہارے بابا

کی جانِب چلی جاتی ہیں، آج اگر وہ زِندہ ہوتے تو۔۔۔" وہ کہتی کہتی رُک گئی۔۔۔لبوں پر مُسکان تھی اور آنکھیں نَم۔۔۔ مِناج نے گہری سانس بھرے، آنکھیں جھپک کر آنسوؤں کو پیچھے دھکیلا تھا، اپنی جگہ سے اُٹھتی وہ آگے بڑھے منیزہ بیگم کو بازوؤں کے حلقے میں لیے اُن کے سر پر لَب رکھ چُکی تھی۔

"کھانا مت بنائیے گا، میں آتے ہوئے آج آپ کا فیورٹ لے آؤں گا!" گھر سے نکلنے سے پہلے وہ منیزہ بیگم کو کہتی جا چُکی تھی۔

بلیک ایمبرو ئیڈیڈ شلوار کمیز میں ہم رنگ ڈوپٹا لیے وہ اِس وقت فائیو سٹار ریسٹورانٹ کی عالیشان بِلڈِنگ کے باہر کھڑی تھی۔۔۔ یہ اُس کا پسندیدہ ریسٹورانٹ تھا، جَب معراج صاحب زِندہ تھے تو وہ ہر ماہ میں ایک سے دو بار یہاں ضرور آیا کرتے تھے۔۔۔ آنکھیں بند کیے اُس نے ماضی کی یادیں کو پیچھے دھکیلا اور قدم اَندر کی جانِب بڑھا دِیے تھے، سامنے ہی اُسے شَمسہ نظر آئی جو مُنہ کھولے، آنکھیں خطرناک حد تک پھیلائے، چاروں اور نِگاہیں گھماتی اِس عالیشان محل نُما ریسٹورانٹ کا جائزہ لے رہی تھی۔۔۔ مِناج کے سامنے آکر چُٹکی بجانے پر وہ ہوش میں آئی تھی۔

"مُنہ بند کرو اور آنکھیں نارمل کر لو، ہر کوئی تمہیں عجیب و غریب نِگاہوں سے گھور رہا ہے۔۔۔کارٹون لگ رہی ہو پوری کی پوری۔۔۔اور یہ تُم نے کیا پہن رکھا ہے؟ کِسی کی شادی میں آئی ہو تُم؟" اُسے گھر کے مِناج نے اُس کے کپڑوں کا جائزہ لیا تھا، شَمسہ نے اِس وقت سی-گرین کلر کی موتیوں سے بھری، بھاری میکسی زیب تن کیے، ساتھ ہی بڑے بڑے جُھمکے اور گلے میں نیکلیس، ساتھ ہی ساتھ میک اپ بھی ہیوی کر رکھا تھا، مِناج کا سر چکرا گیا تھا۔

"اُفففف مِناج اِس جگہ کو دیکھا، جیسے میں کِسی عالیشان محل میں آگئی ہوں۔۔۔اپنا آپ سنڈریلا جیسا محسوس ہو رہا ہے، کیا معلوم میرا کوئی پرِنس چارمِنگ یہی کہی موجود ہو" وہ خوابدیدہ نگاہیں وہاں سے گُزرتے مردوں پر ڈالے، حسرت بھرے لہجے میں بولی۔

"ہاں بِالکل ہو گا یہی کہی موجود۔۔۔کِسی ویٹر یا گارڈ کے روپ میں!" مِناج نے کلس کر جواب دیا تھا۔

"چلو میرے ساتھ!" فِلحال وہاں کوئی نہیں آیا تھا، مِناج اُسے کھینچتی واشروم کی جانب بڑھی تھی۔

"ہم کہاں جا رہے ہیں؟" شمسہ اُس کے ساتھ کھینچتی چلی گئی۔

"تمہیں اِنسان بنانے جا رہے ہیں!" اُسے مڑ کر میٹھی سی مُسکان سے نوازے وہ آگے کو چل دی، شمسہ کے چہرے پر نا سمجھی بھرے تاثرات اُبھرے۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com

تھوڑی ہی دیر میں وہ دونوں واشروم میں سے باہر نکلی تو شمسہ کا حلیہ کافی حد تک دُرست کرنے میں وہ کامیاب ہو چکی تھی۔۔۔

اُس کی تمام جیولری اُتارے، میک اپ ہلکا کیے وہ اُسے باقی سب کی نِگاہوں میں مزاق بننے سے بچا چکی تھی۔۔۔اب رہ گئی اُس کی میکسی، تو نہایت مُشکل سے دِماغ کے گھوڑے دورائے وہ ڈوپٹا پِن کی مدد سے سیٹ کیے اُس کی میکسی کا کام والا حِصہ بھی کافی چُھپانے میں کامیاب ہو چکی تھی۔

گہری سانس بھرے وہ 'ریزروڈ ٹیبل' کی جانِب بڑھی جہاں باقی سب بھی آ چُکے تھے۔

خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا تھا، میسم کے سنگ فروہ بھی آئی تھی جو کُچھ زیادہ ہی چہک رہی تھی، ساتھ ہی ساتھ مِناج کو ہر تھوڑی دیر بعد مُسکراہٹ سے بھی نوازے جا رہی تھی۔

"یہ تمہیں دیکھ کر اِتنا مُسکرا کیوں رہی ہے؟" شمسہ مِناج کے کان میں بڑبڑائی۔

"میں بھی سمجھنے کی کوشِش کر رہی ہوں!" مِناج نے فروہ پر نگاہ ٹِکائے جواب دیا، جو ایک بار پھر مِناج کو دیکھتی مُسکرا دی تھی، جِس پر مِناج نے بھی بادلِ نخواستہ اُسے مُسکان سے نوازہ تھا۔

"مجھے تو اِس کے دِماغ کے سِکریو ڈھیلے ہوتے محسوس ہو رہے ہیں، دیکھو تو سہی کیسے مُسکرائے جا رہی ہے!" شمسہ کو تو اُس کی مُسکراہٹ کھائے جا رہی تھی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"زیادہ مسئلہ ہو رہا ہے تو خود پوچھ لو!" مِناج کے کلس کر بولنے پر شمسہ مُنہ بنائے سیدھی ہو کر بیٹھ گئی تھی۔

شمسہ سے ہوتی مِناج کی نِگاہ ایک بار پھر فروہ پر گئی تو وہ پھر سے مُسکرا دی۔

"یا اللہ!" مِناج کا جی چاہا اپنے بال نوچ لے۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

ریسٹورانٹ سے باہر نکلتے، گہری سانس اندر بھرے مِناج کُھل کر مسکرادی تھی۔۔۔ایک مُسکراتی نِگاہ ہاتھ میں موجود پیکٹ پر گئی جس میں منیزہ بیگم کی پسندیدہ ڈِش موجود تھی۔۔۔ گارڈ کو مسکراہٹ سے نوازے وہ شمسہ کو الوِداع کرتی اپنی گاڑی کی جانِب بڑھی جب سڑک پار موجود مانگنے والی تیزی سے اُس کی راہ میں حائل ہوئی، مِناج نے کچھ چونکتے، کوفت سے اُسے گھورا جواب اُسے اللہ رسول کا واسطہ دیے پیسوں کا مُطالبہ کررہی تھی جِسے مِناج نے نہایت ناگواری سے رد کردیا، مگر سامنے والی بھی کوئی ڈھیٹ ثابت ہوئی تھی جواب مِناج کے ہاتھ میں موجود کھانے کے پیچھے پڑتی اُس سے کھینچنے کے درپر آگئی تھی۔

"خبردار جو اِسے ہاتھ بھی لگایا دور ہٹو!" اُسے دھکا دیے وہ دِرشتگی سے دھاڑی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com

"میسم یہ تو مِناج ہے نا؟" مِناج کی آواز سُن فروا نے چونک کر میسم کی توجہ اُس جانب مبذول کروائی جہاں وہ مانگنے والی مِناج کا سر بُری طرح گھما چکی تھی۔

"آخری بار بول رہی ہوں راستے سے ہٹو نہیں تو بہت بُرے سے پیش آؤں گی میں!" مِناج نے غصے سے اُسے پرے دھکیلا تھا۔۔ مگر وہ بھی مہا ڈھیٹ ثابت ہوتی ایک بار پھر مِناج کی راہ میں رکاوٹ بَن چکی تھی۔

"آخر مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ؟" چڑ کر مِناج بری طرح سے چلائی تھی۔

اُسے اِس قدر غُصے میں دیکھ اُس کی جانب آتے میسم اور فروہ بھی حیران پریشان رہ گئے تھے۔

"کیا ہوا مِناج اِز ایوری تِھنگ آلرائٹ؟" ایک اچٹتی نِگاہ اُس مانگنے والی پر ڈالے میسم نے مناج سے سوال کیا۔

"یس سر پرفیکٹلی!" کٹیلی نِگاہوں سے اُس سر درد کو گھورے، لفظ چبائے وہ بولی۔

"باجی بہت بھوک لگی ہے، یہ کھانے کو دے دو!" وہ بھی ایک نمبر ضدی اور اڑیل گھوڑی ثابت ہوئی تھی، بولتے ہی اُس نے مِناج کے ہاتھ سے کھانے کا پیکٹ کھینچنا شروع کر دیا تھا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"چھوڑو، چھوڑو اِسے۔۔۔میں تمہارا منہ لال کر دوں گی۔۔۔میں کہہ رہی ہوں چھوڑو میرا پیکٹ!"

مِناج کی آواز از حد اونچی ہو چکی تھی کہ آس پاس موجود لوگوں نے ناپسندیدہ نِگاہوں سے اُس کی اِس حرکت کو ملاحظہ فرمایا۔۔۔فائیو سٹار میں کھانا کھانے والی کیسے ایک بیچاری غریب عورت سے بچے ہوئے کھانے پر لڑ رہی تھی۔

"سب دیکھ رہے ہیں مِناج!"میسم نے بوکھلا کر اُسے سمجھانا چاہا۔

"لیو واِٹ مِناج! چھوڑو جانے دو!" دو تین لوگوں نے موبائل نِکال کر وِیڈیو بنانا شروع کی۔ فروہ حالت سے حیران پریشان جبکہ میسم اُسے سمجھانے کی ناکام سی کوشش میں غلطاں، مگر مِناج سُن ہی کب رہی تھی، اُس کا پورا دھیان تو کھینچا تانی پر تھی اور! اچانک! کھانے کا پیکٹ ہاتھ سے چھوٹا پٹخ کر زمین پر جا گِرا تھا، پیکٹ میں موجود کھانا بھی زمین پر پھیل چُکا تھا۔

مِناج کی آنکھیں یکدم پھیلی، ایک لمحے کو چار سو سناٹا چھایا، پھیلی آنکھوں میں بے شُمار غُصہ اور پھر آنسوؤں در آئے۔

"لو مِل گیا سکون تمہیں اب ٹھونس لو اِسے!" وہ بری طرح سے روتی اُس فقیرنی پر چلائی تھی جو خود اِس اِفتاد پر بوکھلا چکی تھی۔

"مِناج اِٹس اوکے۔۔۔ صرف کھانے کے لیے تُم ایسے ری۔ایکٹ کیوں کر رہی ہو؟ جانتی بھی کتنی سٹوپڈ لگ رہی ہو اِس وقت تم۔۔۔لیو واِٹ!" ماتھا مسلے میسم نے اُس کے قریب ہوئے دھیمی سرگوشی کی۔

"صِرف کھانا؟صِرف کھانا؟(اُس نے میسم کے لفظوں کو دوہرایا)۔۔۔یہ صِرف کھانا نہیں تھا،میری ماما کا فیوریٹ کھانا تھا۔۔۔آپ جانتے بھی ہیں اِس ڈِش کی قیمت؟پورے تین ہزار کی تھی یہ۔۔۔لیکن آپ کو کیا آپ کے لیے تین ہزار کی کیا ویلیو!ماما سے وعدہ کیا تھا اُن کی فیوریٹ ڈِش لے کر آؤں گی،وہ اِنتظار کر رہی ہو گی میرا، بھوکی!" وہ نم نِگاہوں سے آنے والے وقت کا سوچتے بڑبڑائی۔

میسم نے افسوس کُن نِگاہوں سے اُسے دیکھا۔۔۔وہ فقیرنی تو کب کی کھسیانی ہوتی وہاں سے نِکل چُکی تھی۔

اپنی آنکھوں کو صاف کرتی وہ گاڑی میں بیٹھے وہاں سے نِکل چُکی تھی۔۔گھر پہنچنے میں اُسے کافی دیری ہو چکی تھی،وہ کئی بہانے سوچتی فلیٹ کی بیل بجا چُکی تھی، منیزہ بیگم نے جلد ہی اُس کے لیے دروازہ کھول چکی تھی۔

"کہاں رہ گئی تھی مِناج، اتنی دیر لگاتا ہے کوئی گھر آنے میں اور اگر دیر ہونے ہی والی تھی تو کم از کم مجھے تو کال کر دیتی۔۔۔" منیزہ بیگم شروع ہو چکی تھی۔

"ماماوہ۔۔۔" مِناج نے لب چبائے۔

"اور یہ کیا حرکت تھی۔۔۔ کھانا پارسل کروا دیا اور مجھے کال کر کے بتایا بھی نہیں؟"

"جی؟" مِناج نے کچھ حیرت، کچھ چونک کر اُنہیں دیکھا، ایک جانِب سے اندر آئے اُس نے سامنے موجود پلیٹ کو دیکھا، جِس میں وہی ڈِش موجود تھی جو اُس نے منیزہ بیگم کے لیے خریدی تھی۔

"مِناج؟ مِناج؟" منیزہ بیگم کی پُکار پر وہ ہوش میں آئی۔

"کہاں کھو گئی بیٹا؟ طبیعت تو ٹھیک ہے نا تمہاری؟" منیزہ بیگم نے پریشانی سے اُس کے چہرے کو چھوا۔

"جی ماما! بس تھک گئی ہوں!" بدوقت مصنوئی مسکراتی وہ آرام کا اُنہیں کہتی وہ کمرے میں جا چکی تھی، منیزہ بیگم اُس کی پشت پر نِگاہ ڈالے چولہے پر چائے کا پانی چڑھا چکی تھی۔

واشروم سے فریش ہوتی وہ چینج کیے بیڈ پر بیٹھی وہ آج ہوئے واقع کو سوچنے لگی، پریشانی سے دائیاں گال کھجایا، ابھی تک سمجھ نہیں آیا کہ کھانا پہنچ کیسے گیا، یکدم وہ سیدھے ہوئی کچھ سوچ کر آنکھیں پھیلی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"توکیا میسم سرنے؟" وہ خود سے مخاطب ہوئی، اِسی اثنا میں منیزہ بیگم چائے کی ٹرے لیے اندر داخل ہوئے، تمام سوچیں دماغ کے پچھلے حصے میں دھکیلتی وہ چائے اُن کے ہاتھ سے تھامے اُنہیں آج کے کھانے کے حوالے سے تفصیلات سے آگاہ کرنا شروع ہو گئی تھی۔

میسم سے بات کرنے کا ارادہ وہ کل پر ڈالتی اب مسکرائے وہ اب منیزہ بیگم کی باتیں سنتی اُن کا جواب دیے جا رہی تھی۔

"کیا بکواس ہے یہ سب!" فائل زور سے میز پر پٹختے بصیر صاحب غصے سے چلائے۔

کاؤچ پر بیٹھے حدید صاحب نے بھی پریشانی سے ماتھا مسلا۔

اُن کے بزنس کو شدید لاس ہوا تھا۔۔۔ شدید کا مطلب تھا شدید۔۔۔ کوئی عام لاس نہیں تھا، اُن کے ہاتھ سے ایک بہت بڑا ٹینڈر نِکل گیا تھا۔۔۔ آفس میں سے کِسی نے مخبری کی تھی۔

"اب ہم کیا کریں گے، بینک سے اچھا خاصہ لان لیا تھا ہم نے، وقت پر واپس نہ کیا تو سمجھے ایک لمحہ لگے گا اور یہ سب نِکل جائے گا ہاتھ سے!" حدید صاحب نے سر ہاتھوں میں گرا لیا تھا۔

"فلحال تو گھر چلتے ہیں!" بصیر صاحب نے تھکے ہارے انداز میں جواب دیا۔

تھوڑی ہی دیر میں دونوں بھائی گھر کے لیے نِکل چُکے تھے، پارکنگ میں گاڑی پارک کیے وہ مین اینٹرینس پر رُکے تو حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔

بہت سانیا فرنیچر، اینٹیک شوپیس، جدید ماڈل کی نئ گاڑی۔۔۔دونوں بھائی ہونقوں کی طرح کھڑے وہ سب دیکھ رہیں تھے۔

"یہ۔۔۔یہ سب کیا ہے؟" حدید صاحب بڑبڑائے۔

پریشانی سے بھاگنے کے انداز میں وہ دونوں گھر میں داخل ہوئے جہاں چند آدمی سامان اُٹھائے فراز صاحب کے پورشن کی جانِب آجارہیں تھے۔

"یہ سب کیا ہورہا ہے؟" بصیر صاحب بریرہ بیگم کی جانِب بڑھے جنہوں نے لاعلمی سے کندھے اُچکا دیے۔

دونوں بھائیوں نے فراز صاحب کو دیکھا جو چہک چہک کر اپنی بیوی بچوں سے باتیں بگھاڑنے میں مگن تھے۔ایک تِرچھی، مسکراتی مگر چبھتی نِگاہ دونوں بھائیوں پر ڈالے فراز صاحب ایک بار پھر اپنی بیوی بچوں کی جانِب مُڑ چکے تھے۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دونوں بھائیوں کا دماغ تیزی سے چلا، کمپنی کو اچھا خاصہ نقصان ہوا تھا اور فراز کے پورشن میں اِتنا مہنگا سامان، دونوں بھائیوں کا دِماغ تیزی سے کام کرنا شروع ہوا آنکھیں پھیلی، ایک دوسرے کو دیکھا جیسے دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں چُھپا مفہوم پڑھ چُکے تھے۔

اگلے ہی لمحے وہ دونوں اپنی بیویوں سمیت بصیر صاحب کے کمرے میں موجود تھے۔

"آپ اِتنے وثوق سے کیسے کہہ سکتے ہیں کہ اِس سب کے پیچھے فراز کا ہی ہاتھ ہے؟ کیا معلوم کوئی غلط فہمی ہوئی ہو؟" حدیقہ بیگم نے اپنی رائے دی۔

"بھائی ہے وہ ہمارا، اُس کی رگ رگ سے اچھے سے واقف ہیں ہم۔۔۔ یہ سب اُسی کا کیا دھرا ہے، کمپنی کو اِسقدر لاس ہوا ہے اور اُسے دیکھو چہرے پر زرا فکر نہیں، بلکہ وہ تو کھکھلا رہا تھا اپنے گھر والوں کے سنگ، اور اوپر سے اتنا نیا اور مہنگا سامان؟ بھلا بتاؤ مجھے اِتنا پیسہ کہاں سے آیا اُس کے پاس۔۔۔" بصیر صاحب غصے سے بھڑکے۔

"مجھے تو یقین نہیں آرہا کوئی شخص پیسے کہ پیچھے اِتنا کیسے گِر سکتا کہ اپنے ہی بھائیوں کو دھوکا۔۔۔" بات مکمل کرنے سے پہلے حدید صاحب نے لب سختی سے بھینچ لیے۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کیا کمال بات ہے نا؟ فراز صاحب کے دھوکے پر دونوں بھائی کیسے بِلبلا اُٹھے تھے مگر بھول گئے کہ وقت کا پہیہ تو چلتا، جو ماضی میں بویا ہو وہ حال یا مستقبل میں سامنے آتا ہی آتا ہے۔۔۔ کیسے وہ دونوں بھائی غصے سے پیچ و تاب کھاتے اپنے ہی اُس مرحوم بھائی کو بھول چُکے تھے جِس نے اُن کے مشکل وقت میں اُنہیں سہارا دیا، اُن کا ہاتھ تھاما اور اُسی بھائی کے مرتے کیسے آنکھیں ماتھے پر سجائے اُس کی بیوی بیٹی کو دربدر کی ٹھوکریں کھانے کو چھوڑ دیا گیا تھا۔ آج وہی سب جو لوٹ کر مِلا تو سب کچھ بھولے بیٹھے بھائی کا خون سفید ہونے پر اُسے کوسے دے رہیں تھے۔

"چلے مان لیا کہ فراز نے آپ دونوں کو دھوکا دیا، کمپنی کی حساس انفارمیشن بیچ دی تو اب؟ اب کیا آپ اپنے بھائی پر دھوکا دھڑی کا کیس کرے گے؟" بریرہ بیگم نے بصیر صاحب کو دیکھ سوال کیا۔

"کیس تو ہو گا، ایسا کیس ٹھوکوں گا کہ (گالی) کے بیوی بچے پوری عمر بھی اپنا سب کچھ لُٹا کر ایڑھیاں رگڑتے رہ جائے گے مگر خود کو بے گناہ ثابت نہیں کر پائے گے، سڑک پر لے آؤں گا سب کو!" بصیر صاحب غصے سے دھاڑے۔۔۔ دماغ کی نسیں پھول اُٹھی تھیں۔۔۔ غصے کی شِدت سے آنکھیں لال انگارہ ہو گئیں۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"فِلحال تو ہم سڑک پر آنے کو ہیں بھائی صاحب، ہمیں پہلے خود کو بچانا ہو گا، فراز کو تو بعد میں بھی دیکھا جا سکتا ہے!" حدید صاحب نے توجہ اَصل مسئلے کی جانب دِلوائی۔

"ہوں! کچھ کرتا ہوں، کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی ہو گا!" وہ یہاں سے وہاں ٹہلتے بڑبڑائے۔

تینوں نے پریشانی سے اُنہیں دیکھا، فراز صاحب کے پورشن سے آتے اُونچے قہقہوں نے اُن کا بی۔پی ہائی کروانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔

"کم اِن!" ناک کر میسم نے مصروف انداز میں اِجازت دی۔

اِجازت ملتے ہی مِناج کافی اور چائے ایک ٹرے میں سجائے کمرے میں داخل ہوئی، فروہ اور میسم دونوں کو وِش کیے پہلے فروہ کو کافی سرو کرتی وہ میسم کے آگے چائے کا کپ رکھ چکی تھی۔ فروہ نے چند لمحے جانچتی نِگاہوں سے اُسے دیکھا اور پھر مسکراہٹ سے نوازتی کپ لبوں سے لگا گئی۔

"یس مِناج؟ کچھ کہنا ہے آپ کو؟" جب اُسے ضرورت سے زیادہ اپنے سر پر کھڑے پایا تو میسم نے سوال کیا، فروہ بھی چونک کر سیدھی ہوئی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

مِناج نے کوئی جواب دیے بِنا کُرتے کی سائڈ پاکٹ سے ہزار کے چند نوٹ نِکالے میسم کے سامنے رکھ دیے تھے۔۔

اُس کی حیرت پر دونوں نے اُچھنبے سے اُسے دیکھا۔

"ماما کو کھانا ڈیلیور کروانے کا بہت شکریہ۔۔۔" محض مختصر سی بات مکمل کیے وہ جاچکی تھی، میسم نے سامنے موجود نوٹوں کو دیکھا، مِناج نے اُسے کھانے کے پیسے ادا کیے تھے، مسکرا کر وہ نوٹ اٹھائے میسم اپنے والٹ میں رکھ چُکا تھا۔

"میسم!!" فروہ نے منہ کھولے اُس کی کاروائی دیکھی، اُسے تو لگا تھا میسم وہ پیسے لینے سے اِنکار کر دے گا، کل فروہ اُس کے ساتھ ہی تھی جب میسم نے کھانا ڈیلیور کروایا تھا۔

"بہت خوددار ہے وہ، پیسے واپس کرنا سراسر دیوار میں سر مارنے کے مُترادِف ہے!" دھیمے سے ہنس کر جواب دیے وہ ایک بار پھر سر فائل میں دے چُکا تھا۔ فروہ نے بھی کندھے اُچکا دیے۔

ویسے بھی مِناج سے اب اُسے کوئی خطرہ لاحق نہیں تھا، وہ تو کسی اور سے شادی کر رہی تھی، میسم ابھی بھی اُس کا ہو سکتا تھا، وہ پر سکون تھی۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

All rights reserved to Novel'sLounge.com

"کیا!!! کیا بکواس ہے یہ ؟" بصیر صاحب کِسی بھوکے شیر کی مانِند غرائے، فراز صاحب نے کوفت سے آنکھیں گھمائے اُنہیں دیکھا۔

"ماشااللہ سے اچھے خاصے پڑھے لکھے ہیں آپ۔۔۔" فراز صاحب نے گویا ناک سے مکھی اُڑائی۔

"میں تمہیں قتل کردوں گا حرام۔۔۔" وہ فراز صاحب پر جھپٹنے کو تھے کہ حدید صاحب نے درمیان میں آئے اُنہیں سنبھالا۔

غالباً فراز صاحب کمپنی کی حساس انفارمیشن چُرا کر حبیب چانڈیو کو بیچنے کے بعد کمپنی کو خسارے کے کِنارے پر چھوڑے خود مزے سے اپنا حصہ لیے الگ ہو چکے تھے، جِس کی وجہ سے بصیر صاحب اور حدید صاحب پر مزید قرضہ آن پڑا تھا۔

"ہاتھ تو لگا کر دکھاؤ، ہاتھ توڑ ڈالوں گا!" بدتمیزی سے بڑے بھائی کو انگلی دکھائے وہ بھی برابر غُرائے، حبیب چانڈیو نے بہت سہانے خواب دکھائے تھے فراز صاحب کو اور اُسی کے بل بوتے پر چوڑے ہوتے وہ بڑے دونوں بھائیوں کے گریبان پر آن پہنچے تھے۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"میں جارہاہوں یہاں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے، اینڈ بیسٹ آف لک فار دافیوچر!" اپنی بات مکمل کیے آخر میں ہنس کر اُنہیں لفظوں کی آگ میں لپیٹے وہ مزے سے وہاں سے جاچکے تھے۔ بصیر صاحب نے بے بسی سے سر ہاتھوں میں گرالیا تھا۔

"اب کیاہو گا بھائی صاحب؟" حدید صاحب نے پریشانی سے اُنہیں دیکھا۔

"اب کچھ نہیں ہو سکتا حدید، کچھ بھی نہیں! سب ختم ہو گیا، ہم سڑک پر آگئے کچھ نہیں بچا ہمارے پاس!" اُن کی آواز رُندھ گئی۔

"جہان جانِ من، حسین دِلرُبا

ملے جو دل جواں۔۔۔۔۔"

یونیورسٹی گراؤنڈ میں بیٹھے بِلال پر ایک میٹھی اور ساتھ بیٹھی ہادیہ پر ایک حقیر نِگاہ ڈالے وہ گنگناتی دھپ سے وہی اُن کے سامنے اپنی دوستوں کے ساتھ ٹِک گئی تھی۔

اُس کی شکل دیکھ کر بِلال کا حلق تک کڑواہو گیا تھا، اِس لڑکی سے وہ دل کی اتھاگہرائیوں سے نفرت کرتا تھا۔۔۔وہ جانیہ شہزاد تھی، شہزاد اِنٹرپرائیز کے مالک کی بیٹی، اِنتہائی بِگڑی اولاد، جب سے یونی شروع

ہوئی تھی وہ بلال کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ چکی تھی، یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ ہادیہ سے محبت کرتا تھا، وانیہ کے لیے وہ اُس کھلونے کی مانند بن چکا تھا جسے وہ کسی بھی قیمت پر حاصل کرنا چاہتی تھی۔ مگر بِلال تو اس کی جانب ایک بار دیکھ کر دوسری بار دیکھتا تک نہ تھا۔ بلال سے دِن بدن اس کی جنونیت بڑھتی جارہی تھی اور ہادیہ سے نفرت بھی۔

"چلو ہادیہ!" اپنی جگہ سے اٹھے کپڑے جھاڑے وہ ہادیہ کا ہاتھ تھامے وہاں سے نِکل چُکا تھا۔

"یارررر وانیہ! ایک تم ہو کہ اِس کے پیچھے پاگل ہوئے جارہی ہو اور ایک یہ ہے کہ تمہیں گھاس تک نہیں ڈالتا۔۔۔ تمہاری طرف تو دیکھتا تک نہیں" اُس کی دوست آنکھیں گھمائے بولی۔

"میری جانب دیکھے گا، ضرور دیکھے گا اور صرف مجھے ہی دیکھے گا!" چبھتی نگاہیں اُن دونوں کے نگاہوں سے اوجھل ہوتے مسکراتے چہروں پر ڈالتی وہ دانت چبائے بولی۔

"سر مسٹر بصیر معراج آپ سے مِلنے آئے ہیں!" شہزاد صاحب اپنے کیبین میں ایک اہم فائل کو پڑھنے میں مصروف تھے جب اُن کے پی۔ اے نے اُنہیں اِطلاع دی۔

"یا اللہ اب ایک دن بھی سکون نہیں!" اُنہوں نے سر جھٹکا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کون آیا ہے ڈیڈ؟"زیان نے باپ کے چہرے کے تاثرات کو جانچتے سوال کیا۔

"بِھکاری"وہ غصے سے بولے،زیان نے نا سمجھی سے اُنہیں دیکھا۔

"آج تو اِس کا دِماغ درست کر کے ہی رہوں گا میں!"شہزاد صاحب غصے بڑبڑائے۔

زیان نے اچھنبے سے اُنہیں دیکھا۔وہ سوال کرتا اِس سے پہلے ہی مِسز شہزاد کی اُسے کال آئی تھی وہ اُسے گھر بُلا رہی تھیں۔

"ریلیکس ڈیڈ بتائے تو سہی کون آیا ہے اور آپ اِتنا غصہ کیوں ہے؟"زیان نے کال کاٹے اُن ست سوال کیا۔

ڈوبتی کشتی کو کِنارہ دینے کی خاطر بصیر صاحب نے بری طرح ہاتھ پیر مارے تھے،شہزاد صاحب بزنس کی دنیا کے بے تاج بادشاہوں میں سے ایک تھے،اگر وہ اُن کی ڈوبتی نیاں کو پار لگا دیتے تو اُن کی چاندنی ہی چاندنی تھی،مگر شہزاد صاحب جو کہ اُن کی لالچی فِطرت سے واقف تھے وہ پہلی ہی بار میں اُنہیں صاف اِنکار کر چکے تھے،اُنہیں اِس ڈوبتے بزنس میں پیسہ لگانے میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا،مگر بصیر صاحب بھی پیچھے نہیں ہٹے۔اب تو حد ہو گئی تھی وہ روزانہ اُن کے آفس آ پہنچتے تھے۔شہزاد صاحب کا آج اُن کی طبیعت صاف کرنے کا اچھا اِرادہ تھا،تمام کہانی سنائے اُنہوں نے پی۔اے کو بصیر صاحب کو

اندر بھیجنے کی اِجازت دے ڈالی تھی۔ زیان مسز شہزاد کی بار بار آتی کالز پر ایکسکیوز کرتا گھر کے لیے نِکل چُکا تھا۔

"کیا بات ہے ماما، سب کچھ ٹھیک ہے نا؟" گھر میں داخل ہوئے وہ مسز شہزاد کی جانب عُجلت میں بڑھا۔

"وہ وانیہ! اُس نے خود کو کمرے میں بند کر لیا ہے، کافی دیر سے کوشِش کر رہی ہوں دروازہ نہیں کھول رہی۔۔۔" اُس کے برابر چلتے اُنھوں نے پریشانی سے اُسے صورتِ حال سے آگاہ کیا۔

زیان تیزی سے وانیہ کے کمرے کی جانِب بڑھا اور زور زور سے دروازہ کھٹکھٹانے لگا۔

"وانیہ بیٹا اوپن دا ڈور!" زیان نے دوبارہ دروازہ بجایا۔

"وانیہ کم از کم بتاؤ تو سہی ہوا کیا ہے؟ کیوں خود کو یوں کمرے میں بند کیا ہوا ہے بیٹا!" زیان نے پریشانی سے دوبارہ دروازہ بجایا۔

اندر کمرے میں مزے سے موبائل استعمال کرتی وانیہ کے لبوں پر جاندار مسکراہٹ در آئی۔

اُس نے گھڑی کی جانِب دیکھا بس پانچ مِنٹ اور۔۔۔

باہر موجود سب لوگ دروازہ ناک کیے تھک چکے تھے۔

"وانیہ اب اگر تُم باہر نہیں آئی تو میں دروازہ توڑ ڈالوں گا!" زیان نے اُسے دھمکی دی۔

آنکھیں گھمائے، نِگاہوں میں نمی لائے وہ دروازہ کھول چکی تھی۔

"وانیہ! تُم ٹھیک تو ہو نا؟ ایسے کون کرتا ہے؟" بے قرار نگاہوں سے اُس کو سہی سلامت دیکھ، زیان نے شِکوہ کر ڈالا۔

"بھائی!" آنکھوں میں موٹے موٹے آنسوؤں جمع کیے وہ زیان کے گلے لگتے رو دی جِس پر زیان بوکھلا اُٹھا تھا۔

اُسے یونہی اپنے ساتھ لگائے وہ کمرے میں بیڈ پر آ بیٹھا تھا۔

"مجھے بتاؤ میری جان آخر اپنے آپ کو کمرے میں یوں لاک کیوں کیا تم نے؟ یونی میں کچھ ہوا ہے کیا؟" زیان کے سوال پر سینے سے سر اُٹھائے وانیہ نے جھجھک کر دروازے پر ایستاذہ مسز شہزاد کو دیکھا۔

"ماما آپ جائے میں ہینڈل کر لوں گا!" زیان اُس کی جھجھک کو سمجھتا نرمی سے اُن سے گویا ہوا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اُنہوں نے بھی زیادہ زور نہیں ڈالا، بیٹی کی عادت سے بہت اچھے سے واقف تھی وہ۔

"اب بتاؤ کیا ریزن تھی یہ سب کرنے کی؟" زیان نے نرمی سے سوال کیا۔

سوال پوچھنا تھا کہ وانیہ بہل بہل کر رودی، زیان بھی لمحہ بھر کو اُس کے رونے پر گڑبڑا گیا۔

"مجھے بِلال چاہیے بھائی۔۔۔ پلیز اُسے مجھے لادے!" روتے ہوئے وہ ضِدی بچے کی مانِند بس یہی کہے جا رہی تھی۔

"وانیہ بیٹا ریلیکس مجھے پوری بات بتاؤ۔۔۔ یہ بِلال کون ہے؟ کیا اُس نے تمہیں چیٹ کیا ہے؟" آخر میں زیان کا لہجہ خود بخود سخت پڑ گیا۔

وانیہ نے تیزی سے سر نفی میں ہلایا، اور پوری بات بِنا کسی جھوٹ کے زیان کو بتا ڈالی۔

زیان نے گہری سانس خارج کیے افسوس سے بہن کو دیکھا جِس کی زُبان پر بس 'بلال' نام کا کلمہ جاری تھا۔

وانیہ کی ڈیمانڈ بے جا تھی مگر لاڈلی بہن کو اِنکار بھلا کیسے کیا جا سکتا تھا؟ اُس کی ہر جائز، ناجائز خواہش پوری کیے ویسے ہی وہ دونوں باپ بیٹا اُسے خود سر اور خود غرض بنا چُکے تھے۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"مجھے بلال چاہیے بھائی ورنہ آئی سوئیر میں اپنی جان لے لوں گی!" زیان کو گہری سوچ میں ڈوبا پائے وانیہ نے اُسے دھمکی دے ڈالی۔

جانتی تھی زیان کبھی بھی اُسے اِنکار نہیں کرے گا اور ہوا بھی ایسا ہی زیان اُس کی خالی دھمکی پر دہل اُٹھا۔

"وانیہ بیٹا جو چاہو گی وہ مِلے گا بس کبھی جان لینے کی بات مت کرنا!" اُس نے تڑپ کر بہن کو سینے لگایا، وانیہ خود کو دل ہی دل میں شاباشی دیے مُسکرادی تھی۔

وانیہ کو رام کیے، پریشانی سے ماتھا مسلے زیان نے شہزاد صاحب کو کال کی تھی۔

شہزاد صاحب جو ابھی بصیر اور حدید صاحب دونوں کی طبیعت صاف کر کے فارغ ہوئے تھے زیان کی کال پر موبائل کان سے لگایا۔

"واٹ؟" وہ حیرت سے چلاتے، اپنی تمام ہونے والی میٹنگز کینسل کیے گھر کو نکلے تھے۔

تھوڑی دیر میں رَش ڈرائیو کیے وہ گھر پہنچے تھے، زیان نے اُنہیں راہ میں لیے تمام کہانی اُنہیں سُناڈالی تھی۔

شہزاد صاحب نے غصے اور پریشانی سے ماتھا مسلا تھا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کِس سوچ میں گم ہیں آپ ڈیڈ؟" زیان نے اُن کی پریشانی بھانپتے سوال کیا۔

"تم جانتے ہو یہ کِس بلال کی ڈیمانڈ کی ہے تمہاری بہن نے؟" اُنہوں نے سپاٹ نگاہوں سے زیان کو تکا۔

"اُس گھٹیا، لالچی فِطرت بصیر معراج کی اولاد ہے وہ لڑکا۔۔۔ میں کیسے ایسے لڑکے کے حوالے اپنی بیٹی کر دوں؟ جیسا باپ ہے اگر بیٹا بھی ویسا ہی نِکلا؟ اور کیا معلوم میری معصوم بچی کو کیسے اپنے جال میں پھانس لیا اُس نے۔۔۔ اور یہ نظر انداز کرنے والا ڈرامہ بھی بس میری بچی کو اپنی طرف متوجہ کرنا ہو؟" شہزاد صاحب کی بات میں دم تھا، زیان نے سمجھتے بوجھتے سر اثبات میں ہلایا۔

"آپ کی بات تو سو فیصد دُرست ہے ڈیڈ۔۔۔ تو اب ہم کیا کرے؟"

"اِس لڑکے بلال پر نظر رکھو، ایک ایک حرکت کو فوکس میں رکھو، تمام ہسٹری نِکلواؤ! اگر لڑکا ٹھیک نِکلا تو اُسے اپنے فائدے میں کیسے لانا ہے یہ مجھ پر چھوڑ دو!" اُن کے لبوں پر گہری مسکان تھی، زیان بھی بات کا مطلب سمجھے کھل کر مسکرا دیا تھا۔

ایک ہفتہ! پورے ایک ہفتے کی چھان بین کے بعد دونوں باپ بیٹا اِس وقت کروفر سے ٹانگ پر ٹانگ جمائے معراج وِلا میں موجود تھے۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

بصیر اور حدید صاحب کے پاؤں تو خوشی سے زمین پر نہیں لگ رہے تھے، فراز صاحب بھی گُن سُن لینے اُن کے پورشن میں آ دھمکے تھے۔

"دیکھو بصیر تمہارا بزنس سیدھا سیدھا خسارے میں جا رہا ہے، ویسے تو میں زخمی گھوڑے پر پیسہ نہیں لگاتا مگر تم پر لگانے کو تیار ہوں میں۔۔۔بدلے میں۔۔۔"وہ آگے کو ہوئے۔

"بدلے میں؟ بدلے میں کیا؟ آپ کو جو چاہیے میں دینے کو تیار ہوں!" بصیر صاحب عجلت بھرے انداز میں گویا ہوئے۔

اُنہوں نے شہزاد کی پوری بات تک نہیں سُنی۔

شہزاد صاحب کے لبوں پر گہری مسکان در آئی۔

"بدلے میں مجھے تمہارا بیٹا بِلال چاہیے۔۔۔"اُن کی بات مکمل ہوئی۔

دونوں بھائیوں نے چونک کر اُنہیں دیکھا، دروازے کی اوٹ میں کھڑے فراز صاحب کے کان کھڑے ہوئے۔

"مطلب میں سمجھا نہیں؟" بصیر صاحب نے چونک کر اُنہیں دیکھا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"بات نہایت سیدھی ہے، میری بیٹی کو تمہارا بیٹا چاہیے، میں نے کبھی بھی اپنی بیٹی کی کوئی ڈیمانڈ رد نہیں کی، تو ایک ڈیل کرتے ہیں، میں تمہاری کمپنی میں انویسٹ کروں گا بدلے میں تمہیں اپنا بیٹا مجھے دینا ہو گا، گھر داماد کے طور پر!" اُنھوں نے بات مکمل کی۔

بصیر صاحب نے نظریں اِدھر اُدھر گھمائیں کچھ لمحوں کو سوچا۔

"مگر بلال تو میری بیٹی۔۔۔" اِس سے پہلے حدید صاحب بات مکمل کرتے بصیر صاحب نے نرمی سے اُن کا ہاتھ دبایا۔

"ہمیں منظور ہیں!" بصیر صاحب نے مسکرا کر سر ہلایا۔

"بہترین فیصلہ!" شہزاد صاحب اکڑوں مسکرا دیے۔

فراز صاحب کی آنکھیں اُبل پڑی۔ کیا لمبا ہاتھ مارا تھا اُن کے بھائیوں نے۔

"فراز چچا آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟" ہادیہ اُنہیں یوں دروازے سے کان لگائے، کھڑا دیکھ اُن کی جانِب چلی آئی۔

"کک۔۔۔کچھ نہیں!" وہ بوکھلاتے وہاں سے نو دو گیارہ ہوئے۔

ہادیہ کندھے اُچکاتی ڈرائینگ روم میں داخِل ہوئی۔

"ڈیڈ! مجھے کچھ پیسے چاہیے، پروجیکٹ سبمٹ کروانا ہے!" سامنے موجود مہمانوں کو دیکھے بناوہ حدید صاحب سے مخاطِب ہوئی۔

شہزاد صاحب نے گلا کھنکھارا، ہادیہ نے چونک کر اُنہیں دیکھا، لمحے کو وہ جزبز ہوئی۔

"السلام علیکم!" سلام لیتی وہ وہاں سے عجلت میں نکل گئی تھی۔

دونوں باپ بیٹا نے آنکھیں چھوٹی کیے اُس کی پیٹھ کو گھورا۔

ایک ہفتے میں وہ بلال کی تمام کُنڈلی نکالے ہادیہ کے بارے میں بھی سب کچھ جان چُکے تھے۔۔۔یہ لڑکی اُن کی شہزادی (وانیہ) کی خوشی کی رکاوٹ بن سکتی تھی!

"تو بس طے ہوا آنے والے ویک اینڈ پر ہم دونوں بچوں کی انگیجمنٹ کا ایک گرینڈ فنکشن آرگنائز کروالیتے ہیں!" شہزاد صاحب نے تمام معملات بیٹھے بیٹھے طے کیے، بصیر صاحب خوشی سے پھولے نہ سمارہے تھے۔

حدید صاحب کچھ کہنا چاہتے تھے، مگر بھائی کے آنکھیں دِکھانے پر خاموش رہنے میں ہی عافیت جانی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"بلال اور ہادیہ ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں، ہمارا اِرادہ دونوں بچوں کی آپسی شادی کا تھا، آپ اکیلے، یوں بیٹھے بِٹھائے ایسا فیصلہ کیسے لے سکتے ہیں بھائی صاحب؟" اُن کے جاتے ہی حدید صاحب نے گلِہ کیا۔

"بیوقوفوں جیسی باتیں مت کرو حدید، میں کچھ سوچ سمجھ کر ہی یہ فیصلہ لیا ہے، جانتے بھی ہو کتنا فائدہ ہونے والا ہے ہمیں اِس ڈِیل سے۔۔۔ ڈوبتوں کو تِنکے کا سہارہ ملتا ہے، ہمارے حصے میں تو پوری کی پوری ناؤ آرہی ہیں۔۔۔ رہی بات بچوں کی پسندیدگی کی تو آج کل کے بچوں کی پسند ناپسند تو وقت کے ساتھ ساتھ بدلتی رہتی ہیں۔۔۔ تم خود سوچوں اُس منافع کو جو ہمیں ملنے جارہا ہے۔۔۔" بصیر صاحب نے اُنہیں سنہرے باغ دِکھائے تو اُن کی بھی آنکھیں چمک اُٹھی۔

تھوڑی دیر میں تمام بڑوں کو کمرے میں اکٹھا کیے بصیر صاحب یہ خوشخبری سب کے ساتھ شئیر کر چکے تھے۔۔ اَسماء پھوپھو اور بِسمہ کو بھی رشتے کے حوالے سے آگاہ کر دیا تھا۔۔۔ جبکہ وہ دونوں ایک بار پھر اپنوں کی بے حسی پر کُڑھ کر رہ گئی تھی۔۔۔ فراز صاحب اور اُن کی بیوی نے بھی جلے دِل سے مبارک باد دی تھی۔۔۔ بدر کو کال کرکے اُسے بھی منگنی کا دعوت نامہ دے ڈالا تھا۔

مگر وہ دونوں جِن کی زندگی پلٹا کھانے والی تھی، دونوں اِس صورتِحال سے لاعِلم تھے۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

بریرہ بیگم کو خوشی کے ساتھ ساتھ بلال کے ردِ عمل کی فِکر کھائے جارہی تھی، اپنے اِس سپوت کو وہ بہت اچھے سے جانتی تھی، بڑی ٹیڑھی کھیر تھا وہ۔۔۔ آنے والے طوفان کا سوچ اُن کا دل لمحہ بالمحہ سُکڑے جارہا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

لاؤنج میں اِس وقت ایک ہنگامہ برپا تھا، دونوں باپ بیٹا آپس میں تلخ کلام تھے، ہادیہ ماں کے پلو میں لپٹی بے آواز آنسوؤں بہائے جارہی تھی، بسمہ سر پکڑے وہاں ہورہے ڈرامے پر کبھی باپ تو کبھی بھائی کو تکتی، فراز صاحب اپنی فیملی کے ساتھ مزے سے اِس ڈرامے سے لطف اندوز ہورہے تھے۔

"باپ ہوں تمہارا کوئی غلط فیصلہ نہیں لوں گا تمہارے لیے۔۔۔" بصیر صاحب غرائے۔

"یہ میری زِندگی ہے اِس کا فیصلہ میں کروں گا! آپ نہیں" دوبدو جواب اُنہیں ملا۔

"میں فیصلہ کر چُکا ہوں!"

"کِس قِسم کے اِنسان ہے آپ؟ پیسوں کی خاطِر اپنی اولاد کا سودا کرلیا؟" بِلال نے ملال بھری بے یقین نِگاہوں سے اُنہیں تکا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"دیکھو بِلال اسی میں ہم سب کا فائدہ ہے، اور سب سے زیادہ تمہارا۔۔۔"اُنہوں نے اُسے نرمی سے قائل کرنا چاہا۔

"فائدہ؟(وہ استہزائیہ انداز میں ہنسا)پوری زِندگی فائدے نقصان میں ہی تو گُزار دی آپ نے۔۔۔لیکن میری بھی ایک بات کان کھول کر سُن لے اُس سائیکو سے تو شادی میں کِسی صورت نہیں کروں گا!"

"تمہارے پاس اِنکار کا آپشن نہیں، میں اُنہیں ہاں کر چُکا ہوں آنے والے جمعہ منگنی ہے تمہاری" اُنہوں نے تو جیسے بات ہی ختم کر ڈالی۔

"میرا باپ پیسوں کی خاطر اِتنا گر سکتا ہے کہ اپنی ہی اولاد کو بیچ ڈالا، خیر میں بھی کِس سے مُخاطِب ہوں، جِس اِنسان نے پیسوں کے پیچھے سگے بھائی تک کو ڈَس لیا، اُس کی بیوہ اور جوان جہان اولاد کو رات کے اندھیرے میں دربدر کر ڈالا اُس شخص کے لیے اولاد کو بیچنا کون سا بڑی بات ہے!"بِلال کا طعنہ کِسی تھپڑ کی مانند لگا تھا بصیر صاحب کو، احساسِ توہین سے چہرہ سُرخ پڑ گیا تھا۔

ہاتھ ہوا میں بلند مگر اِس سے پہلے بِلال کے چہرے تک پہنچتا بِلال اُن کا ہاتھ تھام چُکا تھا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تمام افراد کی آنکھیں پھیلی، جبکہ منہ کُھل چکے تھے، جیسے کِسی کو بھی اِس حرکت کی اُمید نہیں تھی۔۔۔ فراز صاحب کے لبوں پر محظوظ کُن مسکان تھی۔ اُنہوں نے مسکرا کر بیوی بچوں کو دیکھا جِن سب کے چہروں پر دبی دبی ہنسی نمودار ہو گئی تھی۔

"بِلال!" سب سے پہلے بریرہ بیگم کو ہوش آیا۔

"ہاتھ اُٹھانے کی غلطی مت کیجیئے گا" بِلال نے اُنہیں آنکھیں دِکھائی۔

جوان جہان اولاد باپ کے کندھے تک آچکی تھی، بصیر صاحب کا ہاتھ نہایت بُری طرح جھٹک دیا، اُنہوں نے پہلے حیرانگی سے اپنے جھٹکے ہوئے ہاتھ کو دیکھا، کانوں سے بھتیجوں کی دبی دبی ہنسی ٹکرائی، چہرہ توہین کے مارے لال ہو گیا، جبکہ بِلال ایک آخری غصیلی نِگاہ اُن کے چہرے پر ڈالتا تن فن کرتا صدر دروازہ عبور کر چُکا تھا۔

ایک ایک کیے سب لوگ لاؤنج سے جا چکے تھے، بِسمہ بھی ہادیہ کو سہارہ دیتی اُس کے کمرے کی جانِب چل دی۔ اب لاؤنج میں فقط بصیر صاحب، بریرہ بیگم اور فراز صاحب کی فیملی رہ گئی تھیں۔ ایک بار پھر اُنہیں چِڑاتی، مسکاتی نِگاہوں سے دیکھے وہاں سے ہنستے کِھلکھلاتے اپنے پورشن کی جانِب نِکل گئے تھے۔

بصیر صاحب نے خود کے تاثرات پر قابو پانے کی حتمی کوشش کیے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔ اُن کا بیٹا اُنہیں پورے خاندان کے سامنے زلیل ورسوا کر چکا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

آفس سے تھکی ہاری وہ گھر آئی تو سامنے ہی اُسے بالاج، رملہ، عائلہ آنٹی اور حنیف انکل کی شکلیں دیکھنے کو ملی، چہرے کی تھکان پل بھر میں اُڑن چھو ہوئی وہاں مسکراہٹ در آئی، وہ مسکراتی اُن کی جانب بڑھتی محبت سے اُن سب سے ملی، بالاج کو ایک خوبصورت مسکراہٹ سے نوازہ مگر اُس کے چہرے کے تاثرات اور ٹیبل پر موجود مٹھائی کی ٹوکری پر وہ ٹھٹھک کر رُکی، ایک بار پھر بالاج کی جانب دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا، نگاہوں میں اندیشہ اُبھرا، جو سوچ دماغ میں اُبھری اُس پر مہر کی خاطر بالاج کی جانب آنکھیں پھیلائے دیکھا جو سر دھیمے سے اثبات میں ہلا گیا تھا، عائلہ بیگم آج باقائدہ طور پر مناج کا ہاتھ مانگنے آئی تھی۔ ہوا کچھ یوں تھا کہ بالاج بسمہ کے حوالے سے اپنی پسندیدگی اور شادی کی خواہش عائلہ بیگم کے سامنے ظاہر کر چکا تھا، عائلہ جن کا ارادہ رملہ کی شادی کے بعد مناج کا رشتہ مانگنے کا تھا وہ آناً فاناً رشتہ لینے کو اُن کے گھر آچکی تھی۔۔۔ کچھ دنوں میں رملہ کی شادی کے فنکشنز شروع ہونے والے تھے، وہ طے کر بیٹھی تھی رملہ کی شادی پر مناج اور بالاج کی منگنی کی رسم ادا کر دینے کا۔

ابھی بھی اُن سب کو مِناج کا اِنتظار تھا وہ دونوں ماں بیٹی کے سامنے رِشتے کی بات رکھنا چاہتی تھی اور شائد اُنہیں مکمل یقین تھا کہ اِنکار نہیں ہو گا اِسی لیے مِٹھائی کا ٹوکرا بھی اُٹھالائی تھی۔۔۔گلا کھنکھارے وہ اپنی خواہش کا اِظہار دونوں ماں بیٹی کے سامنے کر چُکی تھی، بالاج نے التجائیہ نِگاہوں سے مِناج کو تکا جو اُسے آنکھوں ہی آنکھوں میں دِلاسہ دیے نہایت خوبصورتی سے رشتے کو رَد کر چُکی تھی۔

"تو تُم اِنکار کر رہی ہو؟" عائلہ بیگم مایوس ہوئی۔

"اِنکار نہیں کر رہی آنٹی، بس ابھی میں دوبارہ کسی بھی قِسم کے ریلیشن شِپ میں نہیں بندھنا چاہتی، پہلا درد ابھی ختم نہیں ہوا۔۔۔جب تک پُرانے زخم بھر نہیں جاتے، ماضی کی زنجیروں سے خود کو رہا نہ کرلوں تب تک مستقبل کے حوالے سے کوئی فیصلہ نہیں لے سکتی میں!" اُس نے کندھے اُچکائے، گویا بات ختم!

"تو مستقبل میں ہاں کی کوئی اُمید رکھی جا سکتی ہے؟" عائلہ بیگم کے معصومیت سے پوچھا۔

"کچھ کہہ نہیں سکتے!" دھیمے سے مسکرائے وہ ایک تیر سے دو شِکار کر چُکی تھیں۔

بالاج نے تشکر بھری نگاہوں سے اُسے دیکھا جسے سر خم کیے مِناج نے قبول کیا تھا۔اُس نے نہایت خوبصورتی سے اِس انداز میں اِنکار کیا کہ عائلہ بیگم اُس کی چال کو سمجھ نہیں پائی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تھوڑی دیر مزید بیٹھے، اِدھر اُدھر کی باتیں کیے وہ سب جا چکے تھیں۔

"مِناج کیا تُم ابھی تک بد سے محبت میں مُبتلا ہو؟" شام کی چائے پر وہ جو چائے پیتی سامنے لگا ٹی۔وی دیکھنے میں مگن تھی منیزہ بیگم کے سوال پر ٹھٹھک کر اُنہیں دیکھا۔

"نہیں" سادہ انداز میں جواب دیتی وہ دوبارہ ٹی۔وی کی جانب منہ کر چکی تھی۔

"تو پھر جو تم نے عائلہ سے کہاں۔۔۔" اُنہوں نے اچھنبے سے بیٹی کو دیکھا۔

"بالاج کی خاطر جھوٹ بولا تھا ماما۔۔۔ اگر ایسا نہیں کرتی تو عائلہ خالہ مجھے منگنی کی انگوٹھی پہنا کر ہی اُٹھتی۔۔۔" وہ بالاج کی شکل سوچ ہنس دی۔

منیزہ بیگم نے جانچتی نِگاہوں سے بیٹی کے تاثرات دیکھے، اُنہیں کہی سے بھی اُس کے لفظوں میں جھوٹ کی رَمق محسوس نہ ہوئی تو پر سکون ہوتی وہ بھی کپ لبوں کو لگا گئی۔

"ہادیہ یہاں ہو تم اور میں پوری یونی میں پاگلوں کی طرح تمہیں ڈھونڈ رہا تھا!" اُسے ایک سُنسان کونے میں دبکا دیکھ بلال ایک دھپ سے اُس کے قریب آ بیٹھا۔

"کیوں ڈھونڈ رہے تھے کوئی کام تھا کیا؟" سر جھکائے گاس کھرچتے اُس نے مدھم انداز میں سوال کرڈالا۔ بلال کو اُس کی آواز بجھی محسوس ہوئی، وجہ وہ جانتا تھا گہری سانس خارج کیے خود کو کچھ کہنے کے لیے تیار کیا، اُس کے اِنکار کے باوجود گھر میں اُس کی منگنی کی تیاری زور وشور سے چل رہی تھی۔ اپنے ماں باپ تو بے حِسی کا خول چڑھا ہی چکے تھے مگر حیرت اُسے حدید صاحب اور حدیقہ بیگم پر ہو رہی تھی، اُنہیں اپنی بیٹی کی تکلیف کی ذرا پرواہ نہیں تھی، ایک بار بھی اُنہوں نے ہادیہ کے ساتھ ہوئی زیادتی پر کوئی جواب طلبی نہیں کی تھی۔

"ہادیہ۔۔۔"

"بلال تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ ہمیں آج منگنی کی شاپنگ پر جانا ہے ڈیڈ نے کال کی تھی اَنکل کو۔۔۔"

اِس سے پہلے بلال کچھ کہتا وانیہ دندناتی وہاں آتی ہادیہ پر نفرت بھری نگاہ ڈالے حق بھرے لہجے میں بِلال سے گویا ہوئی۔

"کم آن چلیے!" بڑے حق سے بِلال کا بازو تھامے اُس نے اُسے کھینچا۔

"او جسٹ لیو می! یو سائیکو!" بلال غصے سے غُرائے اپنا بازو اُس کی گرفِت سے نِکال چُکا تھا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ایک بات کان کھول کر سُن لو میری میں مر جاؤں گا مگر تم جیسی پاگل سے کبھی شادی نہیں کروں گا۔۔۔ لعنت بھیجتا ہوں میں تم پر اور تمہارے باپ کے اُس پیسے پر جِس کے بل بوتے پر مجھے اپنا زر خرید غُلام بنانے کے خواب سجا رہے ہو تم سب۔۔۔ میں ہادیہ سے محبت کرتا ہوں اور شادی بھی اُسی سے کروں گا۔۔۔" وانیہ کو کھری کھری سنائے وہ ہادیہ کو جھٹکے سے ہاتھ تھامے اُٹھاتا، لمبے ڈگ بھرتا ہادیہ کو کھینچے وہاں سے جا چُکا تھا۔

وانیہ نے نم، بھیگی، چبھتی نِگاہوں سے اُن کی پیٹھ کو گھورا۔ غصے سے ہاتھ کی مُٹھیاں بھینچ لی تھی۔۔۔ لب بھینچے، وہ ہاتھ کی پُشت سے آنسوؤں پونچھتی وہاں سے تیزی سے نِکلی تھی، گھر داخل ہوئی تو لاؤنج میں موجود تمام افراد اُس کی نم آنکھیں اور لال چہرہ دیکھ پریشانی سے اٹھ کھڑے ہوئے، ناک کی سیدھ میں وہ اپنے کمرے میں داخِل ہوئی تھی، چند لمحوں بعد کمرے سے ٹوٹ پھوٹ کے شور پر زیان اور شہزاد صاحب دونوں بھاگتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئے جہاں وہ چیختی چلاتی بے جان چیزوں پر اپنا غصہ نِکال رہی تھی۔

"وانیہ! میری جان میرا بچہ کیا ہوا ہے؟" زیان تڑپ کر اُس کی جانِب بڑھا، جس نے سُرخ گریہ نگاہوں سے زیان کی جانب دیکھا۔

"اُس نے مجھے پاگل کہاں بھائی، کہاں مر جائے گا مگر مجھ سے شادی نہیں کرے گا،وہ۔۔۔وہ لعنت بھیجتا ہے مجھ پر، مجھ پر اور میرے باپ پر۔۔۔"وہ روتی،ہکلاتی زیان کی باہوں میں بکھر گئی۔

"اُس (گالی) کی اِتنی ہمت، میں جان نِکال دوں گا اُس کی!"شہزاد صاحب غرائے۔

"نن۔۔ نہیں، اُسے۔۔۔ آپ اُسے کچھ نہیں کہے گے ڈیڈ، بہت محبت کرتی ہوں میں اُس سے۔۔۔اگر آپ کو جان نکالنی ہے تو اُس ہادیہ کی نِکالے۔۔۔وہی ہے فساد کی جڑ!"ہادیہ کے ذِکر پر اُس کی آنکھوں میں خون اُتر آیا، اور لہجے میں بلا کی نفرت۔

"ہادیہ "زیان نے زیرِ لب نام دانت پیسے نام دوہرایا۔

ہادیہ سے بعد میں نپٹنے کا خیال دِماغ سے نکالتا وہ وانیہ کی جانِب متوجہ ہوا جِسے اِس وقت رام کرنا بہت ضروری تھا، آخرکار تین گھنٹوں کی انتھک محنت کے بعد وہ اُسے سُلانے میں کامیاب ٹھہرے تھے۔

"کہاں جا رہے ہو زیان!"مسز شہزاد نے بیٹے کو اُٹھتے دیکھ سوال کیا۔

"فساد کی اِس جڑ سے مِلنے "دانت پیسے جواب دیتا وہ نِکل چُکا تھا، مسز شہزاد وانیہ کی جانِب دیکھے دوبارہ اُس کے بال سہلانے لگی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ایکسکیوز می! مجھے مس ہادیہ حدید سے مِلنا ہے!" آنکھوں سے گاگلز اُتارے زیان نے آس پاس نگاہ ڈالے ایک سٹوڈنٹ کو روکے سوال کیا۔ وہ اِس وقت وانیہ کے ڈیپارٹمنٹ میں موجود تھا، چھٹی کا وقت ہو چکا تھا، کچھ سٹوڈنٹس نِکل چُکے تھے اور کچھ دوستوں کے ساتھ جگہ جگہ گروپ بنائے ہنسی مزاق میں مگن تھے۔

"وہ رہی۔۔" اشارے سے بلال کے ساتھ مسکراتی لڑکی کی جانِب نشاندہی کی تھی۔

زیان نے اُس کی جانب دیکھا تو ٹھٹھک اُٹھا، اُس کی بے اِنتہا خوبصورتی زیان کو پل بھر میں اپنا گرویدہ بنا چکی تھی۔ کچھ لمحے وہ بے خود سا اُسے دیکھا گیا، مگر بے خودی میں بھی دِماغ نے اپنا کام بھرپور انداز میں کیا، کچھ لمحوں کے توقف کے بعد اُس کی آنکھیں چمکی، ایک تیر سے دو شِکار کا فارمولا لاگو ہونے کا وقت ہوا چلا تھا!

وہ مسکرائے، گنگناتا وہاں سے چل دیا تھا، گھر داخِل ہوا تو وانیہ کے اُٹھنے کی خبر ملی۔

"وانیہ میرا بچہ اِتنی جلدی اُٹھ گئی۔۔۔ مزید ریسٹ لے لیتی۔۔۔" وہ محبت سے اُسے ساتھ لگائے گویا ہوا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"میں ٹھیک ہو بھائی۔۔۔ مما بتا رہی تھی کہ آپ۔۔۔" نقاہت بھری آواز میں گویا ہوئے وہ آخری میں جھجھکی۔

"فساد کی جڑ سے مِلنے گیا تھا" زیان نے اُس کی بات مکمل کی۔

"تو مِل لیے؟" کمزور لہجے میں بھی وہ نفرت صاف دکھلائی۔

"ہمم مل لیا اور سمجھ لو حل بھی نِکال لیا!" زیان نے مسکرا کر جواب دیا۔

"سچ میں؟ کیسا حل بھائی؟" وانیہ یکدم پرجوش ہوئی۔

"ایزی بیٹا ایزی۔۔۔ صبح تک معلوم ہو جائے گا!" دماغ کے گھوڑے دوڑاتا وہ وانیہ سے بولا۔

اب اپنے ارادے سے شہزاد صاحب کو واقف کرنا تھا، وانیہ کے سونے کا یقین کیے وہ شہزاد صاحب کے کمرے کی جانِب بڑھا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

NOVEL'S LOUNGE

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"آپ! آپ رِشتہ لائے ہیں؟ اپنے بیٹے کا میری بیٹی کے لیے؟" ٹیبل پر موجود زیورات، پھل، مٹھائیوں کے ٹوکرے، شگن کا سوٹ۔۔۔اِس قدر مہنگے تحائف دیکھ اُن کی آنکھیں چُندھیا گئی، کروفر سے بیٹھے شہزاد خاندان کو دیکھا۔

"جی بالکل!" شہزاد صاحب نے چائے کے کپ کر اِنکار کیے جواب دیا۔

"ہم چاہتے ہیں بِلال اور وانیہ کی منگنی کے ساتھ ساتھ زیان اور ہادیہ کی منگنی بھی ہو جائے۔۔۔

"اُنہوں نے پوچھا نہیں بتایا تھا۔

"جج۔۔جی بِالکل جیسے آپ کی مرضی!" حدید صاحب کی خوشی سے باچھیں کِھل اُٹھی۔

بلال کے فیصلے پر بصیر صاحب سے حدید صاحب بھی کہی نا کہی نالاں تھے، مگر اب اپنی بیٹی کا رِشتہ اِتنے امیر گھرانے میں جڑتے دیکھ اُن کی آنکھیں روشن ہوئی، اور اُن روشن آنکھوں میں موجود پیسے کی ہوس اور لالچ دونوں باپ بیٹے سے پوشیدہ نہ تھی، وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے پلان کامیاب ہو جانے پر فتح کُن انداز میں مسکرا دیے تھے۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ہادیہ ساکن نِگاہوں سے سامنے موجود شگن کے سامان کو دیکھتی ماں اور تائی کو دیکھنے لگی جو دونوں اُس کی دِلی کیفیت سے اَنجان ہوتی بھی نظرانداز کیے سر جوڑے منگنی کا فنکشن ڈِسکس کرنے میں مگن تھی جیسے اِس سے ضروری اور اَہم کوئی اور بات نہ ہو۔

فِضہ چاچی بھی مارے بندھے اُن کے پاس آبیٹھی تھی، وہ جو سب پر راج کرنے کے خواب سجائے بیٹھی تھی اب دوبارہ سے اُن کے نیچے آچکی تھی۔

شہزاد صاحب حبیب چانڈیو سے زیادہ طاقت ور اور پیسے والے آدمی تھے۔

اپنوں کی بے حِسی پر آنسوؤں پر بند باندھتی وہ لان کی جانب بڑھ گئی، راستے میں ٹکراؤ بِلال سے ہوا جس کی سُرخ گریہ نگاہوں سے نگاہیں چُراتی وہ اپنے آنسوؤں کو ہاتھ کی پشت سے صاف کیے بھاگتی لان میں چلی آئی، کھلی فِضا میں آنکھیں بند کیے گہری سانسیں بھری تھی اُس نے۔

ہادیہ کے رشتے کا سُن بِلال ایک بار پھر طوفان کھڑا کر چُکا تھا، مگر حدید صاحب نے اُسے ہری جھنڈی دِکھادی تھی۔۔۔ہادیہ اُن کی بیٹی تھی، اُن کی مرضی وہ جہاں مرضی اُس کی شادی کرتے، بِلال اُس پر کوئی حق نہیں رکھتا تھا، دونوں کی مرضی کے خِلاف اُن کے والدین اپنے فائدے کے لیے اپنے بچوں کی خوشیوں کی قربانی دینے کو تیار تھے۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کیا سوچ رہی ہو؟" گہری سوچ میں غلطاں، بینچ پر بیٹھی ہادیہ نے آنکھیں کھولے بِلال کو دیکھا جو سُرخ گریہ نِگاہوں سے آسمان کو تک رہا تھا۔

"آج شِدت سے مِناج کی یاد آرہی ہے!" ہادیہ کا جواب غیر متوقع تھا۔

"یاد ہے جب بدر بھائی نے مِناج کو ٹھکرایا تھا اور تایا جان نے دھکے مار کر منیزہ چچی اور مِناج کو گھر سے نِکالا، کتنا سیلیبریٹ کیا تھا ہم نے۔۔۔ آج جب خود پر آئی تو کیسے تڑپ اُٹھے ہم۔۔۔ آج شِدت سے مِناج کی تکلیفوں کا اندازہ ہو رہا ہے، محبت کے بچھڑ جانے کا غم، اپنوں کا دھوکا۔۔۔ مِناج کے لیے کھودے گئے گڑھے میں آج ہم خود منہ کے بَل گرے تو اُس کے آنسوؤں کا احساس
ہوا۔۔۔ مجھے، مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ یہ سب مکافاتِ عمل ہو رہا ہے ہمارے، منیزہ چچی اور مِناج کی بد دعا لگ چکی ہے ہمیں!" بات مکمل کیے، چہرہ ہاتھوں میں چھپائے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔

بلال نے بھی آنکھیں میچے، لب چبائے، آنسوؤں کو حلق میں اُتارا۔

ہادیہ کے الفاظ اُس کے دل پر بھاری بوجھ لاد چکے تھے۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"یا اللہ!" ہڑبڑی میں آفس میں داخل ہوتی وہ بُری طرح سامنے سے آتی شمسہ سے جا ٹکرائی تھی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"آرام سے بہن کہاں چلی۔۔۔" شمسہ نے اُس کی اُڑی اُڑی رنگت دیکھ اِستفسار کیا۔

"ابھی لیٹ ہو رہا ہے، فری ہو کر بتاؤں گی!" شمسہ کی گرِفت سے نکلتی وہ میٹنگ روم کی جانب بھاگی۔

"اوہ!" شمسہ سمجھتی سر ہلاتی اپنے کام میں گم ہو چکی تھی۔

ہوا کچھ یوں تھا کہ مِناج کو صبح ہی میسم کی کال آئی تھی، دوسرے شہر سے ایک ڈیلیگیشن آرہا تھا جِن کے ساتھ ارجنٹ میٹنگ سیٹ کی گئی تھی۔۔۔ اُسے کال کیے جلدی آنے کا آرڈر دیا گیا تھا، اور بس آج جلدی جانا تھا تو پوری کائنات نے اُسے لیٹ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔ لِفٹ ایک بار پھر دَغا دے گئی، لائٹ بے وقت چلی گئی، موبائل چارج نہیں تھا اور آج تو گاڑی بھی بند پڑ گئی تھی۔

جلدی جلدی کے چکر میں وہ اچھی خاصی لیٹ ہو گئی تھی۔

اب بھی بھاگتی پھولی سانسوں سمیت وہ میٹنگ روم کا دروازہ کھولے اَندر داخِل ہوئی تھی۔

"آئی ایم سو سوری سر۔۔۔" میسم کی جانِب اُس نے معذرت خواں نِگاہوں سے دیکھا جب کانوں نے جانی پہچانی آواز ٹکرائی۔

"مِناج؟" سامنے ٹیبل کے اُس پر بیٹھے بدر اور عشنا کو دیکھ اُس کی آنکھیں پھیلی تھیں۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"مِناج؟" وہ جو بدر اور عشنا کو سامنے دیکھ کچھ لمحوں کو اپنی دنیا میں گم ہو چکی تھی میسم کے پکارنے میں چونک کر ہوش میں آتی، سوالیہ نِگاہوں سے اُسے تکنے لگی۔

"میٹنگ!" میسم نے اُسے یاد دِلایا۔

"اوہ یس! سوری سر!" ہوش میں آتی سر ہلائے وہ اپنی سیٹ سَنبھال چُکی تھی۔

پوری میٹنگ بدر کی متفکرانہ اور عشنا کی قاتلہ نِگاہیں اُسے خود پر محسوس ہوتی رہی تھیں۔

اُس کا جی چاہا کہ لمحہ بھر کو سب کچھ بھول بھال جائے، چیخے چلائے۔

میٹنگ ختم ہوتے ہی ڈیل فائنلائز ہو چکی تھی۔

صرف مِناج ہی نہیں میسم بھی اُن دونوں میاں بیوی کی نگاہیں مِناج پر محسوس کر چکا تھا، وہ اِتنا بچہ تو نہ تھا، بہت اچھے سے جانتا تھا بدر اور مِناج کے مابین رِشتہ۔۔۔ معراج صاحب نے ایک دو بار اُس کا ذِکر کیا تھا میسم سے، اپنے ہونے والے داماد کے طور پر تعارُف دیا تھا۔۔۔ خیر اِس ڈِیل کے پیچھے اُس کا کوئی مقصد نہیں تھا، بدر سے ڈیل اُس کو کافی منافع دینے والی تھی، اور ویسے بھی مِناج کی ذاتی زِندگی میں

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دَخل اندازی کرنا اُسے اِنتہائی غیر اِخلاقی حرکت محسوس ہوئی پھر چاہے وہ مِناج سے محبت ہی کیوں نہ کرتا ہو!

محبت!!!

اُسے مِناج سے محبت ہو چُکی تھی، اُس نے شرافت سے اِس بات کا اِقرار کیا تھا۔

لبوں پر نجانے کیسے گہری میٹھی مُسکان در آئی۔

"میسم آر یو اوکے؟" کافی اِنتظار کے بعد بھی جب میسم نے بدر کا اپنی جانِب بڑھا ہاتھ نہ تھاما تو اُس نے میسم کا کندھا ہِلایا۔

"اوہ! یس آئی ایم! سوری۔۔۔" وہ شرمندہ ہوتا مسکرائے اُس کا ہاتھ تھام چُکا تھا۔

مِناج نے تیزی سے فائلز سمیٹی تھی مگر عشنا کی نفرت بھری نِگاہیں اُس کا پیچھا چھوڑنے کو تیار ہی نہ تھی۔

میٹنگ کے بعد وہ سب لوگ لنچ کے لیے قریبی ریسٹورینٹ کی جانِب بڑھے تھے۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

میسم اور فروہ ایک ساتھ آگے کو بڑھے، بدر نے مِناج سے بات کرنے کی ایک دوبار کوشش کی جسے اُس نے بری طرح نظر انداز کیا تھا، فروہ کو وہ عام دِنوں کی نِسبت کچھ بوکھلائی محسوس ہوئی، بدر کی کوشش بھی وہ دیکھ چکی تھی۔

"کمینہ، ٹھرکی۔۔۔بیوی کے ساتھ ہوتے ہوئے بھی اکیلی لڑکی ہراساں کر رہا ہے!" فروہ اپنا مطلب نِکالتی مناج کے ساتھ ہولی، مِناج اُس کے نادر الفاظ سُن چکی تھی مگر فلحال اُسے نے تصیح کرنے کی کوشش نہ کی، وہ اب پُر سکون ہو چکی تھی۔

ریسٹورینٹ میں بھی بدر کو اُس سے بات کرنے کا موقع نہیں مِلا تھا۔

"مِناج؟" میسم کی پکار پر اپنی پلیٹ پر جھکی مِناج نے سر اُٹھائے اُسے دیکھا۔

"لیٹ آنے کی وجہ سے میں ٹھیک سے تمہارا تعارُف نہیں کروا سکا۔۔۔اِن سے مِلو یہ ہے مِسٹر بدر اور اُن کی وائف مسز عشنا بدر۔۔۔" میسم نے اُن کا تعارف کروایا، مِناج نے چہرے کے تاثرات پر قابو پر، ہلکی مصنوئی مُسکان لبوں پر سجائے اُن کو سلام کیا تھا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"مسٹر میسم آپ کی پی-اے مجھے کچھ بہکی بہکی سی لگ رہی ہے۔۔۔ میٹنگ میں بھی یوں تھی جیسے کسی جاہل کو اِنگلش بُک پڑھنے کو دے دی ہو، یا کسی دیہاتی کو کسی فائیو سٹار ہوٹل میں کھانا کھلانے لے جائے۔۔۔" عشنا نے کچھ تو کہنا ہی تھا تو پھیکا سا طنز کر ڈالا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ مِناج بہت قابِل ہے، وہ تو ارجنٹ میٹنگ ارینج کی گئی تھی اور اُسے آئیڈیا نہیں تھا۔۔۔ اِسی لیے۔۔" اِس سے پہلے میسم کچھ کہتا فروہ اُس کے دِفاع میں بول اُٹھی تھی۔

مِناج اور میسم دونوں نے چونک کر اُسے دیکھا، جیسے یقین نہ ہو کہ یہ الفاظ فروہ نے ہی ادا کیے ہیں!

"ایکچوئیلی میرے چھوٹے بھائی کی انگیجمینٹ ہے، ہمیں آنا تھا تو سوچا کیوں نہ میٹنگ بھی ابھی ارینج کر لی جائے۔۔۔" عشنا کو مزید گوہر افشانی کے موڈ میں دیکھ، آنکھیں دِکھائے بدر نے فوراً بات سنبھالی۔

'بھائی کی انگیجمینٹ' پر مِناج کچھ چونکی، کیا وہ بلال کی منگنی کی بات کر رہا تھا؟ بسمہ نے اُسے بتایا بھی نہیں۔۔۔ بسمہ! یاد آیا کتنے دِنوں سے اُن کی بات نہیں ہوئی تھی۔ اب بسمہ یاد آئی تو بالاج بھی ذہن میں دوڑا چلا آیا۔

"مِناج! مِناج!" اُسے ایک بار پھر اپنے خیالات میں گم دیکھ فروہ نے ہوش دِلایا۔

"آریو شیور کہ یہ 'بہت قابل' ہے، اِسے تو مراقبے میں جانے سے فرصت نہیں۔۔۔"عشنا پھر طنز کر اُٹھی۔

"سر آپ برا نہ منائے تو مجھے آف مِل سکتا ہے؟ میں کچھ اچھا نہیں فیل کر رہی۔۔" مِناج نے جھجک کر میسم سے مطالبہ کیا۔

"آریو اوکے، اگر آپ چاہے تو میں آپ کو ڈاکٹر کے پاس۔۔۔"

"نو سر! میں خود چلی جاؤ گی، جسٹ وانٹ آف!" مناج کے لہجے میں موجود بے بسی سب نے بھانپی تھی۔

"شیور!" اجازت ملنی تھی کہ اپنا بیگ کندھے پر لٹکائے وہ تیزی سے دوڑنے کے انداز میں رسٹورینٹ سے نکلی تھی۔

سب کی گہری نِگاہوں نے دور تک اُس کا جائزہ لیا تھا۔

گھر میں اِس لمحے عجیب و غریب شور وغُل تھا، ہر کوئی افراتفری کے عالم میں اِدھر سے اُدھر بھاگے جا رہا تھا، آج گھر میں منگنی کا فنکشن تھا۔۔۔اُن دو کے علاوہ تمام گھر والے پرجوش تھیں۔۔۔اگر وہ دونوں ہجر کی آگ میں سلگ رہے تھے تو پریشان کوئی اور بھی تھا۔

فراز صاحب پریشانی سے اِس لمحے اپنے پورشن میں ٹہل رہے تھے، آج کل حبیب چانڈیو کا رویہ اُنہیں فکر میں مبتلا کیے ہوئے تھا۔اُس کے انداز و تیور اُنہیں صاف بدلے بدلے محسوس ہو رہے تھے۔

"بلال تیار ہو؟"بدر نے ناک کیے کمرے میں جھانکا جو سر ہاتھوں میں گرائے پریشان سا بیڈ پر بیٹھا تھا۔

"بھائی مجھے یہ منگنی نہیں کرنی پلیز آپ ڈیڈ کو سمجھائے۔۔۔اُنہیں بزنس لاس کا ایشو ہے نا؟تو آپ بھی تو اُن کی ہیلپ کر سکتے ہیں! آپ کا بزنس ماشااللہ بہت اچھا جا رہا ہے، فائنینشلی آپ اُنہیں سپورٹ کر سکتے ہیں۔۔۔پلیز بھائی مجھے اور ہادیہ کو اِس مصیبت سے نکال لے!"بلال نے تڑپ کر اُس کی منت کی تو بدر بوکھلا اُس کی گرفت سے اپنے ہاتھ چھُڑوا گیا تھا۔

"میں!میں کچھ نہیں کر سکتا بلال۔۔۔ویسے بھی میرا بزنس ابھی اتنا بھی سٹیبل نہیں ہوا۔۔۔تم ایسا کرو تیار ہو جاؤ وینیو پہنچنے میں دیر ہو جائے گی ورنہ!"صاف دامن بچائے بدر بھاگ نِکلا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

بلال نے سرخ گریہ نِگاہوں سے اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھا، آج اُسے شِدت سے مِناج کی تکلیف کا احساس ہوا۔ اپنوں کا بدل جانا، رخ پھیر لینا کس قدر اذیت ناک ہے اُسے شدت سے اندازہ ہوا چلا تھا۔

دل پر پتھر باندھے وہ اپنے کپڑے لیے واشروم کی جانب بڑھ گیا، شاور آن کیے ٹھنڈے پانی نیچے کھڑے اپنے اندر لگی آگ کو بجھانے کی ناکام سی کوشش کی تھی اُس نے۔

دوسری جانب پارلر میں موجود ہادیہ نے سپاٹ نِگاہوں سے اپنے سجے سنورے روپ کو دیکھا، دل میں کوئی خوشی نہ تھی۔۔۔ دل تو جیسے بند ہونے کو تھا، یوں معلوم ہو جیسے بھر بھری مٹی کی مانند سب کچھ ہاتھوں سے نکلتا چلا جا رہا ہے۔

"امم! نہیں مجھے میرا ہئیر سٹائل پھر سے بنوانا ہے۔۔۔ مجھے پسند نہیں آیا!" وانیہ کے حکمیہ لہجے پر وہ ہوش میں آئی، نم نگاہوں سے اُسے دیکھا جو آج کچھ زیادہ ہی چہک رہی تھی۔

"بٹ وانیہ میرے خیال سے تمہیں یہ سٹائل اچھا لگ رہا ہے!" بسمہ نے اُسے سمجھانا چاہا جو مین میخ نِکالنے سے ہی بعض نہ آ رہی تھی۔

"آپ اپنے خیالات اپنے پاس رکھیئے۔۔۔ آئیندہ سے مجھ سے اِس ٹون میں بات کرنے کی کوشش مت کیجیئے گا! مائنڈ اِٹ!" احساس تزلیل سے بسمہ کا چہرہ سُرخ پڑ گیا، ہادیہ کو یکدم ڈھیروں غصہ عود آیا۔

"تمیز سے وانیہ! بڑی ہے وہ تم سے۔۔۔ اور اگر عمر کا نہیں تو رِشتے کا لحاظ کر لو!" ہادیہ اُس پر برس اُٹھی۔

وانیہ نے نگاہیں چھوٹی کیے اُسے گھورا، نجانے ایسا کیا نظر آ گیا تھا اُس کے بھائی کو اِس ہادیہ میں۔۔۔ دل تو چاہا اُس کا منہ توڑ دے مگر کچھ سوچتی، شاطرانہ مسکرائے اُس نے ہئیر سٹائلر کو بال ٹھیک سے بنانے کا اِشارہ کیا تھا۔

تھوڑی دیر میں گاڑیاں اُنہیں وینیو لے جانے کو تیار تھیں۔۔۔

کب وہ وینیو پہنچے، کب اُنہیں سٹیج پر لے جایا گیا، ہادیہ کو کچھ ہوش نہ تھی۔۔۔ زیان کے نام کی انگوٹھی پہنے، لوگوں کی تالیوں پر وہ ہوش میں آئی۔

آنسوؤں کا گولا حلق میں اُتارے بلال کی جانب دیکھا، جس کے بازو میں بازو ڈالے وانیہ چہکتی سب کو اپنی رِنگ دِکھا رہی تھی۔ وہ اُن دونوں کو دیکھنے میں اِس قدر کھوئی ہوئی تھی کہ اپنی کمر کے گرد لپٹا

زیان کا ہاتھ محسوس نہ کر پائی اور جب گرفت سخت ہوئی تو سسک کر اُس کی جانب دیکھا جو مسکرا رہا تھا مگر آنکھوں میں شعلہ لپک رہے تھے۔

"اپنے عاشق کو دیکھ کر ٹھنڈی آہیں بھرنا چھوڑو اور مجھ پر دھیان دو۔۔۔اب جو بھی ہوں میں ہی ہوں تمہارا! آئندہ تم مجھے اُس بلال کو تکتے نظر آئی تو آنکھیں نکال دوں گا!" اُس کی دھمکی پر ہادیہ کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ محسوس ہوئی۔

گرفت مزید سخت ہوئی تو آنسوؤں پیچھے دھکیلے تیزی سے سر اثبات میں ہلا گئی تھی وہ۔

"گڈ گرل!" زیان نے اُسے پچکارہ۔

تھوڑی ہی دیر میں کھانا کھل چکا تھا، تمام فیملی ممبرز ایک بڑے ٹیبل پر بیٹھے کھانے اور باتوں میں مصروف تھیں۔۔۔وانیہ اور زیان اُن سب سے دور آپس میں کچھ بات چیت میں مبتلا تھے جب زیان نے سخت نگاہوں سے ہادیہ کو گھورا جو اپنے جہاں میں گم سم تھی۔

"ہادیہ مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے اکیلے میں! ایکسکیوز از ایوری وان!" اُس کا ہاتھ تھامے چیئر سے اُٹھائے وہ ہادیہ کو اپنے ساتھ گھسیٹتے لے جا چُکا تھا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

بلال نے پریشانی سے اُنہیں دیکھا، اِس سے پہلے وہ اُن کے پیچھے جاتا وانیہ تیزی سے اُس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھی اُسے روک چکی تھی۔۔۔ بلال نے گہری سانس خارج کیے، کلس کر اِس پاگل لڑکی کو دیکھا، جس نے دو گھنٹوں میں اُس کا جینا حرام کر ڈالا تھا، نجانے آنے والی زِندگی میں کیا کیا نہ ہوتا۔

زیان اُسے تقریباً گھسیٹتے ہوئے وینیو کی بیک سائڈ پر لائے ایک جھٹکے سے اُسکی کلائی چھوڑ چُکا تھا، ہادیہ کی پیٹھ بُری طرح سے دیوار سے ٹکرائی تھی جس پر وہ سسک اُٹھی۔

"تم نے بدتمیزی کی وانیہ؟ کیا بکواس کی اُس سے تم نے؟" زیان اُس پر چنگھاڑا تھا۔

"بدتمیزی؟ میں نے کوئی بدتمیزی نہیں کی!" ہادیہ نے حیران کن نِگاہوں سے زیان کو تکا۔

"تم نے وانیہ کو شٹ اپ کال دی؟ اُسے پارلر کے تمام سٹاف کے سامنے زلیل کیا؟" زیان اُس سے بازپرس پر اُتر آیا تھا۔

"میں نے کوئی بدتمیزی نہیں کی۔۔۔ آپ جانتے بھی ہے آپ کی بہن نے کیا کیا ہے؟" جواباً ہادیہ بھی غصے سے بھڑکی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"خبر دار! خبر دار جو میری بہن کے خلاف ایک لفظ بھی اِس زبان سے نکالا، زبان کاٹ ڈالوں گا تمہاری۔۔۔ اب تم واپس جاؤ گی اور وانیہ سے معافی مانگو گی۔۔۔" زیان نے ٹیبل کی جانب اشارہ کیا تھا۔

"کون سی معافی؟ کیسی معافی؟ کِس چیز کی معافی (ہادیہ کی اب بس ہو چکی تھی) مجھ سے معافی منگوانے سے اچھا ہے آپ اپنی بہن کے کارنامے دیکھیے، جانتے بھی ہیں اُس نے کیا کیا ہے؟ بسمہ آپی سے بدتمیزی کی اُس نے۔۔۔ بدتمیز میں نہیں بدتمیز وہ ہے، اور صرف بدتمیز ہی نہیں بداِخلاق اور سائیکو۔۔۔" ہادیہ غصے سے چلائی، مگر بات مکمل ہونے سے پہلے ہی زیان کا ہاتھ ہوا میں بلند ہوتا اُس کے چہرے پر نشان چھوڑ چکا تھا۔

"میں تمہاری جان نکال دوں گا جو میری بہن کے بارے میں کسی بھی قسم کی فضول بکواس کرنے کی کوشش کی۔۔۔ یو نو واٹ! پہلے سوچا تھا تمہیں پیار سے ڈیل کروں گا لیکن نہیں تم جیسی اڑیل گھوڑی کو سختی سے ہی سیدھا کرنا پڑتا ہے۔۔۔ میری بہن کے خلاف فضول بولنے والی اِس زبان کا وہ علاج کروں گا کہ تم بولنا بھول جاؤ گی۔۔۔ جسٹ ویٹ اینڈ واچ!" زیان کی دھمکی پر ہادیہ کو اپنے پورے جسم کا خون نچڑتا محسوس ہوا!

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

گال پڑنے والے تھپڑ پر سنسنا اُٹھا تھا، یہ جگہ گیدرنگ سے زرا فاصلے پر تھی، آواز تو کسی نے بھی نہیں سنی ہو گی اور اوپر سے میوزک کا شور۔

ہادیہ کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسوؤں در آئے۔

"ایک آنسو بھی نکلا تو دیکھنا کیا حشر کرتا ہوں تمہارا۔۔۔ آنکھیں صاف کرو اور چلو میرے ساتھ۔۔۔" ہادیہ نے تیزی سے آنکھیں صاف کی، اُس کی کلائی جکڑ تا زیان اُسے اپنے ساتھ پارکنگ کی جانب لے نکلا تھا۔

ہادیہ نہیں جانتی تھی وہ کہاں جا رہے ہیں، نہ اُس نے پوچھا، تھپڑ والا گالا بھی تک تکلیف میں تھا، مین روڈ پر آئے زیان نے کال کیے حدید صاحب کو خود ہادیہ کو ڈراپ کرنے کا بتا دیا تھا۔۔۔ وہاں موجود بلال اِس خبر پر جبر کر کے رہ گیا تھا خود پر۔

گاڑی معراج ہاؤس کے صدر گیٹ پر رکی تھی۔

ہادیہ نے چونک کر زیان کو دیکھا۔

"اب بیٹھی شکل کیا دیکھ رہی ہو اترو!" وہ بھڑکا، ہادیہ بوکھلائے اُترنے کو تھی جب ایک بار پھر کلائی اُس کی سخت گرفت میں سمٹ آئی تھی۔

"ایک بات میری اچھے سے اِس چھوٹے ذہن میں بِٹھالو۔۔۔ آج تم نے میرے نام کی انگوٹھی پہنی ہے تو آج سے تم میری ہوئی، اگر غلطی سے بھی اپناوہ عاشق یاد آئے، یااُس کی یاد ستائے تواس تھپڑ کو بھی ساتھ ہی یاد کرلینا۔۔۔ اور آئیندہ سے مجھ سے یوں زبان درازی کرنے کی کوشش کی تو ایسے کئی تھپڑ تمہارے مقدر میں لکھ دیے جائے گے سمجھی؟" زیان کے آنکھیں دِکھانے پر خوف سے ہادیہ نے سر تیزی سے اَثبات میں ہِلایا تھا۔

"گڈ گرل !اب جاؤ!" اِجازت کیا ملنی تھی وہ تو خرگوش کی سی تیزی سے گاڑی سے نکلتی بھاگنے کو تیار تھی جب ایک بار زیان کی پُکار پر قدم ٹھٹھک کر رُکے۔

"سنو! آج رات کال کروں گا ٹائم پر اُٹھالینا اور اپنے اُس عاشق سے کوسوں دور رہنا، اگر مُشکل لگے تو اِس تھپڑ کو یاد کرلینا!" اُسے حکم سنائے وہ گاڑی زَن سے بھگالے جا چُکا تھا۔

ہادیہ سسکی بھرتی لبوں پر ہاتھ جمائے صدر دروازہ عبور کیے کمرے میں جا بند ہوئی تھی۔

"کیا بات ہے فراز آپ کچھ پریشان لگ رہے ہیں؟" فِضہ بیگم نے شوہر کو پریشان دیکھے اُن سے سوال کیا۔۔۔ وہ سب ہی فنکشن کے درمیان گھر واپس آچکے تھیں۔

"کچھ ٹھیک نہیں ہے فضہ۔۔۔ سمجھو سب ختم ہو گیا ہے!" سر ہاتھوں میں گرائے وہ بے بسی سے گویا ہوئے۔

"کک۔۔ کیا مطلب؟" فضہ بیگم نے خوف کے تحت شوہر کو دیکھا، دونوں بیٹے بھی پریشانی میں آچکے تھے۔

"ہم برباد ہو گئے ہیں، سڑک پر آچکے ہیں۔۔۔ وہ چانڈیو! اُس نے مجھے تباہ و برباد کر ڈالا۔۔۔" وہ چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دیے۔

فضہ بیگم کو اپنے سر پر چھت گرتی محسوس ہوئی۔۔۔ یہ، یہ کیا ہو گیا! اُنہوں نے تو نجانے آنے والی زِندگی کیا کچھ سوچ رکھا تھا عالیشان بنگلہ، نوکر چاکر، سونا چاندی، ہیرے جواہرات اور ایک جھٹکے میں سب ختم، تمام خواب چکنا چور۔۔۔ اُنہیں اپنا دماغ گھومتا محسوس ہوا۔۔۔ سر تیزی سے نفی میں ہلا۔

"نن۔۔۔ نہیں ایسا، ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ ہم! ہم نے کیا کچھ نہیں کیا اِس زِندگی کو پانے کے لیے۔۔۔ اور یوں سب، یوں سب اچانک کیسے ختم ہو سکتا ہے؟" وہ ہزیانی انداز میں چِلاتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔

دونوں بیٹے اپنی جگہ الگ پریشان تھے۔۔۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"تم سب تیاری پکڑو، اپنا اپنا سامان پیک کر لو۔۔۔ ہمیں یہاں سے نِکلنا ہو گا!" فراز صاحب نے خود پر قابو پائے اُن سب سے بولے۔

"کیا مطلب ہم کیوں جائے گے یہاں سے ؟" فضہ بیگم نے آنسوؤں بھری حیران کن نِگاہوں سے اُنہیں دیکھا۔

"کیونکہ اب یہاں ہمارا کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔ بِزنس میں سے اپنا حصہ پہلے ہی لے کر حبیب چانڈیو کے ساتھ انویسٹ کر چُکا تھا میں۔۔۔ رہی اِس گھر کی بات تو اپنے پورشن کو میں پہلے ہی بینک میں گِروی رکھوا چُکا تھا، اب جیب میں ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں تو لون کہاں سے چُکاؤں گا!" اُنہوں نے گہری سانس خارج کیے جواب دیا تو فضہ بیگم دھپ سے صوفہ پر گر گئی۔

"اب کیا ہو گا ماما؟ ہم کہاں رہے گے ؟ کیا کرے گے اب ہم ؟" دونوں بیٹے پریشان ہو چکے تھے۔

"ہم سب ہمارے پُرانے گھر جا رہے ہیں! تیاری کرو سامان باندھو!" وہ فیصلہ سُنائے جا چکے تھے، فضہ بیگم نے اُن کی پشت کو یوں گھورا جیسے اُن کے سر پر سنگ نِکل آئے ہو۔

اُن کی نِگاہوں کے سامنے اپنا پرانا گھر نمودار ہوا، اور ساتھ ہی وہ گندا سا محلہ، وہ تنگ و سیلن زدہ مَکان سب کو سوچ اُن کی سانسیں بند ہوئیں۔۔۔ اُنہیں تو اب اِس عالیشان محل کی عادت ہو چکی تھی تو اُس ٹوٹے پھوٹے مکان میں کیسے زندگی گزارتی؟

تھکے قدموں سنگ اُنہوں نے اپنا تمام سامان سمیٹا تھا۔۔۔ سیو نگز یا زیور اُنہوں نے کبھی بنایا نہیں تھا اور جو تھوڑا بہت زیور تھا وہ بھی فراز صاحب اپنے پورشن کے ساتھ ہی گروی رکھوا چکے تھے۔

دو گھنٹوں کی پیکنگ کے بعد وہ چاروں اپنے پورشن پر ایک آخری نِگاہ ڈالے باہر آئیں جہاں بصیر صاحب، حدید صاحب اور اُن کی بیگمات نے چڑاتی مسکان کے سنگ اُنہیں دیکھا۔

شرمندگی سے نِگاہیں چرائے وہ اپنی ذاتی چھوٹی سے گاڑی میں نِکل چکے تھیں۔

"چلو جی خس کم جہاں پاک!" بریرہ بیگم نے ہاتھ جھاڑے۔

اب وہ چاروں مزے سے لاؤنج میں داخل ہوئیں نہ صرف آج کے فنکشن کو ڈِسکس کر رہے تھے بلکہ گاہے بگاہے فراز صاحب کی حالت پر ہنسی مزاق میں بھی مصروف تھے۔

گھر میں داخل ہوئے بِلال نے افسوس سے اُن پر ایک افسردہ نِگاہ ڈالی، بات خود پر آئی تو اپنے ماں باپ کی خود غرض فطرت کُھل کر سامنے آئی۔۔۔ یہ لوگ کِسی کے سگے نہ تھے، یکدم معراج چاچا کی یاد

شِدت سے آئی، ساتھ ہی آنکھیں نم ہوئیں۔۔۔ آج اُن کی محبتیں، چاہتیں یاد آئیں تو اُن میں موجود مخلصی محسوس ہوئی۔۔۔ کتنا زہر گھولتے رہے اُس کے ماں باپ معراج چاچا کے خلاف، بچوں کو کبھی بھی چاچا سے مہنگے تحفے لینے سے نہیں روکا، مگر ساتھ ہی احساس دلا دیا جاتا کہ معراج چاچا بس اُنہیں نیچا دِکھانے کے لیے اُنہیں یہ سب کھلونے دیتے تھیں۔۔۔ مگر اب پچھتاوے کا کیا فائدہ؟

اُن سب کو اُن کے حال پر چھوڑے بِلال ہادیہ کے کمرے کی جانِب بڑھا، زیان اور ہادیہ کے مابین گفتگو وہ جاننا چاہتا تھا۔۔۔ پہلے زیان کا ہادیہ کو بیچ لنچ میں اُٹھا لے جانا اور پھر اچانک اُن کا ساتھ ڈرائیو پر جانا، کچھ تھا جو غلط تھا۔

ہادیہ کے کمرے کے باہر کھڑے گہری سانس خارج کیے وہ دروازہ کھولے کمرے میں داخل ہوا، کھڑکی کھولے ٹھنڈی ہوا لیتی ہادیہ نے چونک کر دروازے کی جانب دیکھا، بلال کو دیکھ اُس کی آنکھیں پھیلی۔

"بلال تم یہاں؟" ہادیہ نے اُس سے سوال کیا۔ مگر بلال کی نگاہیں تو اُس کے گال پر جا رکی جہاں تھپڑ کا نِشان واضع تھا۔

"ہادیہ یہ۔۔۔ یہ کس نے کیا؟" بلال نے تڑپ کر اُس کے گال پر ہاتھ رکھا تو ہادیہ سسک اُٹھی، ساتھ ہی آنکھیں پھیلی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"وہ،وہ واشروم میں پھسل گئی تھی میں!"ہادیہ نے نِگاہیں چڑائے جواب دیا۔

"اوہ شٹ اپ ہادیہ! بچہ نہیں ہوں میں تھپڑ اور پھسلن کے نشان میں فرق کرنا آتا ہے مجھے۔۔۔کیا زیان نے تم پر ہاتھ اُٹھایا؟"بلال کے سوال پر ہادیہ کی آنکھوں میں آنسوؤں در آئیں جنہیں چھپانے کی خاطر وہ سر جھکا گئی۔

"نن۔۔نہیں۔۔۔"اُس نے اٹک کر جواب دیا۔

"جھوٹ مت بولو ہادیہ، آج تم آدھا دِن اُس کے ساتھ تھی۔۔۔اگر وہ نہیں تو کس نے۔۔۔"

بلال بات مکمل کرتا کہ ہادیہ کا موبائل بج اُٹھا،ہادیہ کے موبائل اُٹھانے سے پہلے بِلال اُٹھا چکا جہاں زیان کا نمبر جگمگا رہا تھا جو آج اُس نے زبردستی ہادیہ کے موبائل میں فیڈ کیا تھا۔

ہادیہ نے بلال کے ہاتھ سے موبائل کھینچنے کی کوشش جو ہوا میں بلند کر چُکا تھا، تھک ہار کر ہادیہ ہار مان چُکی تھی۔

بلال نے کال رسیو کیے سپیکر آن کر ڈالا تھا۔ آنکھوں کے اِشارے سے ہادیہ کو بات کرنے کو کہاں۔

"ہ۔۔ہیلو!"ہایہ جھجھک کر بولی۔

"کہاں تھی کب سے کال کر رہا ہوں تمہیں" دوسری جانب سے زیان کی غصیلی آواز کانوں سے ٹکرائی۔

"وہ۔۔وہ پتہ نہیں چلا" ہادیہ نے لب تر کیے جواب دیا۔

"جب تمہیں کہاں تھا کال کروں گا تو کیسے پتہ نہیں چلا؟ اوہ کہی اپنے اُس عاشق کی یاد میں تو گم نہیں تھی؟" زیان کا مزاق اُڑاتا انداز اُن دونوں کے تن بدن میں آگ لگا چُکا تھا۔

"ایسا کچھ نہیں ہے" ہادیہ نے کانپتے لہجے پر قابو پائے جواب دیا۔

"ہونا بھی نہیں چاہیے، ورنہ آج کا تھپڑ تو صرف ایک ٹریلر تھا!" ہادیہ آنکھیں میچ چکی تھیں جبکہ بلال کی آنکھوں میں خون اُتر آیا۔

"خیر میں نے تمہیں یاد دِلانے کے لیے کال کی ہے کہ تمہیں وانیہ سے معافی مانگنی ہے اور اگر کل صبح تک تم نے اُس سے معافی نہیں مانگی تو تمہیں کبھی کچھ مانگنے قابل نہیں چھوڑوں گا!" زیان کی دھمکی پر بلال کے ضبط کا بندھن ٹوٹا۔۔۔ آگے بڑھ کر اُس نے کال کاٹنی چاہی مگر ہادیہ نے اُس کا ہاتھ پکڑے کوئی بھی سخت قدم لینے سے اُسے روکا۔

کچھ مزید 'اچھی' باتوں کے بعد زیان کال کاٹ چُکا تھا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"میں اِسے جان سے مار ڈالوں گا!" بلال غرایا۔

"اچھا کیسے؟شاید تم ابھی تک سمجھ نہیں پائے بلال مگر ہمارے ماں باپ ہمیں اپنے ہاتھوں سے جہنم میں جھونک چکے ہیں جہاں ہم روز مرا کرے گے" آنسوؤں گال بھگو چکے تھے۔

"نہیں میں ایسا کچھ نہیں ہونے دوں گا ہمارے ساتھ!"

"اور کیا کرو گے تم؟" ہادیہ نے لب بھینچے سر جھٹکا۔

"اب ہمیں کوئی بڑا قدم لینا ہو گا ہادیہ۔۔۔ ہمارے حوالے سے سوچنا ہو گا ہمیں کچھ!" بلال سپاٹ لہجے میں گویا ہوا۔

"کیا مطلب؟کیا چل رہا ہے تمہارے دماغ میں بلال۔۔۔ مجھے کھل کر بتاؤ!" ہادیہ پریشان ہوئی۔

"بتاؤں گا بہت جلد بتاؤں گا۔۔۔ فلحال میری بات مانو،زیان جیسا کہہ رہا ہے بالکل ویسا کرو۔۔۔"

"مگر۔۔۔"

"اگر مگر کچھ نہیں ہادیہ۔۔۔ فلحال جیسا کہہ رہا ہوں ویسا کرو اور مجھ پر بھروسہ رکھو،ہم بہت جلد اِس سے خود کو آزاد کروا لے گے" بلال نے اُس کے کندھوں پر ہاتھ رکھے اُسے تسلی دی تھی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ہادیہ نے بھروسے کے تحت سر اثبات میں ہلایا تھا۔

بلال دھیمے سے مسکرا دیا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

میسم اور بدر کے درمیان ڈیل کی کامیابی پر ایک چھوٹی سی پارٹی رکھی گئی تھی، جس میں میسم کی پی۔اے کے طور پر مناج کو بھی ہر صورت شرکت کرنا تھی، وہ انکار کرنا چاہتی تھی مگر اُس کے پاس کوئی ٹھوس جواز نہیں تھا اور پھر چند لوگوں کی وجہ سے اِنکار کرنا؟

اِس لمحے وہ میسم کے سنگ کھڑی لبوں پر ہلکی، میٹھی مسکان لیے اُس سے بات چیت میں مگن تھی، بدر کچھ دوسرے بزنس مین کے ساتھ مصروف تھا، فروہ دور کھڑی عشنا کو کمپنی دیے گا ہے بگاہے نگاہ میسم پر بھی ڈال لیتی۔

"تم میسم سے محبت کرتی ہو نا؟"عشنا کے ڈائریکٹ سوال پر اُس نے چونک کر عشنا کو دیکھا۔

"تمہارے چہرہ تمہارے دل کے حال کو باآسانی عیاں کر چُکا ہے"عشنا دھیما سا مسکرائی تو فروہ بھی مسکرا دی۔

"اگر میسم سے محبت کرتی ہو تو اُسے بتا دو اِس سے پہلے کوئی اور اُس کو چھین لے تم سے۔۔۔"عشنا کی بات پر فروہ نے سوالیہ نگاہوں سے اُسے دیکھا۔

"میسم کی پی۔اے کی بات کر رہی ہوں، دیکھ نہیں رہی کیسے ہنس ہنس کر ساتھ جڑنے کی کوشش کر رہی ہے وہ"عشنا نے اُن کی جانب اشارہ کیا، فروہ نے دوبارہ اُن پر نگاہ ڈالی مگر اُسے ایسا کچھ محسوس نہیں ہوا۔

"میں آپ کے کنسرن کی شکر گزار ہوں مگر مناج کے حوالے سے کافی غلط سوچ ہے آپ کی۔۔۔وہ آلریڈی کہی اور کمیٹیڈ ہے!"فروہ نے مسکرائے جواب دیا۔

"سیریسلی؟"عشنا نے چونک کر اُسے تکا۔

"یس!ناؤ ایکسکیوز می!"فروہ وہاں سے تیزی سے نکلی تھی۔

"سچ ہی کہاں ہے کسی نے۔۔۔حسد کا کوئی علاج نہیں!"فروہ نے سر جھٹکا تھا۔

"کیسی ہو مِناج؟"ہاتھ میں جوس کا گلاس تھامے وہ لبوں پر مسکان سجائے سٹیج پر موجود کپلز کو ڈانس کرتے دیکھ رہی تھی، فروہ میسم کے سنگ سٹیج پر تھی جب بدر موقع پائے اُس کے قریب چلا آیا۔۔

ٹیڑھی نِگاہیں چاروں اور گھمائی، عشنا کو نہ پا کر سکون کی سانس خارج کی، عشنا کے ہوتے وہ کبھی بھی مِناج سے بات نہ کر پاتا۔

بدر کی آواز پر مناج کے لبوں کی مسکان ایک دم غائب ہوئی، ماتھے پر سلوٹیں پڑ چکی تھی۔

"کوئی کام؟" اُس کے 'کیسی ہو' کا جواب دینا ضروری نہیں سمجھا تھا۔

بدر نے گہری سانس خارج کی، اُس کی یہ کزن نجانے کیوں اِس قدر ٹیڑھی کھیر تھی۔

"دیکھو مِناج! ہم صرف فیانسے نہیں تھے، ہمارے درمیان ایک اور رشتہ بھی ہے ہم کزنز ہیں اور میرے خیال سے اُسی ناطے۔۔۔"

"آپ کے جو بھی خیالات ہیں وہ آپ اپنے تک رکھے۔۔۔ اینڈ ویٹ آمنٹ یہ آپ کس خوش فہمی میں جی رہیں ہیں؟ آپ کو واقعی لگتا ہے کہ میں ابھی تک ہمارے درمیان موجود 'اُس' رشتے کے ٹوٹ جانے کو دِل پر لگائے بیٹھی؟ آپ بہت بڑی غلط فہمی میں جی رہے ہیں بدر صاحب اور رہی بات کزنز کی تو یہ رِشتہ بھی اُسی دن ختم ہو گیا تھا جب آپ کے ابا حضور نے دھوکے سے میرے بابا اپنے سگے بھائی کے حصے پر قبضہ کیے اُن کی اولاد اور بیوہ کو دھکے مار کر گھر سے نِکالا تھا!" ایک ایک حرف پر زور دیے وہ بدر کو بہت سی باتیں بہت اچھے سے باور کروا گئی تھی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

بدر نے آنکھیں گھمائے ماتھا مسلا، کوئی بھی بات کرنا فضول تھا اِسی لیے بنا کوئی دوسری بات کیے کوٹ کی اندرونی پاکٹ میں ہاتھ ڈالے اُس نے ایک انولیپ نِکالا اور مِناج کی جانب بڑھایا۔ مناج نے اچھنبے سے ایک ابرو اچکائے اُس کی جانب دیکھا۔

"رکھ لو کام آجائے گے تمہارے، فِلحال میں تمہارے لیے اِتنا ہی کر سکتا ہوں!" وہ مناج کو پیسے دے رہا تھا۔

مِناج کے لبوں پر مزاحیہ خیز مسکان در آئی۔۔۔ وہ اُسے پیسے دے کر اُس کی مدد کرنے کی کوشش میں تھا؟ آخر مناج کو سمجھ کیا رکھا تھا اُس نے؟

"سیریسلی؟ (وہ قہقہہ لگائے ہنسی دی، بدر نے اُسے یوں دیکھا جیسے اُس کے سر پر سینگ نکل آئے ہو) نو آئی مین سیریسلی اِٹس ڈیم فنی! مطلب کہ جس اِنسان کی پوری زِندگی میرے باپ کے پیسوں پر پلتے گزری، میرے باپ کی کمائی پر عیاشی کرتا رہا، وہ آج مجھے مِناج معراج کو چند کاغذ کے ٹکڑو کی صورت میں مدد فراہم کر رہا ہے؟ او مائی گاڈ!" بدر کا چہرہ اہانت کے مارے سرخ پڑ گیا۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہ حرکت کرنے کی، تم نے مجھے سمجھ کیا رکھا، کیا سوچ کر مجھے اِن کاغذوں کی اوفر کی۔۔۔ تمہیں لگا میرا باپ مر گیا، میرے باپ کا سب کچھ تمہارے گھر والے ہڑپ گئے، تو میں

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اور میری ماں سڑک پر آچکے ہیں؟میری سیلیری جانتے ہو تم؟تمہاری اس نوٹوں کی گڈی سے زیادہ کماتی ہوں میں!اور اگر نہ بھی کمارہی ہوتی تو میرا باپ میرے لیے الگ سے اِتنا چھوڑ کر گیا ہے کہ چاہوں تو رات ورات عقبیٰ ولا کے سامنے ہی اُس سے بڑا اور بہتر وِلا کھڑا کر ڈالوں!اگلی بار مجھے ایسی کوئی بھی مدد فراہم کرنے سے پہلے میری اور اپنی دونوں کی اوقات کا تعین کرنا مت بھولنا!اب تم یہاں سے دفعان ہو سکتے ہو!" بدر کی اس قدر ستھری کر دی تھی مناج کے مزید وہاں کھڑے رہنا اُس کے لیے دوبھر ہو چکا تھا۔۔۔وہاں سے کھسکنے میں ہی اُس نے عافیت جانی تھی مگر سامنے ہی خود شعلہ نگاہوں سے گھورتی عشنا کو دیکھا تو سانس سکھ گیا،اب ایک نیا ڈرامہ اُس کا منتظر تھا،گھر جا کر عشنا نے جو اُس کی عت افزائی کرنی تھی وہ ابھی سے سب دیکھ رہا تھا۔

اُس کے جاتے ہی مناج نے بھی سر جھٹکا،فقط پانچ منٹ میں بدر اُس کا موڈ بری طرح خراب کر چُکا تھا۔

تھوڑی دیر میں ڈانس ختم ہوا تو میسم سے اِجازت لیے وہ گھر کو نِکل چُکی تھی،میسم اُسے بدر سے بات کرتے دیکھ چکا تھا،اُس کا انداز میسم کو چبھا!کیا کوئی بات ہوئی تھی؟کیا بدر نے اُسے کچھ کہا تھا؟تھوڑی دیر پہلے تک وہ کافی خوش نظر آرہی تھی،میسم کے جو کس پر اُسکا برابر ساتھ دیا تھا اور بس پانچ منٹ میں اُس کا موڈ اور ٹون دونوں میں واضع فرق نظر آیا تھا،میسم نے خود کو کوسا اُسے فروہ کے ساتھ ڈانس کرنا ہی نہیں چاہیے تھا،نہ وہ مناج کو اکیلا چھوڑتا،نہ بدر اُس کے پاس آتا،نہ اُس کا موڈ خراب ہوتا اور نہ ہی

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ یوں پارٹی چھوڑ کر جاتی۔۔۔ایک لمحے کو تو دل کیا بدر کے پاس جائے اور پوچھے آخر ایسا کیا کہاں اُس نے مناج سے، مگر ایک پی۔اے کے لیے یوں بزنس پارٹنر سے جرح کرنا؟اور پھر مناج اور اُس کا رشتہ ہی کیا تھا!فروہ نے بھی اُس کی غائب دماغی نوٹ کی تھی، مناج کے جاتے ہی جیسے میسم بھی بجھ گیا تھا، دل میں انجانے اندیشے نے جنم لیا، عشنا کے چند لمحے پہلے بولے گئے الفاظ دماغ میں گونجے۔۔۔پھر بھی فلحال وہ کسی حتمی فیصلے تک پہنچ نہیں پائی تھی، ارادہ میسم سے صاف بات کرنے کا تھا!وہ میسم کو اپنے جذبات سے آگاہ کرنا چاہتی تھی، کیا معلوم میسم بھی اُس کے لیے ویسی ہی فیلنگز رکھتا ہوں اور وہی زیادہ سوچ رہی ہو!خود کو دلی تسلی دیے وہ پارٹی میں موجود باقی مہمانوں کے ساتھ گھل مل گئی تھی۔

\---------------

"ارے بھئی آرہی ہوں!اللہ جانے کون ہے جو بیل پر ہاتھ رکھے اُٹھانا بھول چکا ہے!" مسلسل ہوتی بیل پر منیزہ بیگم جھنجھلائی دروازے کی جانب بڑھی اور دروازہ کھولا۔

"مناج بیٹا تم اِتنی جلدی؟پارٹی ختم بھی ہو گئی؟"منیزہ بیگم نے حیرت سے مناج کو دیکھے، وال کلاک پر نگاہ ڈالے سوال کیا!

"ماما میں بہت تھک گئی ہوں ایک کپ چائے بنا دے" اُن کا سوال سرے سے نظر انداز کیے وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھی۔

منیزہ بیگم نے آنکھیں گھمائیں سر جھٹکا، کبھی کبھار تو اپنی اِس بیٹی کے موڈ کو وہ بھی سمجھ نہیں پاتی۔۔۔شام میں پارٹی کو لے کر وہ جِس قدر پر جوش تھی اب اُس کا چہرہ اُتنا ہی پھیکا تھا۔ چولہے پر چائے چڑھائے وہ اُس سے بات کرنے کا اِرادہ کر چکی تھی۔

چینج کیے بالکونی میں کھڑی ریلنگ پر ہاتھ جمائے اپنی سوچوں میں گم تھی۔

"مجھے پیسے دے گا، میری مدد کرے گا! ایڈیٹ!" بدر کی حرکت سوچے اُس کا غصہ پھر عود آیا تھا۔

"کس کو کوسا جا رہا ہے؟" منیزہ بیگم چائے کی ٹرے ٹیبل پر رکھے اُس کے ساتھ آ کھڑی ہوئی۔

"کوئی نہیں ماما!" مناج نے سانس خارج کیے جواب دیا، جیسے وہ اِس حوالے سے بات کرنے کے موڈ میں نہ ہو۔

"تو اب تم اپنی ماما سے باتیں چھپاؤ گی؟" وہ دونوں اپنا اپنا چائے کا کپ اُٹھا چکی تھی۔

"ایسا کچھ نہیں ہے ماما!" مناج کا سر نفی میں ہلا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"تو پھر کیسا ہے؟ پارٹی پر جانے سے پہلے کتنی خوش تھی تم اور اب واپس آئی ہو تو اُترے ہوئے چہرے کے ساتھ۔۔۔ کوئی بات ہوئی ہے کیا؟ کسی نے کچھ کہا ہے تمہیں؟" منیزہ بیگم یکدم پریشان ہوئی۔۔ اُن کی پریشانی پر مناج گہرہ مسکرائی۔

"کسی نے کچھ نہیں کہاں ماما! یاد ہو تو بتایا تھا آپ کو کہ یہ پارٹی ایک پروجیکٹ کی ڈیل ہونے کی خوشی میں تھی؟" منیزہ بیگم کا سر اَثبات میں ہلا۔

"میسم سر کے ڈیل پارٹنرز بدر اور عشنا ہیں" مناج نے جواب دیے اُن کی جانب دیکھا۔

"اوہ!"

"کافی دِنوں سے مجھ سے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا، مگر ایک تو بیوی کا ڈر اور دوسرا میری اگنورنس۔۔۔ اُسے موقع نہیں مل رہا تھا اور آج اگر موقع ملا تو جانتی ہیں اُس نے کیا کیا؟" منیزہ بیگم نے سوالیہ نِگاہوں سے اُسے دیکھا، وہ تمام واقع اُنہیں سنا گئی۔

"واٹ؟" منیزہ بیگم کی اُٹھی ابرو پر مناج نے اُنہیں آنکھیں پھیلائے تکا۔

"تو تمہارا باپ تمہارے لیے اِتنا چھوڑ کر گیا ہے کہ تم رات و رات ایک نیا ولا کھڑا کر سکتی ہوں، ہمارے ولا سے زیادہ شاندار اور بڑا؟" اُنہوں نے تیکھی نِگاہوں سے مناج کو گھورا جو برا منا گئی۔

"اوہ ہو ماما! لمبی لمبی پھینکنا بھی ہوتا ہے کچھ۔۔۔اب اُس کی اِس پنچ اور گھٹیا مدد کا کوئی جواب تو دینا تھا نہ اُسے۔۔۔" مناج نے منہ بنایا۔

دوسرے ہی لمحے وہ دونوں ماں بیٹی کھل کر مسکرادی تھی۔۔۔مناج کا موبائل رِنگ ہوا، اُس نے سکرین پر نِگاہ ڈالی، کوئی اَن نون نمبر تھا، کال اُٹھائے وہ موبائل کان کو لگا چکی تھی۔

"السلام علیکم! کون؟"

"بلال؟" دوسری جانب سے آئے جواب پر اُس کی آنکھیں پھیلی، اُس نے منیزہ بیگم کو دیکھا جو اُسے سوالیہ نِگاہوں سے دیکھ رہی تھی، چہرے کی مسکان پل بھر میں ختم ہوئی۔۔۔مناج نہایت سنجیدگی سے دوسری جانب کہے جانے والے الفاظ سُن رہی تھیں۔

پانچ منٹ بعد اُس نے آنکھیں بند کیے، لمبی سانس کھینچی جیسے کوئی فیصلہ کرنا چاہ رہی ہو۔

"ٹھیک ہے!" یہ دو الفاظ کہے وہ کال کاٹ چکی تھی۔

منیزہ بیگم نے پریشان کُن نِگاہوں سے بیٹی کا چہرہ دیکھا جس پر موجود تاثرات اُنہیں کوئی نئی کہانی سُنا رہیں تھیں۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

چہرے کو کپڑے سے اچھے سے ڈھانپے، ایک آنکھ سے بلال نے اردگرد کا جائزہ لیا تھا، اپنے آپ کو اور ہادیہ کو اِس مصیبت سے بچانے کے لیے اُسے کوئی فیصلہ لینا تھا، مگر زیان نے ہر پل اُن پر نظر رکھوائی ہوئی تھی، اِسی لیے کپڑے بدل کر ایک غریب کا حلیہ اپنائے، خود کو بڑی چادر سے ڈھانپے وہ سنسان سڑک پر چلتا ایک پی۔سی۔او کے آگے رُکا تھا۔۔۔ تھوک نگلے ایک بار پھر آس پاس نگاہ ڈالے اُس نے پی۔سی۔او میں داخل ہوئے ایک نمبر ملایا تھا۔۔۔ جو پلان اُس نے سوچا تھا اُس پر عمل کرنے کے لیے اپنا موبائل اِستعمال کرنا سراسر بے وقوفی تھی، زیان اُن کے موبائل کالز اور میسجز تک پر نظر رکھے ہوئے تھا، وہ دونوں آزاد ہوتے ہوئے بھی قید ہو چکے تھے۔

کپکپاتے ہاتھ سے رسیور اُٹھائے اُس نے نمبر ملایا، جس نمبر کو کبھی موبائل میں سیو کرنا بھی وہ ضروری نہ سمجھتا تھا، آج وہی نمبر اُس نے اچھی طرح حِفظ کر لیا تھا!

"السلام علیکم! کون؟" مناج کی آواز کانوں سے ٹکرائی، بلال نے گہری سانس اندر کھینچے، لبوں کو تر کیے کپکپاتے ہونٹوں سے اپنا نام ادا کیا تھا۔

"بلال؟" مناج کی حیرت میں ڈوبی آواز اُس کی سماعتوں میں اُتری۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com

"مِناج پلیز! پلیز ہماری مدد کر دو مناج، ہم بہت مشکل میں ہیں، بہت بڑی مصیبت میں پھنس چُکے ہیں ہم! دیکھو اِنکار مت کرنا، خدارا ہمیں بچالو۔۔۔ پاپا اور چاچو نے میری اور ہادیہ کی انگیجمنٹ زبردستی پیسوں کی خاطر ایک بزنس مین کے بچوں سے کروادی ہیں، اُس کی بیٹی سائیکو ہے، اور بیٹا! اُس نے ہادیہ پر ہاتھ اُٹھایا۔۔۔ وہ ہماری زندگی جہنم بنا چکے ہیں۔۔۔ ہم ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں! اللہ کا واسطہ تمہیں مناج ہماری مدد کردو، میں جانتا ہوں ہم نے آج تک تم سے بہت غلط رویہ اختیار کیے رکھا، کبھی تمہیں محبت اور عزت نہیں دی جس کی تم حقدار تھی۔۔۔ مگر اِس میں ہماری غلطی نہیں، ماما پاپا نے ہمیشہ تمہارے، چچی اور چاچا کے خلاف ہمارے دِلوں میں زہر گھولا، ہمیں ہمیشہ یہی بتایا گیا کہ تم لوگ اپنے پیسے کے بل بوتے پر ہمیں نیچا دِکھانا چاہتے ہو! اور ہم بھی بنا اپنی عقل کا استعمال کیے ماں باپ کی باتوں میں آگئے، تمہارے اور چچی کے ساتھ ہو رہے غلط کو بھی ان دیکھا کر دیا، مگر آج جب خود پر وہی بیتی تو تمہاری تکلیف کا اَحساس ہوا، ہمارے اپنے سگوں نے، ہمارے والدین نے چند پیسوں کے عوض اپنے بچوں کا سودا کر دیا، اُن کی خوشیوں کا سودا کرڈالا۔۔۔ ہم دونوں اِس وقت بہت لاچار اور بے بس ہیں!"

"مجھ سے کیا چاہتے ہو؟" مناج ڈائریکٹ کام کی بات پر آئی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"میں اور ہادیہ کل رات گھر سے بھاگنے والے ہیں، ہم جانتے ہیں یہ سب لوگ ہمیں ہر جگہ ڈھونڈنے کی کوشش کرے گے، ایسے میں بھاگنے کا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔ ہماری مدد کرو ہمیں کچھ دِن اپنے گھر میں پناہ دے دو۔۔۔ کسی کی سوچ بھی تمہاری طرف نہیں جائے گی، وعدہ کرتا ہوں جیسے ہی حالات کچھ ٹھیک ہوگے میں اور ہادیہ چلے جائے گے۔۔۔ پلیز اِنکار مت کرنا، تمہیں معراج چاچا کا واسطہ، ہماری مدد کر دو۔۔" وہ رو دینے کے در پر تھا۔

"ٹھیک ہے!"

بلال کے لیے یہ الفاظ کسی امرت سے کم نہیں تھے، مناج مان چکی تھی بہت تھا!

اب اگلا لائحہ عمل اُنہیں طے کرنا تھا۔۔۔ اور وہ سوچ چُکا تھا اُسے کیا کرنا ہے۔۔

اِس وقت یونی کے گراؤنڈ میں بیٹھا وہ اِسی حوالے سے سوچ رہا تھا جب کانوں سے وہ آواز ٹکڑائی۔

"بِلال کیا کر رہے ہو؟" وانیہ مسکراتی دھپ سے اُس کے قریب آ بیٹھی۔

بلال کے انگ انگ میں بیزاریت اور نفرت اُبھر آئی، چہرے پر زبردستی کی مسکان سجائے اُس نے وانیہ کو دیکھا۔

"کچھ نہیں!"

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کہی چلے ؟" وانیہ نے مسکرائے سوال کیا۔

"کہاں ؟" بلال کی ضبط کی اِنتہا ہوئی چلی تھی۔

"واٹ اباؤٹ لانگ ڈرائیونگ ؟" وانیہ نے سوچتے، اُسے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

بِلال نے مصنوئی لب پھیلائے سر اَثبات میں ہَلایا، وانیہ چہک اُٹھی، اُس کا ہاتھ تھامے گھاس سے اُٹھتے وہ بلال کے بازو میں بازو ڈالتی پاس سے گزرتی ہادیہ پر چڑاتی مسکان اُچھالے وہ بلال کو کھینچتی لے جاچکی تھی۔۔۔ہادیہ نے زخمی نگاہوں سے اُن کی پشت کو تکا۔۔۔بلال کا یوں پلٹ جانا اُس کا دل دُکھا گیا تھا، کہاں وہ اِس رشتے سے جان چھڑوانے کی ترکیبیں لڑا رہا تھا اور کہاں اب اُس 'زبردستی' کی منگیتر کو باہوں میں لیے ہنستا مسکراتا گھوم رہا تھا! آنکھوں میں اُبھرتی نمی کو چھپائے وہ سر جھکاتی وانیہ کی دوستوں کے معنی خیز جملوں کو نظر انداز کرتی وہاں سے بھاگنے کو نکلی تھی۔

زبردستی کی لانگ ڈرائیو اور سر دُکھا دینے والی باتیں سُن اُس نے جھڑکتے بھڑکتے گھر میں قدم رکھا تھا، نگاہوں کا ٹکراؤں ہادیہ سے ہوا جو اُس پر شکایتی نگاہ ڈالتی اپنے کمرے میں جا بند ہوئی تھی، فلحال بلال اُسے منانے کے موڈ میں نہیں تھا، اُس کے دماغ میں بہت کچھ چل رہا تھا۔۔۔اب عمل کرنے کا وقت آچُکا تھا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

رات اُترتے ہی دونوں فیملیز اور بچے کھانے کی ٹیبل پر اکٹھے ہوئے تھے، موضوع ایک بار پھر فراز صاحب تھے، دونوں بھائی اُن کی بیگمات اور حدید صاحب کے تینوں بچے کھکھلا کر ہنستے جیسے اُن کے حالات سے لُطف اُٹھا رہے تھیں! ایسے میں سدا کی بیزار بسمہ خاموشی سے اپنا کھانا کھا رہی تھی مگر آج دوا اور وجود بھی خاموش تھیں۔۔۔ہادیہ اپنی دکھ میں خاموش جبکہ بلال آنے والے وقت کو سوچ خاموش بیٹھا تھا، اُس کے چہرے کی سنجیدگی نے پل بھر کے لیے بسمہ کو بھی ٹھٹھکا دیا تھا۔

کھانا کھائے خاموشی سے چائے پیتا وہ سب کو گڈ نائٹ کہتا اپنے کمرے میں جا بند ہوا تھا۔

"اِسے کیا ہوا ہے؟" بصیر صاحب نے اُس کی پشت پر اَچٹتی نِگاہ ڈالے بریرہ بیگم کو دیکھا۔

"وہ وانیہ کے ساتھ گیا تھا گھومنے پھِرنے تھک گیا ہو گا!" بریرہ بیگم کے جواب پر ہادیہ کو اپنا آپا یک بار پھر جلتا محسوس ہوا۔

بصیر صاحب نے مسکرائے گہری سانس خارج کی۔ چلو یہ اڑیل گھوڑا بھی کسی کھونٹے سے بندھا! آنے والی سُنہری دِنوں کو سوچیں اُن کی آنکھیں جگمگائی تھیں۔۔۔وہ نہایت پُرسکون ہوتے صوفہ کی پُشت سے ٹیک لگا چکے تھے۔

ہادیہ بھی اپنی سر جھکاتی ہلکے سے گڈ نائٹ بولتی کمرے میں جا بند ہوئی تھی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"بھئی مجھے تو بہت نیند آرہی ہے میں چلا سونے!" حدید صاحب منہ کے آگے مٹھی رکھے اوباسی روکے سب کو کہاں۔

"مجھے بھی میں چلا!" حماد بھی بولتا کھڑا ہوا، آہستہ آہستہ ہر کوئی نیند محسوس کرتا اُٹھے اپنے اپنے کمرے کی جانِب بڑھا، پورا لاؤنج خالی ہو چُکا تھا۔

گہری رات اُتر آئی، ہر جانِب گہری جامد خاموشی چھائی ہوئی تھی، ایسے میں اپنے کمرے سے دبے پاؤں قدم باہر نِکالے اُس نے ایک ایک کمرے کا جائزہ لیا تھا، سب گھر والوں کو گہری نیند میں پائے وہ گہری سانس خارج کرتا ہادیہ کے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔

ایک! دو! تین! تیسری دستک پر دروازہ کھلا تھا، اُسے رات کے ایک بجے کمرے کے دروازے پر پائے ہادیہ کی نیند میں ڈوبی آنکھیں پھیلی۔

"بلال تُم یہاں کیا کررہے ہو؟ وہ بھی اِس وقت! تم ابھی! ابھی اِسی وقت نکلو میرے کمرے سے!" ہادیہ نے اُنگلی دروازے کی جانب کی۔

"اپنا بیگ پیک کرلو، تمام ضروری سامان باندھ لو" وہ پرسکون انداز میں گویا ہوا۔

"ہوں؟" ہادیہ نے ناسمجھی سے اُسے دیکھا۔

"کم آن ہادیہ وقت نہیں ہیں ہمارے پاس! جتنی جلدی ہو سکے اپنا سامان پیک کر لو۔۔۔" وہ جواب دیتا الماری کے اوپر سے بڑا بیگ اُٹھاتا اُسے کھول چکا تھا۔

"تم کیا کہہ رہے ہو بلال میں کچھ سمجھ نہیں پا رہی!" ہادیہ نے پریشان کن نگاہوں سے اُسے تکا۔

"ہم گھر سے بھاگ رہے ہیں!" بلال نے نہایت سکون سے بات مکمل کی۔

"واٹ؟" ہادیہ چِلا اُٹھی۔

"تمام گھر والوں کو چائے میں نیند کی گولیاں دے چُکا ہوں! صبح سے پہلے کوئی نہیں اُٹھے گا، سکیورٹی کیمرہ بند کر دیے ہیں سب میں نے، گارڈ کا بھی اِنتظام ہو چکا ہے۔۔۔ ہمارے پاس یہی موقع ہے ہادیہ" بلال نے اُسے سمجھایا۔

"مگر۔۔۔"

"اگر مگر کا وقت گیا ہادیہ، اِس جہنم سے نکلنے کے لیے یہ قدم ہر صورت اُٹھانا ہو گا ہمیں! ورنہ یہ سب مل کر ہماری زندگی برباد کر دے گے۔۔۔ ہمارے آنے والے کل کے لیے، ہماری محبت کے لیے یہ ضروری ہے۔۔۔ ساتھ دو گی میرا؟" امید سے ہاتھ ہادیہ کی جانِب بڑھایا۔۔۔ کچھ لمحوں کو سوچ میں ڈوبی وہ فیصلہ کرتی بلال کا بڑھا ہاتھ تھام چکی تھی۔۔۔ بلال نے آسودہ مسکان لبوں پر سجائے اُسے دیکھا۔

تھوڑی دیر میں پچھلے گیٹ سے تیزی سے نکلتے وہ دونوں عقبیٰ وِلا پر ایک آخری نِگاہ ڈالتے دہلیز عبور کر گئے تھے۔

"قدم تو ہم نے اُٹھا لیا بِلال مگر ہم اب جائے گے کہاں؟ اگر اُنہوں نے ہمیں ڈھونڈ لیا؟" ہادیہ نے خدشہ ظاہر کیا۔

"فِکر مت کرو اُس کا اِنتظام بھی کر چُکا ہوں میں!" اُسے آس دلائے وہ بنا نمبر پلیٹ کی بائیک دوڑاتا لاہور کی سڑکوں پر رواں دواں تھیں۔

بیچ راہ میں بائیک چھوڑے وہ پیدل اندرونی گلیوں سے گزرتے، خوف سے لزرتے بِلآخر مِناج کے اپارٹمنٹ جا پہنچے تھے۔۔

"ہم یہاں!! یہاں کون رہتا ہے بِلال؟" ہادیہ نے ایک نِگاہ اُس بلند و بالا بلڈنگ پر ڈالی۔

وہ دونوں اپنا حلیہ مکمل بدل چکے تھے، بلال اِس وقت پٹھانی حلیہ اپنائے اپنی اصل شناخت نہایت مہارت سے چھپا چکا تھا جبکہ ہادیہ نے جالی دار پردے والا برقع اوڑھ رکھا تھا۔

"آؤ چلو!" اُس کا ہاتھ تھامے وہ لفٹ میں داخل ہوئے اپنے مطلوبہ فلور پر اُترے تھے۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

آگے بڑھے اُس نے فلیٹ کی بیل بجائی۔۔۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا سامنے موجود شخصیت کو دیکھ جالی کے پیچھے سے ہادیہ کی آنکھیں پھیلی۔

"اندر آجاؤ!" بلال کے سلام پر جواب دیے اُس نے جگہ دی۔

منیزہ بیگم کو مِناج حالات سے آگاہ کر چکی تھی تبھی آگے بڑھ کر وہ دونوں سے محبت سے پیش آئی۔۔۔ آج حقیقت میں اُن کی محبت محسوس کرتا بِلال اُن کے گلے لگے، معافی مانگتا رو دیا تھا۔۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ صوفہ پر بیٹھے تو بلال ہادیہ کی مسلسل خود کر نِگاہیں محسوس کرتا اُسے سب کچھ بتا چُکا تھا۔

مِناج اِس سب سے بے نیاز یہاں سے وہاں ٹہلتی جیسے کسی کے اِنتظار میں تھی، پندرہ بیس مِنٹ بعد ایک بار پھر بیل بجی۔۔۔ اُس نے تیزی سے دروازہ کھولا جہاں میسم، اُس کے کچھ جاننے والے دوست اور نکاح خواں موجود تھے، اُن سب کو اندر آنے کا رستہ دیے وہ کِچن میں پانی لانے جا چُکی تھی۔

سب کو پانی دیتی وہ بلال اور میسم کا ایک دوسرے سے تعارف کرواتی اصل بات کی جانِب آئی۔

"اِن سے ملو یہ میسم سر ہیں میرے باس اور سر یہ میرا کزن بلال ہے۔۔۔ تمہیں جو قدم اُٹھانا تھا وہ تم اُٹھا چکے اور جِس مقصد کے لیے یہ اِنتہائی قدم اُٹھایا گیا میرے خیال سے وہ مقصد بھی آج ہی پورا

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ہو جائے تو بہتر ہیں۔۔۔ تمہارے اِس قدم سے کس قدر بڑا طوفان آنے والا ہے تم اِس سے اچھی طرح آشنا ہو۔۔۔ ویسے تو وہ تم دونوں کو ڈھونڈ نہیں پائے گے مگر ہم کسی بھی قسم کا رِسک نہیں لے سکتے، اِسی لیے حفاظت کے تحت تمہارا اور ہادیہ کا نِکاح آج، ابھی، اِسی وقت ہو گا! میسم سر اور اُن کے دوست گواہ ہیں" مناج نے بات مکمل کیے بلال کی جانب دیکھا جو فرمابرداری سے سر اَثبات میں ہلا گیا تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں نِکاح کی رَسم ادا کر دی گئی تھی۔

جبکہ آنے والی صبح اپنے ساتھ ایک بہت بڑا طوفان لیے آنے کو تیار تھی۔

"کیا ہوا مِناج؟ سب ٹھیک تو ہے نا؟ بِلال کی کال تھی کیا کہہ رہا تھا وہ؟" کال رکھتے ہی منیزہ بیگم نے سوال کیا اُس سے۔

"جی سمجھے سب ٹھیک ہی ہے" مِناج نے گہری سانس خارج کی تھی۔

اُس کے دماغ میں اِس وقت بہت کچھ چل رہا تھا، دِماغ کے گھوڑے دوڑائے وہ کسی نتیجے پر پہنچنے کو کوشاں تھی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"مِناج؟ مِناج؟ مِس مِناج؟" رسیور بج بج بند ہو چُکا تھا، میسم خود کیبین سے نکلتا مناج کے پاس آ پہنچا تھا جو نجانے کِس دُنیا میں گم تھا، اُس کا نام پکارے آخر میں ٹیبل پر زور سے بجائے وہ مِناج کو ہوش میں دُنیا میں لا چُکا تھا۔

"دھیان کہاں ہے تمہارا کب سے کال کر رہا ہوں تمہیں؟ آر یو اِن یور سینس؟" میسم نے اُسے گھر کا۔ مناج اُسے دیکھے جا رہی تھی جیسے ابھی بھی مکمل ہوش میں نہ ہو وہ۔

"مِناج آر یو آلرائٹ؟ طبیعت تو ٹھیک ہے نا تمہاری؟" میسم کو اب پریشانی نے آن گھیرا۔

"یو نو واٹ! ٹیک آلیو۔۔۔ تم آج کی چھٹی لے لو"

"ہوں! چھٹی تو چاہیے۔۔" مِناج سر اثبات میں ہلائے متفق ہوئی۔

"گو ہوم اینڈ ریسٹ!" میسم کہے واپس پلٹا۔

"سر ایک منٹ (مناج اُسے روکتی جلدی سے اُسکے سامنے آ کھڑی ہوئی، میسم نے سوالیہ نگاہوں سے اُسے تکا) مجھے آپ کی مدد چاہیے۔۔۔" وہ تیزی سے بول اُٹھی، میسم نے آنکھیں پھیلائے اُسے دیکھا، کیا سچ میں میسم کی مدد مانگ رہی تھی؟ وہ خوددار لڑکی مدد مانگ رہی تھی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کک۔۔کیسی مدد؟"میسم ابھی تک شاک میں تھا۔

"ہم پرائیویٹ میں بات کرسکتے ہیں سر؟"اُس نے دھیمے سے التجا کی۔

"یس شیور!کم اِن مائی کیبین"میسم نے سر سے کیبین کی جانِب اِشارہ کیا۔

"مگروہ۔۔۔"مِناج جھجھکی،جھجھک کی وجہ فروہ تھی۔

"ڈونٹ وری فروہ نہیں ہے۔۔۔"میسم جھجھک سمجھ چکا تھا۔

مناج پرسکون ہوتی اُس کے پیچھے ہی کیبین میں داخل ہوئی تھی۔

"جی تواب بتائے مناج کیامدد کرسکتاہوں میں آپ کی۔۔۔"اپنی کرسی سنبھالے اُسے بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا،مناج تیزی سے اپنی سیٹ سنبھال چکی تھی۔

"مجھے آپ سے ایک فیور چاہیے سر مگر اُس سے پہلے ایک وعدہ بھی کہ یہ بات صرف ہم دونوں کے مابین رہے گی،اِس فیور کا تعلق میری ذاتی زندگی سے ہے سر۔۔۔ہوپ سو آپ مجھے مایوس نہیں کرے گے۔۔۔"مِناج نے تمہید باندھی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"جی مِناج بالکل ایسا ہی ہو گا! آپ بِلا جھجھک مجھ سے اپنا مسئلہ شئیر کر سکتی ہیں!" میسم نے اُسے رام کیا۔۔۔ گہری سانس خارج کیے مِناج نے اپنی بات اُس سے کہی تھی۔

رات کھانے کا وقت ہوا چلا تھا۔۔۔ فروہ اور میسم دونوں کھانے کی ٹیبل پر موجود اپنے دِن کی روداد ایک دوسرے کو سُنا رہیں تھے، غالباً فروہ بول رہی تھی جبکہ میسم خاموش بیٹھا مِناج کو سوچ رہا تھا۔

"او ہیلو! مِسٹر کہاں کھوئے ہوئے ہو؟ کس کے خیالوں میں گم ہو؟" فروہ نے اُس کے سامنے چٹکی بجائے اُسے ہوش دِلایا۔

"مِناج!" میسم بے اختیار بول اُٹھا۔

"کیا؟" فروہ کی یکدم آنکھیں پھیلی۔

"وہ مجھے مِناج کو کال کرنی ہے ایک ضروری فائل کے حوالے سے۔۔۔ آج رات میں دوستوں کے ساتھ باہر جا رہا ہوں، لیٹ آؤں گا تم سو جانا!" بات بدلتا وہ تیزی سے اپنی پلیٹ پر جُھک چُکا تھا۔ میسم کو تیکھی نِگاہوں سے گھورے نا چاہتے ہوئے بھی عشنا کے الفاظ اُس کے دِماغ میں گونجے تھے۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

فروہ کے سونے کا یقین کیے میسم اپنے کچھ جاننے والوں کو کال ملاتا گاڑی میں سوار ہوئے مِناج کے فلیٹ کی جانب گامزاں تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ سب وہاں پہنچ چکے تھے، بلال اور ہادیہ دونوں وہاں پہلے سے ہی موجود تھیں۔۔۔ تھوڑی دیر میں نِکاح کی رَسم ادا کر دی گئی تھی۔

سب ایک دوسرے سے ہلکی پھلکی گفتگو میں مصروف تھے ماسوائے منیزہ بیگم کے جو جانچتی نِگاہوں سے میسم کو تکے جا رہی تھی، آخر رہا نہ گیا تو وہ اُسے پکار اُٹھی۔

"ایکسکیوز می بیٹا! آپ بُرا نہ منائے تو آپ سے ایک سوال کرنا چاہتی ہوں!" منیزہ بیگم نے میسم کو اپنی جانِب متوجہ کیا۔

"جی؟" میسم بھی جیسے اُن کا سوال جانتا تھا۔

"کیا ہم پہلے مِل چُکے ہیں؟ بائے اینی چانس میں جانتی ہوں آپ کو؟" منیزہ بیگم کی نگاہیں ابھی بھی اُس کے چہرے کے خدوخال کو جانچنے میں مصروف تھیں۔

میسم نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا۔

"میں میسم امیر ہوں۔۔۔"شائد اِتنی شناخت کافی تھی۔

منیزہ بیگم کی آنکھیں پھیلی، وہ اُسے پہچان چکی تھی۔۔۔ماضی کے ایک دیہاڑی دار مزدور کا بیٹا آج ایک ملٹائی نیشنل کمپنی کا مالک بن چُکا تھا۔اُن کی بیٹی کا باس! معراج صاحب کی کتنی خواہش تھی اُسے کامیاب ہوتے دیکھنے کی۔

"معراج کی بہت خواہش تھی تمہیں یوں ترقی کرتے دیکھنے کی آج زِندہ ہوتے تو بہت خوش ہوتے۔۔۔"اُن کی آواز رُندھ گئی۔

"وہ اپنی زِندگی میں ہی اِس خواہش کو پورا ہوتے دیکھ چُکے تھے۔۔۔"میسم نے مسکرا کر عقیدت سے اُن کے دونوں ہاتھ تھامے۔

کچن سے آتی مِناج نے ٹھٹھک کر یہ منظر دیکھا۔

اُس کی ماں اُس کے باس سے یوں باتوں میں مگن تھی جیسے برسوں پرانی شناسائی ہو۔

مزید کچھ دیر بیٹھنے کے بعد وہ سب جا چُکے تھیں۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اب گھر میں وہ چاروں بچے تھے، مِناج نے اُن سے کوئی بات نہیں کی تھی، بس کچن سمیٹتی اپنے کمرے میں جاچکی تھی وہ دونوں منیزہ بیگم کے پاس بیٹھے تھے جو اِدھر اُدھر کی چھوٹی باتیں کرتی اُنہیں پُر سکون کرنے کی کوشش میں تھی۔

ہادیہ نے ایک طائرانہ نِگاہ اُس فلیٹ پر ڈالی جو عقبیٰ وِلا کے سامنے ایک مرغی کے ڈربے برابر تھا، اُن کی سرونٹ انیکسی بھی اِس سے فلیٹ سے بڑی تھی۔

اِتنے ماہ سے وہ دونوں ماں بیٹی اُن کے ماں باپ کی بدولت یہاں رہ رہیں تھیں، مگر آج اُن کی مدد کرتے وقت ایک شکن بھی اُن کے ماتھے پر نُمایاں نہیں تھی۔

"کافی رات ہو چکی ہے بچوں، تم دونوں بھی اب آرام کرلو۔۔۔ تمہارے لیے کمرہ سیٹ کردیا ہے!" وہ اُنہیں کہے، اُٹھتی اپنے کمرے میں جاچکی تھی۔

بلال بھی گہری سانس خارج کیے اپنی جگہ سے اُٹھتا ہاتھ ہادیہ کی جانِب بڑھا چُکا تھا۔لبوں پر تسلی آمیز مسکان تھی۔

"کیا ہوا ہے؟" کمرے میں داخل ہوئے بِلال نے نرم نِگاہوں سے اُس کے چہرے کے بدلتے تاثرات کا جائزہ لیا تھا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"مجھے۔۔۔مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے بِلال، اگر اُنہوں نے ہمیں ڈھونڈ لیا؟ وہ ہمیں مار ڈالے گے بِلال! ہم نے غلط کیا ہمیں یوں نہیں بھاگنا چاہیے تھا، وہ ہمیں نہیں چھوڑے گے!" خوف اُس کے چہرے پر عیاں تھا، وہ ہذیانی انداز میں گویا ہوئی۔

"شش! ریلیکس!" بلال نے آگے بڑھ کر اُسے سینے سے لگایا۔

ہادیہ بے آواز رو دی تھی۔

"وہ چاہ کر بھی ہمیں ڈھونڈ نہیں پائے گے، وہ کچھ نہیں کر پائے گے۔۔۔ ہمیں اُنہیں چھوڑ آئے ہیں بہت پیچھے۔۔۔ اب ہماری ایک نئی زِندگی شروع ہو چکی ہیں، پرانی باتیں اور پرانے رشتے دونوں اب ماضی بن چکا ہے، ماضی کو ماضی ہی رہنے دیا جائے تو بہتر ہے، ہمارے بہتر حال اور مستقبل کا یہی حل ہے!" اُس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامے بِلال نے نہایت نرمی اور محبت سے اُسے سمجھایا تھا۔

تھوڑی دیر میں کھانا کھائے وہ دونوں بیڈ پر اپنی اپنی جگہ لیٹے سوچوں میں گم تھے، بلال ہادیہ کو تو سمجھا چُکا مگر خود بھی کافی حد تک پریشان تھا وہ، دوسری جانب ہادیہ بھلے ہی بلال کی باتوں پر تھوڑی بہت پرسکون ہو چکی تھی مگر ڈر ابھی بھی قائم تھا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

حلق میں کانٹے چبھتے محسوس ہوئے، پیاس کی شِدت سے سائڈ ٹیبل پر دیکھا، پانی کے جگ کا نام و نِشان نہ تھا، چپل میں پاؤں اڑستی، بلال کو پانی لانے کا کہتی وہ کمرے سے نکلتی کچن کی جانب بڑھی، پانی پیے ایک گلاس بلال کے لیے بھرتی وہ کمرے کی جانِب بڑھ رہی تھی جب مِناج کے کمرے سے آتی اُس کی آواز پر وہ ٹھٹھک کر رُکی۔۔۔اُن کی باتوں کو سُن کر ہادیہ کی آنکھیں پھیلی تھیں۔

"ماما ایک بات پوچھوں؟" بیڈ پر لیٹے اُس نے منیزہ بیگم سے اِجازت چاہی۔

"ہاں پوچھو!"

"میسم سر سے کیا باتیں کر رہی تھی آپ؟" منیزہ بیگم نے چونک کر اُسے دیکھا۔

"کچھ خاص نہیں بس یونہی حال چال پوچھ رہی تھی کیوں؟"

"نہیں ویسے ہی۔۔۔ جس طرح آپ بات کر رہی تھی یوں لگتا تھا جیسے کوئی بہت پرانی شناسائی رہ چکی ہو"

"ہاں رہ تو چکی ہے!" وہ مسکرائی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"سچ میں؟ آپ سچ میں میسم سر کو پہلے سے ہی جانتی ہیں؟ کب، کیسے، کس طرح اور مجھے کیوں نہیں بتایا!" وہ یکدم لیٹے سے اُٹھ بیٹھی۔

"بہت پرانی بات ہے۔۔۔مجھے تو یاد بھی نہیں تھا!"

"کیا مطلب کھل کر بتائے نا!" اُس نے ضِد کی۔

"میسم بہت چھوٹا تھا جب میرا اور تمہارے بابا کا ایک سرکاری سکول وِزٹ ہوا تھا، اُس کے ابو امیر صاحب ایک دیہاڑی دار مزدور تھے، میسم بھی اُن کے ساتھ دیہاڑی لگاتا اور ساتھ ساتھ پڑھتا بھی۔۔۔بلا کا ذہین تھا وہ بچہ، چمکتی روشن آنکھیں۔۔۔اُس دِن تمہارے بابا نے فیصلہ کیا تھا میسم کی پڑھائی کا تمام خرچہ اُٹھانے کا، وہ اُسے انتہائی قابل اور کسی مقام پر کھڑا دیکھنا چاہتے تھے اور آج اِتنے برسوں بعد اُسے یوں ترقی یافتہ دیکھ جی بھر آیا۔۔۔ سمجھو تمہارے بابا کا برسوں کا خواب پورا ہوا ہو جیسے۔۔۔"

"کیا میسم سر کو معلوم تھا کہ میں۔۔۔میرا مطلب کہ میں اُن کے محسن کی بیوی ہو کیا یہ بات وہ جانتے تھے؟" منیزہ بیگم نے ہولے سے سر اثبات میں ہلایا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

مِناج بلبلا اُٹھی۔۔۔دماغ میں منفی خیالات نے جنم لیا۔۔۔تو کیا میسم نے اُسے نوکری پر ڈبل سیلیری پر صِرف اِسی لیے رکھا تھا کہ وہ اُس کے محسن کی بیٹی تھی۔

"تم جان نہیں سکتی مِناج کہ اُسے آج یوں سوٹ بوٹ پہنے دیکھ میرے دل کو کتنی خوشی ملی ہے۔۔۔یوں محسوس ہوا جیسے میری خود کی اولاد نے کامیابی حاصِل کی ہو!" اُن کے چہرے کی خوشی دیدنی تھی۔

"جی آپ کتنی خوش ہیں صاف نظر آرہا ہے!" اِشارہ اُن کے چمکتے چہرے کی جانب تھا۔

"ہاں اور اِس خوشی کی ایک بڑی وجہ تم بھی ہو۔۔۔جس طرح تم نے آگے بڑھ کر اُن دونوں بچوں کی مدد کی ماضی کو بُھلائے مجھے فخر محسوس ہوا تم پر!" وہ اُسے اپنے سینے سے لگا چکی تھی۔

"سچ بولوں ماما؟ میں نے کوئی مدد نہیں کی۔۔۔" اُس کا چہرہ سپاٹ ہو چکا تھا۔

"اُن دونوں کو پناہ دینے کا مقصد اُن کی مدد کرنا نہیں بلکہ اُن کے ماں باپ کو ذلت و رسوائی کی جانب دھکیلنا تھا!"

"مِناج!" اُس کے لفظوں میں موجود نفرت محسوس کیے منیزہ بیگم کی آنکھیں پھیلی، ساتھ ہی ساتھ باہر سے گزرتی ہادیہ کی بھی۔

"آپ شائد سب بھول چکی ہے ماما مگر میں کچھ نہیں بھولی۔۔۔وہ رات آج بھی مجھے اچھے سے یاد ہے جب دھکے مار کر ہمیں ہمارے ہی گھر سے س نِکالا گیا تھا!"

"وہ سب پرانی باتیں ہو چکی ہیں میری جان!" منیزہ بیگم نے اُسے سمجھانا چاہا۔

"کچھ پرانا نہیں ہوا ماما۔۔۔نہ کبھی ہو گا! آج بھی سب کچھ ویسے کا ویسا ہی ہے!" اُس کی ٹون بدلی بدلی تھی۔

"مِناج اِدھر دیکھو میری جانِب اور قسم کھاؤ کہ تم بلال اور ہادیہ کو کِسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں پہنچاؤ گی۔۔۔اُن دونوں نے اللہ اور ہمارے بھروسے اِتنا سخت قدم اُٹھایا ہے، اُنہیں کچھ مت کرنا!" منیزہ بیگم نے جیسے مِنت کی تھی۔

"فکر مت کرے ماما اُنہیں کچھ نہیں ہو گا،،، جو بھی تکلیف پہنچے گی وہ تایا، تائی اور چاچا چچی کو پہنچے گی"

"مِناج میری جان بھول جاؤ سب!" یہ اُن کی بیٹی کِس راہ پر نِکل چُکی تھی؟

"بابا کا تمام کاروبار ٹھپ ہو چُکا ہے ماما۔۔۔اپنی اپنی لالچ میں تینوں بھائی میرے باپ کی برسوں کی محنت اور نام کو ڈبو چُکے۔۔۔اُسی ٹھپ کاروبار کو چلانے کی خاطر اپنی سگی اولاد کی خوشیوں کا گلا گھونٹے اُن کی ڈیل کر دی۔۔۔میرے باپ کی برسوں کی محنت کو راکھ کا ڈھیر بنا ڈالا۔۔۔اُنہیں یونہی تو نہیں چھوڑوں

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

گی میں! اولاد کی ڈیل کر کے ملنے والے پیسوں سے اپنی عیاشیاں کرنا چاہتے تھے نا؟ ایک پھوٹی کوڑی بھی اب نہیں ملے گی اُنہیں۔۔۔ ایک ایک پیسے کو ترسے گے وہ سب کے سب!" ہادیہ تو اِس کی اِس قدر خطرناک پلاننگ سنتی تیزی سے اپنے کمرے میں جا بند ہوئی۔

"کیا ہوا ہادیہ؟ تمہاری سانس کیوں پھولی ہوئی ہے؟ اور اِتنا پسینہ؟" بلال چونک پر اُٹھ بیٹھا۔

"کچھ ٹھیک نہیں بلال۔۔۔ وہ مناج! ہم جیسا اُسے سمجھ رہے تھے وہ بالکل ویسی نہیں ہے۔۔ وہ سب جھوٹ اور فریب تھا۔۔۔ وہ دھوکے باز نکلی" ہادیہ تیزی سے پانی کا گلاس سائڈ پر رکھتی بلال کے سامنے آ بیٹھی۔

"کیا بات ہے کھل کر بتاؤ!" بلال بھی پریشان ہوا۔

ہادیہ اُسے پوری بات بتا چکی تھی۔۔۔ بلال نے گہری سانس خارج کی۔

"تو تمہیں کیا لگا ہادیہ جس لڑکی کو ہمارے ماں باپ کی وجہ سے اِتنی تکلیف جھیلنی پڑی وہ خوشی خوشی بِنا کسی غرض کے ہماری مدد کرنے کو تیار ہو جائے گی بنا کسی ذاتی فائدے کے؟ تم خود سوچو وہ کیوں بِنا کسی جواز کے ہماری مدد کرنے کو تیار ہو گئی؟ بنا کسی فائدے کے؟ ہادیہ یہ کوئی فِلم یا ڈرامہ نہیں جہاں ہیروئین اپنے اوپر ہونے والے تمام مظالم خاموشی سے سہتی آخر میں کھلے دِل سے سب کو معاف

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کر دے۔۔۔یہ حقیقی دُنیا ہے اور حقیقی دُنیا میں کوئی بھی اِتنا دریا دل نہیں ہوتا! تم شکر ادا کرو کہ اُس نے ہمارے والدین کے مظالم کا بدلہ ہم سے نہیں لیا" بلال نے اُسے سمجھایا۔

"تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے پہلے سے ہی سب جانتے ہو؟" ہادیہ نے شکی نگاہوں سے اُسے گھورا۔

"اِس میں جاننے نہ جاننے والی کوئی بات نہیں ہادیہ۔۔یہ کامن سینس ہے جو غالباً لڑکیوں میں کم ہوتی ہے!" اُس نے مسکرا کر کندھے اُچکائے۔

"تم مجھے بیوقوف کہنا چاہتے ہو؟" اُس نے تیکھی نگاہیں بلال پر ٹکائی۔

"میں تو کچھ نہیں کہہ رہا! یہ تو تمہارے خود کو الفاظ ہیں" بلال مسکراہٹ دبائے گویا ہوا۔

"دیکھو بلال!"

"ابھی دیکھنے دِکھانے والی گیم کل کھیلے گے۔۔۔بہت تھک گیا ہوں میں ریسٹ کر لے؟" اُس نے گویا اِجازت مانگی۔۔۔ہادیہ بھی شرافت سے اپنی سائڈ لیٹتی گہری نیند میں جا ڈوبی تھی۔۔۔اُس کے سونے کا یقین کیے بلال کے لبوں پر موجود دھیمی مسکان ختم ہو گئی، چہرے پر افسوس اور پریشانی کے تاثرات واضع ہوئے۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"یہ آپ نے کیا کر دیا ڈیڈ! اپنے ہی خون کو اپنا دُشمن بنا لیا!" وہ خیالات میں بصیر صاحب سے ہم کلام تھا۔

"ایک بار پھر سوچ لو مِناج۔۔۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اِس سب میں وہ دونوں بچے پھنس جائے!" صبح ناشتے کی میز پر منیزہ بیگم نے ایک بار پھر اپنے تئیں اُسے سمجھانے کی ناکام سی کوشش کی۔

"اب کچھ نہیں ہو سکتا ماما، مجھے جو کھیل کھیلنا تھا وہ میں کھیل چکی۔۔۔ اپنی خودداری تک کو داؤ پر لگا دیا (اِشارہ میسم سے مدد مانگنے کی جانب تھا)۔۔۔ اب پیچھے ہٹنا ناممکن رہی، باقی رہی آپ کے اُن بچوں کی بات (بچوں طنزیہ انداز میں ادا ہوا تھا) تو اُن کا بندوبست کر چکی ہوں میں۔۔۔ فکر مت کرے اُنہیں کچھ نہیں ہو گا!" چائے کا کپ لبوں کو لگائے اُس نے بے پرواہی سے جواب دیا، جب اُسی لمحے بِلال اور ہادیہ جھجھکتے وہاں چلے آئیں۔

"السلام علیکم!" بلال نے سلام میں پہل کی، جس کا جواب منیزہ بیگم نے خوشدلی سے اور مِناج میں فرضً دیا تھا۔

"آؤ بچوں ناشتے کر لو!" منیزہ بیگم کی دعوت پر وہ دونوں سیٹ سنبھالے بیٹھ چکے تھے۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"اچھاماما اب میں چلتی ہوں اللہ حافظ!" چائے ختم کیے مِناج اپنا بیگ کندھے پر لٹکائے اُٹھی تھی۔

بلال اور ہادیہ دونوں نے ایک ساتھ اُسے اُٹھتے دیکھا تو غلط مطلب اَخذ کر چُکے تھے۔

"مِناج۔۔۔آپی (آپی بہت دِقت سے کہاں تھا عادت جو نہیں تھی) اگر آپ ہماری وجہ سے اِس طرح جا رہی ہے تو مت جائے۔۔۔ہم یہاں سے چلے جاتے ہیں!" بلال نظریں جھکائے بولا۔۔۔وہی نِگاہیں جن سے کبھی مِناج کو گھورا جاتا تھا۔

"آپی؟(مِناج نے لفظ یوں ادا کیا جیسے کوئی مزاق ہو)۔۔۔پہلی بات تو یہ کہ مجھے اِتنی عزت کی عادت نہیں اور دوسری بات یہ میرا اپنا گھر ہے (اپنا پر زور دیا تھا) مجھے کسی پاگل کُتے نے نہیں کاٹا جو کسی دوسرے کی وجہ سے اپنے گھر سے بھاگنے کو پر تولوں!" مسکرا کر اُس کو ذلیل کرتی وہ جا چُکی تھی۔

"اُس کی باتوں کو دِل پر مت لینا، حالات نے اُسے کڑوہ بنا دیا ہے!" منیزہ بیگم سادہ انداز میں بولتی اُن کے آگے ناشتہ رکھ چُکی تھی۔

دونوں میاں بیوی شرمندہ سا پلیٹ پر جھکے اپنا اپنا ناشتہ شروع کر چکے تھے۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

آج وہ اپنے وقت سے کافی پہلے آفس میں موجود تھی، ٹھیک آٹھ بجے وہ اپنے فلور پر موجود تھی۔۔۔اب بس اِنتظار تھا تو میسم کے آنے کا۔

ایک گھنٹے سے اُس کی نِگاہیں لِفٹ پر جمی ہوئی تھی، بے صبری سے پاؤں جھلائے وہ میسم کے آنے کا اِنتظار کیے جا رہی تھی، ساتھ ہی ساتھ سامنے دیوار اپر لگی بڑی گھڑی کو بھی دیکھ رہی تھی۔۔۔نو سے اوپر جاتی سوئیوں پر اُس کے ماتھے کے بل گہرے ہوتے جا رہے تھے۔۔۔میسم آج سے پہلے کبھی اِتنا لیٹ نہیں ہوا تھا۔۔۔اُس نے کئی میسز میسم کو کر ڈالے تھے جس کا کوئی جواب اُسے موصول نہیں ہوا تھا۔اَب کی بار آنکھوں میں غُصہ بھی در آیا تھا۔سوئیاں آگے بڑھتی دَس بجا چکی تھی۔

"بس بہت ہوا!" زور سے ٹیبل پر اپنے دونوں ہاتھ رکھتی وہ اپنی کرسی سے اُٹھ کھڑی ہوئی، شمسہ نے چونک کر اُسے دیکھا۔

موبائل پر اُنگلیاں حرکت کرتی میسم کا نمبر ملا چکی تھی۔۔۔کال جا رہی تھی اور یہ کیا؟ میسم کے کیبین سے اُسے رِنگنگ کی آواز سُنائی دی، آنکھیں حیرت کی زیادتی سے پھیلی تو منہ کھل گیا۔وہ کب سے کیبین میں موجود تھا؟ مِناج تو آٹھ بجے کی آفس آئی ہوئی تھی۔

"میسم سر کب سے آئے ہوئے ہیں؟" شمسہ کے سامنے کھڑے مِناج نے سوال کیا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"میسم سر آگئے؟ اچھا! میں سیکیورٹی کو کال کر کے پوچھتی ہوں!" شمسہ بھی حیران ہوئے رسیور اُٹھا چکی تھی۔۔۔

"ہمم! اچھا ٹھیک! کہہ رہا ہے سر تو آج ساڑھے سات ہی آگئے تھے۔۔۔ سر نے تمہیں اِنفارم نہیں کیا؟" شمسہ کے پوچھنے پر مِناج نے لب بھینچے سر نفی میں ہِلایا۔۔۔

وہ میسم کے کیبین کی جانِب بڑھی، اِجازت کے لیے دروازہ ناک کیا مگر اندر آنے کی اجازت نہ ملنے پر غصے پر قابو پائے، صبر کرتی اپنی جگہ پر جا بیٹھی تھی۔

صبر ختم ہونے کو تھا ایک بار پھر گھڑی کی جانِب نِگاہ دوڑائی جہاں آدھا گھنٹہ گزر چکا تھا، مِناج نے بھنویں اُچکائیں۔۔۔ اُس کے یہاں نوکری کرنے کے عرصے میں شائد پہلی بار ایسا ہوا تھا!

مزید آدھا گھنٹہ اِنتظار کا وقت گُزرا اور مِناج کی بس ہوئی تھی تیزی سے اپنی جگہ سے اُٹھتی وہ اندر داخِل ہوئی تھی۔۔۔ شمسہ نے حیرت سے اُس کی تیزیاں دیکھی تھی۔

بنا ناک کیے وہ روم میں داخل ہوئی۔

"مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے سر!" مناج اُس کے سر پر جا کھڑی ہوئی تھی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ابھی میں بِزی ہوں مِناج!" میسم تو نا جانے کون سا تاج محل تعمیر کروانے کا کانٹریکٹ لے چُکا تھا جو بِنا سر اُٹھائے بولا۔

"آپ بابا کو پہلے سے جانتے تھے مجھے کیوں نہیں بتایا؟" مِناج سید ھا مدعے کی بات پر آئی۔

"بعد میں۔۔۔"

"مجھے ڈَبل سیلیری پر جاب صرف اِسی لیے دی تھی نا کیونکہ میں معراج عقبیٰ آپ کے محسن کی بیٹی ہوں؟ نا کہ میری قابلیت کی بِنا پر !ترس کھا کر دی ہے نا یہ نوکری مجھے" وہ غصے سے گویا ہوئی۔

میسم نے گہری سانس خارج کیے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے اُسے دیکھا، جو غصیلی سوالیہ نِگاہوں سے میسم کو ہی گھور رہی تھی۔ یہ عورت بِنا اپنے سوال کا جواب لیے جان نہیں چھوڑنے والی تھی۔

"بِلکل ایسا ہی ہے" اُس نے شرافت سے قبول کیا تھا۔

مِناج نے کچھ کہنے کو منہ کھولا مگر میسم پہلے ہی بول اُٹھا تھا۔

"میں نے تمھیں واقعی یہ نوکری اِس لیے دی کیونکہ تم میرے محسن کی بیٹی ہو مِناج مگر ایسا ہرگز مت سوچو کہ تمہاری قابلیت کو نظر انداز کیا گیا۔۔۔ مجھ سے پہلے تمہارا سلیکشن میرے انٹرویو پینل نے کیا تھا۔۔۔ اور اگر ترس کھا کر مدد کرنا ہی ہوتی تو پیسوں سے کر دیتا۔۔۔ تمھیں اِتنی اہم پوسٹ پر اپائنٹ

ہی کیوں کرتا؟اور یقین مانو تمہیں نوکری دیتے ہوئے مجھے کنفرم بھی نہیں تھا کہ آیا تم واقعی میں معراج بابا کی بیٹی ہو یا یہ ایک اِتفاق ہے!(یہاں تھوڑا بہت جھوٹ کا سہارہ لیا گیا تھا)" اپنی جگہ سے اُٹھے وہ اُس کے قریب تر آئے نرمی سے گویا ہوا۔

"اب اگر تمام کنفیوژن دور ہو گئی ہے تو گو بیک ٹو یور ورک!" میسم نے دروازے کی جانِب اِشارہ کیا تھا۔

"میری بات ابھی پوری نہیں ہوئی۔۔۔آپ نے مجھ سے کیوں چھپایا کہ آپ میرے بابا کو پہلے سے جانتے تھے، ٹھیک ہے پہلے آپ کو نہیں معلوم تھا کہ میں کون ہوں لیکن جب کلئیر ہو گیا تھا تو تب کیوں نہیں بتایا؟"

"کیونکہ تمہاری خودداری کو ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا میں، اگر میں پہلے ہی تمہیں بتادیتا کہ میرا تمہارے بابا سے کیا تعلق ہے تو کیا تم تب بھی جاب کنٹینیو رکھتی؟ تم سمجھتی کہ یہ نوکری تمہیں صِرف اِسی لیے ملی کیونکہ تم معراج بابا کی بیٹی ہو جیسا کہ اب سمجھ رہی ہو۔۔۔بس اِسی لیے خاموش رہا۔۔۔اب بھی کوئی سوال رہتا ہے؟" مِناج نے لب بھینچے سر اَثبات میں ہلایا۔

"تو اب آپ جاسکتی ہے" ایک بار پھر دروازے کی جانِب اشارہ کیا گیا۔

"وہ۔۔وہ سر آپ کی چائے؟"

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کافی جلدی خیال نہیں آ گیا آپ کو؟" میسم کے میٹھے سے طنز پر وہ خجل سی ہو گئی۔ اُس کے خجل ہونے پر میسم لب سبائے مسکرا دیا۔۔۔ اُس نے گہری مسکراتی چمکتی نِگاہوں سے مِناج کا بغور جائزہ لیا جِس کی آنکھوں میں ابھی بھی ہلکی ہلکی خفگی موجود تھی۔

اس سے پہلے وہ جانے کو مڑتی فروہ اُسی لمحے کیبین میں داخِل ہوئی تھی، اِرادہ آج میسم سے کھل کر بات کرنے کا تھا مگر اندر داخل ہوتی وہ ٹھٹھک کر رُکی۔۔۔ میسم اور مِناج کچھ زیادہ ہی قریب کھڑے تھے ایک دوسرے کے۔۔۔ ایک گہری نِگاہ دونوں کے چہروں پر ڈالے تاثرات بھانپے۔۔۔ مِناج کا انداز نارمل تھا لیکن میسم! میسم کے تاثرات کوئی اور ہی کہانی بیان کر رہیں تھے، وہ جِن نِگاہوں سے مِناج کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ میسم مِناج سے محبت کرتا ہے! (یہ سوال نہیں جواب تھا)

"ایک چائے اور ایک کافی؟" میسم سے چائے کا کنفرم کیے اُس نے سوالیہ نِگاہوں سے فروہ کو دیکھا جس کی نظریں میسم پر ٹکی تھیں، مِناج کے پوچھنے پر سر ہلا چکی تھی۔

فروہ کو سلام کرتی وہ نِکل چکی تھی۔۔

"آؤ فروہ۔۔۔ آج اِتنی لیٹ کیسے ہو گئی؟"

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اب اُسے کیا بتاتی؟ پوری رات سو نہیں پائی ایک عجیب مشکل میں گھِری تھی۔۔۔ دل بے چین ہو اجا رہا تھا۔۔۔ اور ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی اِس بے چینی کی وجہ سمجھ آگئی تھی۔۔ مگر گلہِ بھی کِس بات کا؟ جب اَپنی ہی محبت رَقیب نِکل آئے تو رقیب سے کیسا گلہِ؟ نہایت خوبصورتی سے وہ ٹوٹے دِل کے ٹکڑوں پر اُفف کرنے کی بجائے لبوں پر قفل لگائے، اپنا درد چُھپا چکی تھی۔

"ارے یاد آیا کوئی ضروری بات کرنی تھی نا تمہیں مجھ سے؟" اچانک مڑتے وہ فروہ سے مخاطِب ہوا۔

"نن۔۔۔ نتھنگ امپارٹینٹ!" یکدم سنبھلتی وہ مصنوئی مسکان لبوں پر سجائے بولی۔

"اوکے!" میسم نے کندھے اُچکائے، فروہ کی آنکھوں کے گوشے نم ہوئے۔۔

بس 'اوکے'، اُس نے ایک بار بھی زور دیے پوچھنا گوارہ نہیں سمجھا کہ وہ کون سی اہم بات تھی جو اَب اہم نہیں رہی۔۔۔ دوسرے لمحے اپنی ہی سوچ پر اذیت سے مسکرا دی۔۔۔ شائد وہ ہی اُس کے لیے اَہم نہیں تھی۔۔۔ پہلے کبھی محسوس ہوا ہونا ہو۔۔۔ آج شِدت سے اَحساس ہو چکا تھا۔۔۔ گہری سانس بھرتی وہ بے کلی سے اُس کے صوفہ پر جا بیٹھی تھی۔

تھوڑی دیر میں مِناج چائے اور کافی دونوں لے آئی۔۔۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

آج کڑوی کافی کچھ زیادہ ہی کڑوی محسوس ہوئی تھی۔۔۔مِناج کے آتے ہی وہ سر جھکا گئی۔۔۔ میسم کی نگاہیں اُسے دیکھتی تو فروہ کا دِل جل اُٹھتا، مزید جلن محسوس نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

"بِلال! بِلال! کہاں ہو!" گھر میں داخل ہوئے وانیہ اونچی، غصیلی آواز میں چِلائی۔

اُس کا چہرہ غصے کی شِدت سے لال ہوچکا تھا۔۔۔وہ چلاتی سب گھر والوں کو اَکٹھا کرچکی تھی۔

"ارے وانیہ بیٹا تُم! آؤ بیٹھو کیسی ہو؟" بریرہ بیگم اُسے دیکھے فوراً مٹھاس بھرے لہجے میں بولی۔

"بیٹھنے نہیں آئی میں یہاں بِلال کہاں ہے بُلائے اُسے فوراً" وہ بدتمیزانہ لہجے میں گویا ہوئی۔

بریرہ بیگم کا چہرہ اَہانت کے مارے سرخ پڑا۔

"بیٹا بِلال تو یونی گیا ہوا ہے۔۔۔"

"نہیں آیا آپ کا بیٹا یونی، اِسی لیے میں آئی ہوں یہاں!" وہ غُرائی۔

"مگر وہ اور کہاں جائے گا؟"

"تو آپ کے کہنے کا مطلب کیا ہے کہ میں جھوٹ بول رہی ہوں؟ پاگل ہوں میں؟ بکواس کر رہی ہوں؟" اُس کی آواز اُونچی ہوئی۔

کمرے میں موجود بسمہ بھی اُس کی آواز سنتی باہر نِکل آئی۔

"نہیں بیٹا میرا وہ مطلب نہیں تھا، میں تو بس۔۔۔"

"او جسٹ شٹ اپ! آئی ڈیم کیئر کیا مطلب تھا آپ کا! بِلال کو بلوائے فوراً" وہ اُنہیں تمام ملازمین کے سامنے زلیل کر چکی تھی۔۔۔ حدیقہ بیگم نے تو اُس چھٹانک بھر کی لڑکی کی زُبان پر کانوں کو ہاتھ لگایا۔

بسمہ اُس کی عقل ٹھکانے لگانے کو آگے بڑھی مگر بریرہ بیگم اُس کا ہاتھ تھام چکی تھی۔۔۔ وانیہ نے اُن کا لحاظ نہیں کیا تو بسمہ کا خاک کرتی۔

"جاؤ صبح بِلال کو بلاؤ!" اُنہوں نے میڈ کو حکم دیا جو سر ہلاتی تیزی سے بھاگی۔

وانیہ غصے پر قابو پائے یہاں سے وہاں ٹہلنے لگی۔

"میم! وہ۔۔ وہ بلال سر تو کمرے میں نہیں ہے۔۔۔ لیکن یہ۔۔۔" میڈ جھجھکتی واپس آئی اور ایک بند کاغذ اُن کی جانِب بڑھایا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وانیہ اُن کے لینے سے پہلے ہی اُس کے ہاتھ سے جھپٹ چُکی تھی۔ جیسے جیسے وہ اُس کاغذ پر لکھی تحریر کو پڑھتی گئی اُس کی آنکھیں پھیلتی گئیں۔

"اِتنا بڑا دھوکا! اِتنا بڑا دھوکا! کسی کو نہیں چھوڑوں گی۔۔۔ کسی کو بھی نہیں چھوڑوں گی میں!" کاغذ ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر جا گرا، وانیہ نے فوراً زیان کو کال مِلائی تھی۔

بسمہ نے وہ کاغذ اُٹھائے پڑھنا شروع کیا تو اُس کی آنکھیں بھی پھیل گئی۔

"یا اللہ کیا ہوا ہے بسمہ؟ کیا لکھ ہے اِس پر مجھے بتاؤ۔۔۔ دِل بیٹھا جا رہا ہے میرا۔۔۔ میرا بِلال تو ٹھیک ہے نا؟" بریرہ بیگم پریشانی سے گویا ہوئی۔

"بِلکل ٹھیک ہے آپ کا بیٹا! بلکہ وہی تو ٹھیک ہے!" وانیہ غصے سے غرائی۔

"بِلال اور ہادیہ گھر سے بھاگ چُکے ہیں۔۔۔ وہ آپ لوگوں کے زبردستی کے جوڑے گئے رِشتوں سے خوش نہیں تھے۔۔۔ ایک دوسرے سے محبت کرتے تو بھاگ گئے۔۔۔" بسمہ نے کندھے اُچکائے اُنہیں سچائی سے آگاہ کیا۔

حدیقہ بیگم کا ہاتھ فوراً دِل کو گیا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

آدھے گھنٹے کے اندر اندر شہزاد صاحب بمعہ اہلِ خانہ وہاں موجود تھے۔۔۔ بصیر صاحب، حدید صاحب، اُن کے تینوں بیٹے مجرموں کی طرح سر جھکائے بیٹھے تھیں۔

"بہت بڑا دھوکہ دیا ہے تم لوگوں نے ہمیں۔۔۔ اِس کی بہت بھاری قیمت چکانی پڑے گی تم لوگوں کو۔۔۔" شہزاد صاحب کی دھمکی پر بصیر صاحب کے چہرے پر پسینہ در آیا۔

اُنہیں اپنی سانسیں گھٹتی محسوس ہوئی۔

"شہزاد صاحب قسم لے لے ہمیں زرا برابر عِلم نہیں تھا کہ بچے ایسا کوئی قدم اُٹھانے والے ہیں۔۔۔ ورنہ۔۔۔"

"ورنہ کیا ہاں؟ ورنہ کیا کر لیتے آپ؟ کچھ نہیں کر پاتے۔۔۔ نجانے کب سے پلان کر رہے تھے وہ دونوں یہ سب۔۔۔ ارے آپ کی ناک کے نیچے سے بھاگ گئے وہ کل کے بچے۔۔۔ اِتنے لوگ تھے گھر میں، گھر والوں کو تو چھوڑیے اُنہوں نے سیکیورٹی گارڈز اور کیمرہ تک کو چکما دے دیا۔۔۔ اور آپ کہہ رہے ہیں ورنہ!" شہزاد صاحب غصے سے بھڑکے۔

"ریلیکس ڈیڈ۔۔۔ پولیس کو اُن کی تلاش میں بھیج چُکا ہوں میں۔۔۔ ایک بار ہاتھ لگ جائے وہ دونوں سب کو دیکھ لوں گا!" زیان شعلہ نِگاہوں سے اُن سب کو گھورتا گویا ہوا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دونوں بھائیوں سے پریشانی سے ایک دوسرے کو دیکھا، یہ بیٹھے بِٹھائے کِس مصیبت میں پھنسا دیا تھا۔

صبح سے شام ہو چکی تھی اِس وقت وہ سب گھر کی پچھلی سائڈ پر موجود سڑک لگے واحد سیکیورٹی کیمرہ کی فوٹیج دیکھ رہے تھے جہاں سے بائیک پر اُن دونوں کو آسانی سے بھاگتے دیکھا جارہا تھا۔۔۔ وانیہ کے آنسوؤں میں روانی در آئی۔۔۔ بہن کی اِس حالت پر زیان کا میٹر مزید گھوم گیا۔۔۔ عقبیٰ خاندان کے سب لوگوں کو گلے میں پھندا با آسانی لگتا محسوس ہو رہا تھا۔

"ہاں ایک بائیک نمبر بھیج رہا ہوں اُس کی لاسٹ لوکیشن بھیجو مجھے۔۔"زیان نے کال ملائے کسی کو اِطلاع دی۔

تھوڑی دیر میں لوکیشن مِل چکی تھی۔

"بھلا ایسی جگہ پر اُن دونوں کا کیا کام ؟"وہ سب اُس جگہ کا نام سنے حیران ہوئے۔

"کیا اُن کا کوئی دوست ایسی کیسی جگہ پر رہتا ہے ؟"زیان نے ابرو اُچکائے سوال کیا۔

"نہیں !" بصیر صاحب نے سر نفی میں ہلایا۔

"میں نے وانیہ سے پوچھا ہے۔۔۔وانیہ بیٹا بِلال کا کوئی دوست ایسی کِسی جگہ پر رہتا ہے ؟"زیان نے نرمی سے اُس سے پوچھا، وانیہ نے سر تیزی سے نفی میں ہِلایا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"مِناج!" بسمہ نے دماغ کے گھوڑے دوڑائے تو ذہن میں مِناج کا نام آیا۔

"کیا کہا تم نے؟ مِناج! مِناج کا نام لیا نا تم نے؟ وہ رہتی ہے وہاں؟" بریرہ بیگم جو مِناج کا نام سُن چکی تھی تیزی سے بسمہ کا بازو تھامے اونچی آواز میں بولی۔

بسمہ اِس اِفتاد پر بوکھلا اُٹھی۔

"تمہاری ماں کیا پوچھ رہی ہے تم سے۔۔۔ مِناج رہتی ہے وہاں؟" بصیر صاحب بھی تیزی سے اُٹھتے اُس کے سر پر آ کھڑے ہوئے۔

بسمہ نے نِگاہیں چرائیں۔۔۔

"ابھی کے ابھی ہمیں وہاں لے کر چلو ورنہ قسم کھاتا ہوں کل کا سورج دیکھنا نصیب نہیں ہو گا تم سب کو!" زیان بسمہ کے سر پر کھڑا اچلایا۔

کچھ دیر کی مَسافت کے بعد وہ سب اُس مِڈل کلاس بلڈنگ کے سامنے موجود تھے۔

"تو یہ ہے اِن ماں بیٹی کا موجودہ ٹِھکانہ" بصیر صاحب بڑبڑائے۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تھوڑی ہی دیر میں وہ سب اپارٹمنٹ کے باہر موجود تھے۔۔۔ بیل بجائے بے صبری سے دروازہ کھلنے کا اِنتظار تھا۔۔۔ دروازہ منیزہ بیگم نے کھولا۔۔ وہ تو جیسے پہلے سے ہی اُن کی آمد سے باخبر تھی اِسی لیے پُرسکون رہی۔

"جی؟" انداز یوں تھا جیسے اُنہیں جانتی نہ ہو۔

بریرہ اور حدیقہ بیگم تو اُن کے اِس انداز پر عش عش کر اُٹھیں۔

"بلال اور ہادیہ کہاں ہیں؟" وہ زبردستی اندر داخل ہوئے فلیٹ پر طائرانہ نِگاہیں دوڑائے بولے۔

"کون ہادیہ اور بِلال؟" وہ حیرت سے گویا ہوئی۔

بصیر صاحب نے کلس کر اُنہیں دیکھا۔

"ہمارے بچے بِلال اور ہادیہ۔۔۔ اِتنی جلدی بھول گئی؟" بریرہ بیگم نے طنز کیا۔

"اوہ وہ؟ وہ آپ کے بچے ہیں مجھے کیا معلوم کہاں ہیں! اور یہ آپ میرے گھر میں جو بِنا اِجازت گھسے چلے آئے ہیں اچھا ہو گا اگر شرافت سے یہاں سے دفع ہو جائے!" وہ نارمل انداز میں گویا ہوئی۔

"دیکھیے آنٹی میرا دِماغ اِس وقت بہت گھوما ہوا ہے۔۔۔ نہیں چاہتا آپ سے کوئی بدتمیزی کروں میں اِسی لیے شرافت سے بتادے کہ کہاں ہیں وہ دونوں!" زیان غصہ دبائے بولا۔

"میں نہیں جانتی کہ وہ کہاں ہیں۔۔۔ اور جہاں بھی ہو یہاں تو ہرگز نہیں ہیں۔۔۔ بھلا اِسی میں ہے کہ یہاں سے چلے جاؤ" وہ بھی سکون سے بولی۔

زیان کا دِماغ گھوم گیا۔

"تلاشی لو اِن کے گھر کی۔۔۔" وہ غرایا۔

حدید صاحب کے تینوں بیٹے فوراً الرٹ ہوئے۔

"تم سب شرافت سے نہیں مانو گے ہے نا؟" منیزہ بیگم نے مِناج کو کال مِلائی۔

واپس گھر کو آتی مِناج نے اُن کی کال رسیو کی۔۔۔ منیزہ بیگم کی دی گئی خبر پر اُس کے لب پھیلے۔

"آپ فِکر مت کیجیئے میں آرہی ہوں ماما!" گاڑی پارکنگ لاٹ میں پارک کرتی وہ تیزی سے لِفٹ کی جانِب بڑھی جو صدِ شُکر آج کھل گئی تھی۔

کچھ لمحوں میں وہ اپنے فلیٹ میں داخِل ہوئی جہاں آج جیسے مینا بازار لگا ہوا تھا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کیا ہو رہا ہے یہاں؟ کون ہے آپ لوگ اور کیا کر رہے ہیں یہاں؟" وہ اندر داخل ہوتی اونچی آواز میں گویا ہوئی۔

بریرہ بیگم تیزی سے اُس کی جانب بھاگی۔

"میرا بیٹا کہاں ہے؟ میرا بِلال کہاں ہے؟ بتاؤ مجھے!" اُنھوں نے زور سے اُس کے کندھوں کو جکڑا۔

"چھوڑے مجھے اور مجھے کیا معلوم کہاں ہے آپ کا بیٹا۔۔۔ آپ ماں ہے آپ کو معلوم ہونا چاہیے!" اُس نے بریرہ بیگم کو پیچھے کو دھکا دیا۔

"دیکھو مِناج شرافت سے بتادو بِلال اور ہادیہ کہاں ہیں ورنہ اچھا نہیں ہوگا تمہارے ساتھ!" اُنہیں پورے فلیٹ میں اُن کا نِشان تک نہ مِلا تھا۔

"پہلی بات تو یہ کہ آپ کے بچوں کا میرے گھر میں کیا کام؟ مجھ سے کیا تعلق اور دوسری بات یہ دھمکی کِسے دے رہے ہیں آپ؟ آپ کے خِلاف کورٹ کا آرڈر ہے میرے پاس اگر آپ نے زرا برابر بھی نُقصان پہنچانے کی کوشش کی مجھے تو آپ کو اریسٹ کرلیا جائے گا!" وہ اُنہیں کورٹ کا نوٹس دِکھائے بولی۔

"دیکھا میں نہیں کہتی تھی ہمارے بچوں کی گمشدگی کے پیچھے اِسی لڑکی کا ہاتھ ہے پوری پلاننگ کرر کھی ہے اِس نے تو!" حدیقہ بیگم چلائی۔

مِناج نے مسکراہٹ دبائے آنکھیں گھمائی۔

"اوہ کم آن بولا نا مجھے نہیں معلوم کہ آپ کے بچے کہاں ہیں۔۔۔ ارے مجھے تو یہ بھی نہیں معلوم آپ اُنہیں ڈھونڈتے ہوئے یہاں میرے فلیٹ پر کرہی کیا رہے ہیں۔۔۔ باقی رہی نوٹِس کی بات تو مائی ڈیئر تایا ابو لگتا ہے ابھی تک آپ کے وکیل نے آپ کو آگاہ نہیں کیا مگر چلے میں آپ کو بتادیتی ہوں آپ کے خِلاف عدالت میں کیس کیا ہے۔۔۔ نقلی وصیت بنوا کر میرے بابا کی جائیداد ہڑپنے کے الزام میں۔۔۔ اور یہ کورٹ نوٹِس بھی اِسی لیے ایشو کروایا تاکہ آپ غنڈہ گردی کر کے مجھے اور میری ماں کو زِچ نہ کر سکے!" کیا گیم کھیلا تھا مِناج نے۔۔۔ ایسا پھنسایا تھا عقبیٰ خاندان کے غاصِبوں کو کہ وہ تڑپ اُٹھتے۔۔۔ اور وہ تڑپ اُٹھے بھی تھے۔

"اب بھلائی اِسی میں ہے کہ آپ سب ابھی اور اِسی وقت میرے فلیٹ سے چلے جائے۔۔۔" اُس نے دروازے کی جانِب اِشارہ کیا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"دیکھو لڑکی شرافت سے بتادو کہ میرا ہونے والا داماد اور بہو کہاں ہیں؟ یہ تو تمہارے ڈروائے میں آجائے گے مگر میں نہیں۔۔۔ بھولو مت کہ میں کون ہوں!" شہزاد صاحب اُس کے سامنے آکھڑے ہوئے تھے۔

"بہت اچھے سے جانتی ہوں کہ آپ کون ہیں۔۔۔ مگر مت بھولے کہ میں کون ہوں! میرے بابا معراج عقبیٰ کے ساتھ کام کیا ہے آپ، جانتے ہی ہوگے کہ وہ کتنے ایماندار تھے میں بھی اُنہی کی بیٹی ہوں۔۔۔ جھوٹ اور فریب میرے خون میں نہیں، باقی اگر آپ کو مجھ پر یقین نہیں تو اپنے تئی چھان بین کر لیجیئے مجھے کوئی مسئلہ نہیں!" اِتنی سچائی سے اُس نے جھوٹ بولا کہ شہزاد صاحب بھی یقین کر اُٹھے۔

ہزار بار اُس نے دِل میں معافی مانگی تھی اللہ سے۔۔۔

شہزاد صاحب ہنکارہ بھرے اپنی فیملی کو لیے وہاں سے نِکل چُکے تھے مگر جانے سے پہلے بصیر صاحب کو وارننگ زدہ نِگاہوں سے دیکھنا نہیں بھولے تھے۔

بصیر صاحب کو تو لینے کے دینے پڑ چکے تھے۔۔۔ ہڑبڑا کر وہ فلیٹ سے نِکلے۔۔

سب جا چُکے تھے ماسوائے بِسمہ کے جِس نے آنکھیں چھوٹی کیے مِناج کو گھورا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کیا؟"

"بِلال اور ہادیہ کہاں ہیں مِناج۔۔۔ مجھ سے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں سچ سچ بتاؤ!" بسمہ کی دھمکی پر وہ گہرہ مسکرا دی۔

"فِکر مت کرو جہاں بھی بِلکل محفوظ ہیں۔۔۔ اُن کی جانب سے پریشان ہونا چھوڑ دو!" مِناج کے بتانے پر بِسمہ نے گہری سانس خارج کی تھی۔

"تم نے سچ میں کیس کر دیا ہے؟" اُس نے جھجھکتے سوال کیا۔

مِناج نے سر اَثبات میں ہِلایا تھا۔

"میں سمجھ سکتی ہوں!" بسمہ نے جیسے سمجھتے سر ہلایا۔

تھوڑی دیر میں وہ اُن سے ایکسکیوز کرتی گھر کے لیے نِکل چُکی تھی۔

اُن کے جاتے ہی مِناج صوفہ کی پُشت سے ٹیک لگائے آنکھیں موند چُکی تھی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

شہر کا ایسا کوئی کونہ، ایسی کوئی جگہ نہیں تھی جہاں بِلال اور ہادیہ کی تلاش میں اپنے آدمی نہ چھوڑے ہو زیان شہزاد نے مگر سب بے سود۔۔۔ شہزاد صاحب تو مِناج پر یقین کر چُکے تھے مگر نا جانے کیوں زیان کو اُس لڑکی پر گہرہ شک گزرا، اِسی شک کی بُنیاد پر اُس نے مِناج کے پیچھے بھی کچھ لوگوں کو لگایا تھا مگر وہاں سے بھی کچھ حاصِل نہ ہوا تھا بلکہ وہ تو بصیر صاحب پر کیے گئے دھوکا دھڑی کے کیس میں اُلجھی زیان کی توجہ اپنی جانِب سے ہٹا چُکی تھی۔۔۔ کچھ دِن مزید ڈھونڈنے کے بعد وہ اُن کو بعد کے لیے چھوڑ تا وانیہ میں مصروف ہو چُکا تھا جِس کا ذہنی توازن ہر گزرتے دِن کے ساتھ بِگڑتا چلا جا رہا تھا۔۔۔ غالباً ریجیکشن کو سہہ نہیں پائی تھی۔ زِندگی میں جو مانگا وہ بنا کسی چوں چراں کے مِلا اور اَب جب پہلی بار کچھ چھین گیا تو وہ برداشت سے باہر تھا۔۔۔ اب تو باقاعدہ اُسکا عِلاج چَل رہا تھا۔۔۔ بیٹی کی ایسی کنڈیشن نے شہزاد صاحب کے اَندر موجود غُصے کی آگ کو بھڑکا ڈالا تھا۔۔۔ عقبیٰ اِنڈسٹری سے ہوئے تمام کانٹریکٹس کینسل کر دیے گئے تھے جِس پر بصیر صاحب بوکھلا اُٹھے۔۔۔ پریشانی اور خوف نے اُن کی طبیعت کو بِگاڑ ڈالا تھا۔

اُنہیں مائنر ہارٹ اٹیک آیا تھا جِس کی اِطلاع مِناج کو بھی مِل چکی تھی، اور اُسی روز اُن کے گھر آتے ہی شام کو وہ گلاب کا بڑا سا گلدستہ لیے عقبیٰ وِلا کے لاؤنج میں موجود تھی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ناک کی سیدھ میں چلتی وہ بصیر صاحب کے کمرے تک پہنچ چکی تھی یاں یوں کہنا ٹھیک ہو گا کہ معراج صاحب کا کمرہ جِس پر بصیر صاحب قبضہ جما چُکے تھے۔

"کیا میں اَندر آسکتی ہوں؟" مسکرا کر اُس نے اِجازت چاہی مگر مسکراہٹ چِڑا دینے والی تھی۔

سب نے چونک کر اُسے دیکھا وہ بِنا جواب کا اِنتظار کیے اندر آچکی تھی۔

"کیسے ہیں پیارے تایا جان؟" گنگناتے انداز میں گُلدستہ سائڈ ٹیبل پر رکھے اُس نے سوال کیا۔۔اُس کی آواز میں کچھ زیادہ ہی چہک تھی۔

"یا اللہ! لوں میں بھی کیسا سوال کر رہی ہوں۔۔۔ بھلا اُس اِنسان کا حال کیا ہی ہو گا جِس کی ٹائیٹینک اُس کی آنکھوں میں سامنے ڈوب رہی ہو اور وہ کچھ کر نہ پائے۔۔۔ چچ چچ چچ۔۔۔" اُس نے افسوس کا اِظہار کیا اور ساتھ ہی بیڈ کے سامنے موجود کاؤچ پر ٹِک گئی۔

"بہت پریشان ہے نا آپ؟ ہونا بنتا بھی ہے۔۔۔ بھائی نے کاروبار میں دھوکا دے ڈالا، بیٹا بھتیجی کو لے کر گھر سے بھاگ گیا اب اُس کے نہ ہونے والے سُسر الی جان کو آئے ہوئے ہیں۔۔۔ بینک سے لیا لون وقت پر نہ چُکا پانے کی بدولت بینک بھی سب کچھ ہڑپنے کو تیار بیٹھا ہے۔۔۔ ایسے میں جائے بھی تو کہاں جائے۔۔۔" مِناج نے پریشانی سے گہری سانس خارج کیے مانوں افسوس سے سر جھٹکا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کیوں آئی ہو یہاں؟" بصیر صاحب نے غصے سے سوال کیا۔

"ارے میں تو آپ کی پریشانی کم کرنے آئی ہوں اور آپ ہے کہ۔۔۔ خیر چھوڑے، میں تو آپ کو ایک خوشخبری سُنانے آئی ہوں۔۔۔ مُبارک ہو آپ کے بیٹے اور بھتیجی دونوں کا نِکاح ہو چُکا ہے (وہ اُن کے شاکڈ چہریں دیکھ محظوظ ہوئی)۔۔۔ آپ سب یہی سوچ رہے ہو گے کہ مجھے کیسے معلوم۔۔۔ ارے میرے فلیٹ پر ہی تو یہ نیک فریضہ سرانجام پایا۔۔۔ میں گواہ تھی" اُس کے لبوں کی مُسکراہٹ گہری ہوئی۔

"گھٹیا لڑکی میں تیری جان نِکال دوں گی۔۔۔" بریرہ بیگم تڑپ کر اُس کی جانب لپکی۔

"آں! آں! دور، دور رہیے۔۔۔ کورٹ کا نوٹِس یاد ہے نا؟" اُنگلی نفی میں ہِلائے اُس نے اُنہیں چڑایا۔

"کیا لگتا تھا آپ کو میرے باپ کا سب کچھ ہتھیا کر، میرا حق چھین کر، مجھے اور میری ماں کو لاوارِثوں کی طرح گھر سے بھاہر نِکال کر پوری زِندگی میں عیش میں گُزرے گی؟ یہ سب کچھ کرتے ہوئے اللہ کو بھول گئے آپ سب۔۔۔ اور دیکھیئے زرا آج حالات نے کیسا پلٹا کھایا ہے! جِس گھر پر قبضہ جمائے راج کرنے کا خواب بُنا تھا، اُسی گھر سے بہت جلد دھکے مار کر نِکال دیا جائے گا آپ سب کو۔۔۔ اَب میں چلتی ہوں اللہ حافِظ!" کندھے پر بیگ لٹکائے وہ اُنہیں مسکراہٹ سے نوازتی دروازے کی جانِب بڑھی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"اور ہاں بِلال اور ہادیہ کی فِکر مت کیجیئے گا! وہ دونوں بالکل ٹھیک ہے۔۔۔وہ کیا کہتے ہیں ایک دم سیف اینڈ ساؤنڈ!" کِھلکھلا کر ہنستی وہ اُن سب کے زخموں پر نمک چِھڑکتی یہ جا وہ جا تھی۔

بصیر صاحب نے تکلیف سے آنکھیں میچ لی تھیں!

آدھی رات کا وقت ہوا چلا تھا ورک لوڈ کی وجہ سے وہ ابھی تک جاگتا فائل میں گم تھا جب کافی کے دو مگ لیے فروہ ناک کرتی اُس کے کمرے میں داخِل ہوئی تھی۔

"کافی!" مسکرا کر مگ اُس کے سامنے کیا۔

"فروہ! تھینک یو سو مچ۔۔۔واقعی بہت طلب ہو رہی تھی!" شکریہ نِگاہوں سے میسم نے اُسے دیکھا تھا۔

"واک کے بارے میں کیا خیال ہے؟ باہر ہوا اچھی چل رہی ہے۔۔۔ تھوڑا فریش بھی ہو جاؤ گے!" فروہ کی آفر قبول کیے وہ دونوں اب لان میں کافی کا گھونٹ بھرتے، واک کرتے ٹھنڈی ہوا سے لُطف اَندوز ہوئے جا رہے تھے۔

"میسم ایک بات پوچھوں؟" فروہ کے لہجے میں جھجھک تھی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"سو باتیں پوچھو اور تمہیں اِجازت کی ضرورت کب سے پڑ گئی؟" میسم نے مسکرا کر اُسے دیکھا۔

"تھوڑی پرسنل بات ہے" فروہ نے اُسے آگاہ کیا۔

"پوچھو!" کافی کا گھونٹ بھرے میسم نے اِجازت دی۔

"تمہیں کبھی کِسی سے محبت ہوئی ہے؟" فروہ کا سوال اِتنا بے ساختہ تھا کہ کچھ لمحے میسم نے چونکتے اُسے دیکھا اور کچھ سیکنڈز بعد سر اَثبات میں ہلایا۔

"کیا اُس لڑکی کا نام مِناج ہے؟" اب کی بار میسم کو گہرہ شاک لگا۔

"تمہیں کیسے پتہ چلا؟" اُس نے اِنکار نہیں کیا، فروہ کے لبوں پر دھیمی، اَفسُردہ مُسکان در آئی۔

"بہت آسان ہے۔۔۔ جِس طرح تم اُسے دیکھتے ہو، اُسے ٹائم دیتے ہو، خیال رکھتے ہو کوئی بھی آسانی سے تمہاری دِلی کیفیت جان سکتا ہے!" فروہ نے مسکرا کر کندھے اُچکائے۔۔۔ باقی سب کا تو معلوم نہیں مگر وہ اُس کی دِلی کیفیت کو بھانپ چکی تھی۔

"وہ جانتی ہے تمہاری فیلنگز اُسے لے کر کیا ہے؟" اگلا سوال داغا، میسم کا سر نفی میں ہِلا۔

"ہمم! مطلب جانے نہ جانے گُل ہی نہ جانے باغ تو سارہ جانے ہیں" گہری سانس بھرے فروہ نے سمجھنے والے اَنداز میں سر ہلایا۔

"ایک اور سوال پوچھوں؟"

"ہاں!"

"تمہیں مِناج سے محبت کیوں ہوئی؟ میرا مطلب مِناج ہی کیوں کوئی اور کیوں نہیں۔۔۔ مطلب مانتی ہوں کہ مِناج ماشاءاللہ بہت خوبصورت ہے مگر اِس دُنیا میں حُسن کی کمی نہیں تو۔۔۔"

"سچ کہوں تو اِس سوال کا جواب میرے پاس بھی نہیں فروہ۔۔۔ جانتی ہو وہ میرے مُحسِن معراج بابا کی بیٹی ہے؟ شروعات میں اُسے محسن کی بیٹی کے نظریے سے دیکھتا تھا مگر نا جانے کیسے گُزرتے وقت کے ساتھ ساتھ نظریہ اور احساسات دونوں بدل گئے۔۔۔ شائد اُس کی خودداری، اُس کا ڈاؤن ٹو اَرتھ رویہ تھا جِس نے مجھے اُس کی جانِب متوجہ کیا۔۔۔ میں نہیں جانتا وہ کیا تھا بس اُسے دیکھتا ہوں تو ایک عجیب کشش، کھینچاؤ محسوس ہوتا ہے۔۔۔ وہ فیلنگز جو کبھی کِسی کے لیے محسوس نہیں اُس کے لیے محسوس کرتا ہوں۔۔۔" وہ بہت رسانی سے دِل کی بات کہہ گیا۔۔۔ فروہ نے حسرت بھری نِگاہوں

سے اُسے دیکھا کاش وہ بھی اِسی طرح اپنے دِل کی بات کہہ سکتی۔۔ مگر کچھ 'کاش' زندگی بھر کے لیے 'کاش' ہی رہ جاتے ہیں۔

"یو آر ڈیپلی اِن لو وِد ہر!" فروہ نے اُسے بتایا۔

"آئی ایم!" میسم نے مُسکرا کر سر خم کیا۔

"اُس سے کب اِظہار کرو گے؟"

"صحیح وقت کا اِنتظار ہے!"

"اور وہ صحیح وقت کب آئے گا؟"

"حالات کا جائزہ لوں، پھر پلاننگ ہو گی اور اُس کے بعد اِظہار!"

"اِظہارِ محبت ہے یا جنگ کی تیاری؟" فروہ نے ابرو اُچکائے چِڑ کر اُسے دیکھا۔

"میدان جنگ کا ہو یا محبت کا تیاری کرنی پڑتی ہے۔۔۔ سمجھا کرو ڈیئر کزن!" ایک آنکھ دبائے میسم سمجھانے والے انداز میں گویا ہوا۔ فروہ نے مسکرائے سر جھٹکا تھا۔

وہ دونوں واک کرتے اب اِدھر اُدھر کی باتوں میں مصروف ہو چُکے تھے۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ہیلو شہزاد صاحب؟"کان اُٹھانے پر نِسوانی آواز اُن کے کانوں سے ٹکرائی۔

"جی آپ کون؟"

"جی میں بریرہ بات کر رہی ہوں، بصیر عقبیٰ کی بیوی۔۔۔ آپ کو کچھ اِنفارمیشن دینی تھی۔۔۔ بِلال اور ہادیہ دونوں کا پتہ معلوم ہو گیا ہے۔۔۔ اب آپ کو بِزنس پارٹنر شِپ ختم کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔ ہم اُنہیں جلد آپ کے سامنے لے آئے گے۔۔"

"اوہ جسٹ شٹ اپ! بھاڑ میں جاؤ تم اور تمہاری اولاد۔۔۔۔ کِس قسم کے گھٹیا لوگ ہو تم سب پیسوں کی خاطِر کِتنا گِر و گے؟ اور ہاں اا گلی بار کال کی تو بہت بُرا انجام ہو گا، اور غلطی سے بھی میرے بیٹے کو کال کرنے کی بیو قوفی مت کرنا ورنہ وہ تمہاری اولاد اور تم سب کو، کِسی کو نہیں چھوڑے گا!"شہزاد صاحب اُن کی طبیعت سیٹ کیے بیٹی کے کمرے میں داخِل ہوئے جو آہستہ آہستہ بہتر ہو رہی تھی۔

اُنہیں بلال نامی اُس لڑکے سے کوئی غرض نہیں تھی، اُن کی بیٹی کے لیے بِلال اب کوئی معنی نہیں رکھتا تھا تو اُسے بھی کوئی غرض نہیں تھی۔

اَپنا تمام سامان باندھے اُن سب نے ایک آخری الوداعی نِگاہ عقبیٰ وِلا پر ڈالی تھی جو اُن سے چھین لیا گیا تھا۔۔۔اُن کا کاروبار بُری طرح ڈوب گیا تھا، فیکٹری میں موجود سامان اور گھر پر بینک نے قبضہ جَما لیا تھا۔۔۔سیوونگز کے نام پر اکاؤنٹس میں موجود پیسہ بھی بینک ضبط کر چُکا تھا۔۔۔اب بس گھر میں موجود کچھ کیش اور جیولری ہی بچی تھی۔

حدید صاحب اپنے تینوں بیٹوں کے سنگ ایک چھوٹے سے فلیٹ میں بس گئے تھے جو دونوں بڑے بیٹوں نے اپنی نوکری سے جمع کیے گئے پیسوں سے خریدہ تھا۔

کل تک مِناج کا جو چھوٹا اپارٹمنٹ اُنہیں تنگ اور گھٹن زدہ محسوس ہو رہا تھا آج ویسے ہی فلیٹ میں بستے وہ جذبہ بڑی شدت سے غالِب آیا تھا۔۔۔نوکر چاکر، اچھے اچھے ناشتے، مہنگے برانڈ کے جوس، مٹن، بیف، مہنگے مہنگے ریسٹورانٹ میں کھانوں کی عادتیں، برانڈِڈ کپڑے، جیولری، شاپنگ، آؤٹنگز۔۔۔اب تو ہر لمحہ، ہر قدم پر احساس ہونے والا تھا کہ اپنی لالچ میں کیا کھو ڈالا تھا۔

بریرہ بیگم اور بصیر صاحب اپنا سامان باندھے بدر کی گاڑی میں بیٹھ چکے تھے جِس کے ساتھ اَب اُنہیں رہنا تھا، مگر عُشنا کا انداز اُنہیں کھٹکا چُکا تھا، اُس کے چہرے کے تاثُرات یقین دِلا چُکے تھے کہ اُسے بدر

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کا ماں باپ کو ساتھ رکھنے کا فیصلہ قطعً پسند نہیں آیا تھا۔۔۔بِسمہ اپنی نوکری سے آنے والی کمائی کی بِنا کر ہاسٹل میں شِفٹ ہو چُکی تھی۔۔۔عشنا سے اُسے کسی اچھے کی اُمید نہیں تھی۔۔۔

گھر کے گیٹ کو بند کیے اُس پر بڑا سا تالا لگائے "بینک پروپرٹی" کا ٹھپہ لگ چُکا تھا۔

اُن سے تھوڑی دور اپنی گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑی مِناج کی آنکھیں گہری نم ہو گئی تھیں۔گہری سانس بھرے چہرہ تھپتھپائے اُس نے اپنے تاثرات پر قابو پانے کی ناکام سی کوشش کی تھی۔

گاڑی میں بیٹھتی وہ آفِس کی جانب رواں تھی، لنچ بریک ختم ہونے کو تھی، اُسے اپنے کام پر بھی پہنچنا تھا۔۔۔آفس سیٹ پر بیٹھے بھی تمام سوچیں اپنی پُرانی زِندگی پر چلی گئی تھی۔۔۔اُس کے ماں باپ، اُس کا گھر، اُن کا ہنستا مسکراتا گھرانہ۔۔۔آنکھیں دھیمے دھیمے نم ہوئی، اچانک دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپاتی وہ بُری طرح رو دی، شمسہ بوکھلا اُٹھی۔

مِناج کو خاموش کروانے کی ناکام سی کوشش کی مگر بے سود، آخر میں اُس نے کال کیے میسم کو بلوایا تھا جو اِس وقت فروہ کے ساتھ تھا۔۔۔وہ دونوں تیزی سے کیبین سے نکلتے اُس کے سر پر جا پہنچے تھے۔

"مِناج آر یو آلرائٹ؟ کیا ہوا ہے بتاؤ مجھے!"

"مِناج کیا ہوا ہے ہم سے شئیر کرو، شائد ہم مدد کر دے۔۔۔"

اُن تینوں نے اُسے اپنے تئ سنبھالنے کی کوشش کی، جب رو رو کر دِل کچھ ہلکا ہوا تو وہ اُن تینوں سے معافی مانگتی، کچھ نہ بتانے کی قسم کھائے، آنسوؤں پونچھتی خود پر قابو پا چکی تھی۔

اب اُس سے کچھ بھی اُگلوانا مشکل تھا، اِسی لیے میسم کے آرڈر پر شمسہ بھی اپنے ڈیسک پر جا چکی تھی جبکہ فروہ میسم کے پیچھے کیبین میں داخِل ہوئی جِس نے کسی کو کال مِلائی تھی۔

"ہوں؟ اچھا! ٹھیک!"

"کیا ہوا؟" فروہ نے فوراً سوال کیا۔

"مِناج کے بابا کا گھر اور فیکٹری دونوں بینک نے ضبط کر لیے ہیں۔۔۔ باقی تمام اَفراد کو گھر سے نِکال دیا گیا ہے۔۔۔" میسم کے اِطلاع دینے پر فروہ کو گہرہ افسوس ہوا۔

معراج صاحب صِرف میسم کے ہی نہیں اُن سب کے بھی محسن تھے، اگر وہ میسم کا ہاتھ نہ تھامتے تو آج شائد یہ شاندار زِندگی اُن کا مقدر نہ ہوتی۔۔۔ اُسے مِناج پر ڈھیروں ترس آیا۔۔۔ کِتنی تکلیفیں جھیلی تھی اُس بیچاری نے۔۔۔ اپنے اِتنے خود غرض کیسے ہوسکتے ہیں! فروہ نے تشکر بھری نِگاہیں آسمان کی جانِب اُٹھائے اللہ کا شُکر ادا کیا کہ اللہ نے اُسے میسم جیسے دوست اور کزن سے نوازہ تھا، جِس نے آگے بڑھ کر اُسے تھاما تھا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کچھ ماہ بعد:

زِندگی اب ایک ڈگر پر چل دوڑی تھی۔۔۔ہر کوئی اپنی زندگی میں آگے بڑھ چُکا تھا، نہیں ہر کوئی نہیں۔۔۔منافِق اور غاصِب نہیں، وہ تو اپنا کیا بھگت رہے تھے، شاید پوری زندگی بھگتنا تھا۔

"یہ کیا کیا آپ نے؟واز توڑ ڈالا؟"ٹوٹے واز کو دیکھ کر عشنا بریرہ بیگم چِلائی تھی۔

"بیٹا صِرف ایک واز ہی تو ٹوٹا ہے!"بریرہ بیگم بہو کے تیور دیکھ دھیمے سے مِنمنائی۔

"ایک واز؟اِس واز کی قیمت بھی معلوم ہے آپ کو؟آپ کو کیا معلوم ہو گا کبھی محنت کر کے پیسہ کمایا ہوتا تو اندازہ ہوتا، بس پوری زندگی دوسروں کے گھر میں بیٹھ کر مفت کی روٹیاں ہی توڑی آپ نے تو۔۔۔اُفف اِتنا قیمتی واز توڑ ڈالا، لاکھوں کا نُقصان کروادیا بیٹھے بِٹھائے۔۔۔"اُن کو تمام نوکروں کے سامنے زلیل کیے عشنا نے افسوس سے ٹوٹے واز کے حِصوں کو دیکھا۔

بدر کے گھر آکر بریرہ بیگم کے ٹاٹھ باٹھ تو وہی تھے مگر عِزت کوئی نہیں تھی، اُن کی بہو جب جی چاہتا اُنہیں تمام نوکروں کے سامنے زلیل ورسوا کر کے اُن پر اُن کی اِس گھر میں اہمیت اور اوقات واضع کر دیتی۔۔۔بدر ماں کو تسلی تو دے دیتا مگر بیوی کے سامنے زُبان کھولنے کی اُس میں جرات نہیں تھی،

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

بصیر صاحب بھی بہو کی تیز زُبان کے آگے خاموش ہو کر رہ جاتے۔۔۔ کبھی کبھار تنہائی میں دونوں میاں بیوی جی بھر کر آنسوؤں بہا لیتے، مِناج اور عشنا کا موازنہ کرتے۔۔۔ مگر اب ماسوائے افسوس کے بچا ہی کیا تھا۔۔۔ یہ بھی مِناج کا اُن پر بہت بڑا احسان تھا کہ اُن کے خِلاف کیا کیس اُس نے واپس لے لیا تھا۔

اب آیا جائے حدید صاحب کی جانِب تو اُن کی زِندگی کی بھی اپنی کچھ الجھنے تھیں، عیاشی اور ششکے سب ختم ہو چکے تھے۔ پہلے جو گھر نوکر چاکر سے بھرا رہتا تھا اب بامشکل صفائی کے لیے بھی کوئی نوکرانی مِلتی تھی، پہلے نوکروں کی تنخواہ کا کوئی اندازہ نہیں ہوتا تو اب ایک ایک پائی کے حِساب سے کام لیا جاتے۔۔۔ تینوں بیٹے نوکری پر لگ چُکے تھے مگر نوکریاں ہمیشہ خطرے میں رہتی، ایک پل کو سکون کی نیند نہ مِلتی۔۔۔ مکافاتِ عمل کا چکر بہت سخت تھا۔۔

فراز صاحب تو خود بھی نکمے تھے اور بیٹوں کو بھی کبھی سیدھی راہ نہ دِکھائی، حالات اب یوں تھے کہ بادشاہ جیسی زندگی گزارنے والے اب چند پیسوں کے عوض پورا دِن زلیل وخوار ہوتے۔۔۔ دونوں بیٹے جو کبھی فائیو سٹار ہوٹلز میں مہنگے مہنگے کھانے مزے سے کھایا کرتے تھے اب اُنہی ہوٹلز میں ویٹر کی ڈیوٹی کا فریضہ سر اَنجام دے رہے تھے۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

فراز صاحب اب خود بھی رینٹ پر گاڑی لے کر کالج وین چلایا کرتے تھے جبکہ فصیحہ بیگم سلائی مشین کی ہو کر رہ گئی تھی۔۔۔ پورا دِن سلائی مشین پر بیٹھ کر لوگوں کے کپڑے سی کر گھر کے گُزر بسر میں کِردار ادا کرتی۔

اپنی اپنی مشکلات بھری زِندگیوں میں بھی اُن تینوں بھائیوں کو جب بھی معراج صاحب کی یاد ستاتی تو آنکھیں بھیگ جاتیں۔۔۔ تینوں بھائی تو آپس میں ایک دوسرے سے بے گانہ ہو چکے تھے، بس ایک اَسماء بیگم ہی تھی جو بہن ہونے کا احساس کرتی اپنے تئیں کسی نا کسی طریقے سے تینوں کی مدد کر دیتی، مگر شوہر کی ہر وقت کڑی نظر ہوتی۔۔۔ بہن کے مدد کرنے پر تینوں بھائی مزید شرمندہ ہو جاتے، ماضی میں کی گئی غلطیاں بُری طرح چبھتی، کئی بار مِناج اور منیزہ بیگم سے معافی مانگنے کی کوشش کی مگر وہ ماں بیٹی تو جیسے خود پر اُن کی سب کی جانب سے آنے والی معافی کا ہر دروازہ بند کر چکی تھیں۔۔۔

عقبیٰ وِلا کے بند گیٹ کو گاڑی سے ٹیک لگائے وہ حسرت بھری نِگاہوں سے تک رہی تھی جب تھوڑی دور اپنی گاڑی روکے میسم باہر نِکلتا اُس کے ساتھ آ کھڑا ہوا۔

"سر آپ؟" مِناج اُسے دیکھ کر چونکی۔

"آنٹی کی کال نہیں اُٹھا رہی تم، وہ پریشان تھی، پریشانی میں مجھے کال کی، شک گُزرا تم یہاں ہو گی تو چلا آیا!" میسم نے اُسے تفصیلاً آنے کی وجہ سے آگاہ کیا۔

"اوہ!" مِناج نے گہری سانس خارج کیے گاڑی کی کھڑکی سے ہاتھ اندر ڈالے موبائل اُٹھایا تھا۔

"مِناج؟ کیا ہوا ہے؟ میں نوٹ کر رہا ہوں کافی پریشان رہتی ہو، کھوئی کھوئی سی، اور یہ آنسوؤں!" اِشارہ آنکھوں میں موجود نمی کی جانِب تھا۔

"کچھ نہیں"

"کچھ پل کے لیے یہ بھول کر کہ میں تمہارا باس ہوں، ایک راہ گیر انجان سمجھ کر شئیر کر لو"

"بابا نے بہت محبت سے گھر بنوایا تھا، ہم تینوں کے لیے، اپنے بھائیوں کے لیے۔۔۔ بہت دل سے۔۔۔ مگر۔۔" اُسنے زخمی نم نِگاہوں سے گیٹ پر لگے بڑے تالے کو تکا۔

میسم نے اَفسوس سے اُسے دیکھا تھا اور ایک نظر اُس وِلا پر ڈالی جہاں سے "عقبیٰ وِلا" کی نیم پلیٹ بھی اُتار دی گئی تھی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com

"دو دِنوں بعد نیلامی ہے۔۔۔میں نہیں چاہتی یہ کسی کو ملے۔۔۔کیا وہ لوگ اِس نیلامی کو روک نہیں سکتے؟میں کانٹریکٹ سائن کرنے کو تیار ہوں جیسے ہی میرے پاس اِتنے پیسے آ گئے تو میں خرید لوں گی۔۔"اُس نے رونے پر بامُشکل قابو پائے میسم کو تڑپ کر دیکھا۔

میسم نے افسوس کُن نِگاہیں اُس کے سرخ چہرے پر ڈالی تھی۔

"مِناج تم جانتی ہو یہ سب ایسے نہیں ہوتا!"میسم کے کہتے ہی اُس کے آنسوؤں آنکھوں سے بہتے گال بِھگو گئے تھے۔

"تو اب کچھ نہیں ہو سکتا"سوال نہیں تھا،وہ خود کو تلخ حقیقت سے آشنا کر رہی تھی۔

ایک آخری زخمی نِگاہ ولا کے گیٹ پر ڈالتی وہ وہاں سے جا چُکی تھی۔

"تو مِناج سے اِظہار کب کر رہے ہو؟"ائیر پورٹ کے وِیٹنگ ایریا میں میسم کے برابر بیٹھی فروہ نے سوال کیا تھا۔

ائیر پورٹ پر اِس لمحے بے تحاشہ رَش تھا،کئی گھرانے اپنے پیاروں کو سی۔آف کرنے ائیر پورٹ پر موجود تھے۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ابھی نہیں" میسم نے مسکرا کر سر نفی میں ہلایا۔

"کیوں؟" فروہ نے چونک کر اُسے دیکھا۔

"ابھی صحیح وقت نہیں آیا!"

"اور صحیح وقت کب آئے گا؟"

"جب مِناج معراج عقبیٰ اپنے پیروں پر کھڑی ہو جائے گی" وہ مدھم سا مسکرایا۔

فروہ نے سوالیہ نِگاہوں سے میسم کو دیکھا۔

"اُس نے خود سے عہد کیا ہے اپنے بابا کے بند بِزنس کو دوبارہ سے شروع کرنے کا، اور میں اِنتظار کروں گا جب تک وہ اپنا خواب پورا نہیں کر لیتی" میسم نے اُسے جواب دیا۔

"یہ تو عمر بھر کا اِنتظار ٹھہرا!" فروہ نے اپنی سوچ کے تئ اُسے جواب دیا۔

"میں کر لوں گا!" میسم کی آنکھوں میں عزم دیکھے فروہ نے دِل سے اُسے دعا دی تھی۔

فلائٹ اناؤنس مینٹ پر فروہ بھی اپنا سامان سنبھالتی ویٹنگ ایریا میں موجود کرسی سے اُٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ مسکرا کر اُس نے الوداعی نِگاہوں سے میسم کو دیکھا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"خیریت سے جانا" میسم نے مسکرا کر اُسے دیکھا۔

"اللہ حافظ!" ایک آخری بار حسرت بھری نِگاہوں سے میسم کو اپنے دل و دِماغ میں بسائے وہ بورڈنگ کی جانِب بڑھ چُکی تھی۔

میسم نے ہاتھ ہوا میں ہِلائے اُسے الوِداع کیا تھا۔

"ہیلو! کون؟" ان-نون نمبر سے آتی کال پر بلاج نے فون کان سے لگایا تھا۔

"بسمہ؟ اوہ! ٹھیک ہے میں واٹس ایپ کر دیتا ہوں!" بلاج نے کال کاٹے اُسے واٹس ایپ پر میسج سینڈ کیا تھا۔

گاڑی میں بیٹھتا وہ شہر سے تھوڑا دور اپنے فارم ہاؤس پر جا پہنچا جہاں اُسے لان میں ہی بِلال اور ہادیہ نظر آئے تھے۔

اُن کے نِکاح کے دوسرے روز ہی بالاج کی مدد سے مِناج نہایت خفیہ طریقے سے اُن دونوں کو بالاج کے فارم ہاؤس پہنچا چُکی تھی جِس کے حوالے سے سب لاعِلم تھے۔۔۔

وانیہ والا معاملہ ٹھنڈا پڑتے ہی بسمہ مِناج کے سر ہو چکی تھی اُسے بلال اور ہادیہ کی بے حد فِکر تھی۔۔۔ مِناج نے اُسے بالاج کا نمبر بھیج دیا یہ کہہ کر کہ بالاج کو معلوم ہے۔۔۔ شائد اِسی طرح بالاج اور بسمہ میں تھوڑی بات چیت بڑھ جاتی۔

اُن دونوں کو سلام کیے، اُن کا حال احوال پوچھے وہ میڈ کو اچھے کھانے کا مینیو دے چُکا تھا۔

"کیا بات ہے کوئی مہمان آرہا ہے کیا؟" ہادیہ نے ہنس کر سوال کر ڈالا۔

زیان ابھی بھی خاموشی سے اُنہیں ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔ کچھ عرصہ مزید اُنہیں یہی رہنا تھا۔۔۔ بِلال یورپ کے ہر ملک میں نوکری کے لیے اپلائی کر چُکا تھا۔۔۔ وہ دونوں نہایت رازداری سے اپنے ایم۔ فِل کے ایگزامز دے چُکے تھے جِن میں اُن کی شناخت چھپائے رکھنے میں بھی بالاج نے بہت مدد کی تھی۔۔۔ اُن کے پیچھے کیا کیا ہوا تھا وہ دونوں انجان تھے۔۔۔ موبائل بھی نہیں تھے کہ کانٹیکٹ کر سکتے گھر والوں سے۔۔۔ زیان کی نگاہیں چیل کی مانِند اُنہیں ڈھونڈ رہی تھیں۔

"ہاں بہت خاص مہمان آرہا ہے۔۔۔" بالاج نے مسکرا کر اُن دونوں کو دیکھا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ٹھیک آدھے گھنٹے بعد ٹیکسی کو کرایہ دیے بسمہ نے ایک طائرانہ نِگاہ اُس فارم ہاؤس پر ڈالی تھی۔۔۔ گارڈ کو اپنی شناخت دیے وہ گیٹ سے اندر داخل ہوتی صدر دروازے کی جانِب بڑھی۔۔ وہی سامنے اُسے بلال اور ہادیہ نظر آئیں تھے۔

"بلال؟" بلال نے چونک کر آنکھیں پھیلائے دروازے کو دیکھا جہاں بسمہ کھڑی تھی۔۔۔ اِتنے دنوں بعد کسی اپنے کو دیکھ کر اُن دونوں کی آنکھیں بھی بھیگ گئیں تھیں۔۔۔ وہ دونوں تیزی سے دوڑتے بسمہ کی باہوں میں جاسمائے جس نے محبت سے اُنہیں سمیٹ لیا تھا۔

تھوڑی دیر رولینے اور دِل ہلکا کر لینے کے بعد وہ تینوں بیٹھک میں بیٹھے باتوں میں مگن تھے، بسمہ اُنہیں گزرے دنوں کی تمام روداد سُنا چکی تھی۔۔۔ ماں باپ کی حالت کا سُن دونوں کا دِل کُرلایا مگر پھر مناج کے ساتھ ہوئی زیادتی یاد آئی تو لب بھینچ گئے۔۔۔

بالاج میں کچھ لمحوں بعد اُنہیں جوائن کر چُکا تھا، بسمہ واپس جانا چاہتی تھی مگر بلال اور ہادیہ زور دیے اُس رات تک روک چکے تھے۔

"نہیں! مجھے صبح بوتیک میں بہت کام ہے۔۔۔ رات تو بالکل بھی نہیں رُک سکتی!" بسمہ نے دونوں ہاتھ اُٹھائے اِنکار کر دیا تھا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"مگر رات ہو گئی ہے آپ واپس کیسے جائے گی؟" ہادیہ نے کھڑکی سے باہر اندھیرے کی جانب اشارہ کیا۔

"رائڈ کروالوں گی" بسمہ نے موبائل اُٹھائے، ایپ کھولی۔

"اُس کی ضرورت نہیں میں ڈراپ کر دیتا ہوں۔۔۔ گھر کے لیے نِکل رہا ہوں" بالاج اپنی جگہ سے اُٹھے اُسے آفر کر چُکا تھا۔

"نہیں! اِس کی ضرورت نہیں میں مینج کرلوں گی۔۔۔ آپ خوامخواہ زحمت۔۔۔"

"آپ زحمت نہیں بلکہ ذمہ داری ہے۔۔۔ میرا مطلب کہ اِس وقت آپ میرے گھر پر موجود ہے تو آپ کو باحفاظت آپ کے گھر تک چھوڑ کر آنا میری ذمہ داری ہے۔۔۔ رائیڈر پر یقین نہیں کیا جاسکتا۔۔ چلے!" بالاج نے سر ہلائے صدر دروازے کی جانب اِشارہ کیا تھا۔

بسمہ بھی سر ہلاتی ایک آخری باراُن دونوں سے ملتی جاچکی تھی۔

گاڑی اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھی، گھنٹے کے سفر کے بعد وہ دونوں بسمہ کے ہاسٹل کے نزدیک آپہنچے تھے جب بالاج نے گاڑی روک دی تھی۔

"میرا ہاسٹل تھوڑا آگے ہیں!" بسمہ نے اُسے بتایا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"پتہ ہے۔۔۔کچھ ضروری بات کرنی ہے تم سے۔۔۔" بالاج گہری سانس خارج کرتا اُس کی جانب متوجہ ہوا۔

"جی کہیے؟"

"دیکھو بسمہ میری باتوں کو غلط مت سمجھنا، اور نہ ہی مجھے۔۔۔ آج میں تم سے بہت اہم بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ دراصل بات کچھ یوں ہے کہ مجھے غلط مت سمجھنا۔۔۔"

"بالاج آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟"

"آئی لو یو بسمہ۔۔۔ محبت کرتا ہوں تم سے۔۔۔شادی کرنا چاہتا ہوں، اور اب سے نہیں بہت پہلے سے تمہارے حوالے سے یہ فیلنگز رکھتا ہوں۔۔۔بس کہہ نہیں سکا کیونکہ حالات ایسے پیدا ہو گئے، پھر تمہاری اور سعود کی منگنی۔۔۔میں نے امید چھوڑ دی تھی، مگر مجھے اُمید نہیں تھی کہ مجھے ایک اور موقع ملے گا تمہیں اپنا بنانے کا، پلیز میری فیلنگز کو غلط مت سمجھنا۔۔۔پلیز بسمہ۔۔۔"

"آپ۔۔۔ آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟" بسمہ گھبرا چکی تھی۔

"کیا؟ کیا تم مجھے ایک چانس دے سکتی ہو؟ کیا تم مجھے اپنے لائف پارٹنر کے طور پر سوچ سکتی ہو؟"

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"بالاج! میں آپ کی فیلنگز کی قدر کرتی ہوں، مگر مجھے نہیں لگتا یہ سب ٹھیک رہے گا اور پھر آپ کی مدر بھی تو مجھے پسند نہیں کرتی۔۔۔" بسمہ نے اُسے سمجھانا چاہا۔

"ماما کی فِکر مت کرو وہ اب تم سے نفرت نہیں کرتی۔۔ میرا مطلب کہ وہ تمہیں پسند نہیں کرتی۔۔۔ مطلب کہ اگر تم اُن کی پسند نہیں ہو تو اُنہیں تم سے نفرت بھی نہیں ہے۔۔۔ بس وقتی جذبہ تھا جس کی وجہ سے تم واقف ہو۔۔۔ اور ماما کو اپنی فیلنگز سے آگاہ کر چُکا ہوں میں۔۔۔" وہ گڑبڑا گیا۔

"تو اُنہوں نے کیا کہا؟"

"وہ تیار ہے ایک چانس دینے کے لیے۔۔۔ پلیز اب تم بھی مان جاؤ" بالاج تو باقائدہ ہاتھ جوڑ چُکا تھا۔

"ٹھیک ہے" بسمہ نے اِقرار کی نوید سُنائی۔

"ٹھیک ہے؟ ٹھیک ہے! تم، تم مجھے چانس دینے کے لیے تیار ہو؟" بالاج کی خوشی چھپائے نہیں چھپ رہی تھی۔

بسمہ نے دھیمے سے مسکرا کر سر ہلایا۔

"یس!" ہوا میں مٹھی بلند کیے، وہ با آواز پر جوش چلایا۔

خوشی سے بسمہ کو گلے لگانے کو تھا جب بسمہ جھجھک کر پیچھے ہوتی اُسے ہوش دِلا چکی تھی۔

"سوری وہ ایکسائیٹمنٹ میں۔۔۔" بالاج نے پھیلی مسکراہٹ سمیت بال کھجائے۔

"اِٹس اوکے" بسمہ سر جھکائے دھیما سا ہنس دی تھی۔

اُسے زندگی میں آگے تو بڑھنا ہی تھا، بالاج ایک اچھا لائف پارٹنر ثابت ہو سکتا تھا اور جب وہ خود اُس سے چانس کا طلب گار تھا تو وہ کون ہوتی تھی ٹھکرانے والی۔۔۔ بالاج کے چہرے پر ایک اچٹتی نِگاہ ڈالے جس کے لب مشرق تا مغرب پھیلے ہوئے تھے وہ مسکرا کر سر سیٹ سے ٹکا گئی تھی۔

عقبیٰ وِلا کے لان میں اِس وقت نیلامی کا سارہ اِنتظام ہو چُکا تھا۔۔۔ کئی امیر گھروں کے لوگ وہاں موجود تھیں جو بے صبری سے اِس وِلا کو خریدنا چاہتے تھے۔۔۔ وہ بھی دِل پر پتھر رکھتی ایک آخری بار اپنے گھر کو دیکھنے وہاں موجود تھی۔۔۔ دِل میں ایک دُعا تھی کہ کوئی بھی اِس گھر کو نہ خریدے۔

نیلامی شروع ہو چکی تھی، لوگ بولیاں لگا رہے تھے، وہ نم نِگاہوں سے صدر دروازے کو حسرت سے دیکھتی ماضی کی یادوں میں کھو چکی تھی۔۔۔

"اور یہ وِلا جاتا ہے مِسٹر۔۔۔" تالیوں کی گونج پر وہ چونکتی ہوش میں آئی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ایک آخری موہوم اُمید بھی ختم ہو چکی تھی۔

اپنی کرسی سے اُٹھے، آنکھوں کو ہاتھ کی پشت سے صاف کرتی وہ جانے کو مُڑی جب ٹھٹھک کر رُک جانا پڑا۔۔۔وہ چونکتی، تیزی سے سٹیج کی جانِب مُڑی جہاں وہ کھڑا تھا، ہاں وہ وہی تھا میسم امیر۔۔۔جو اب مسکرا کر چیک بروکر کے ہاتھ میں تھماتا وِلا کی چابی تھام چُکا تھا۔

مِناج کے سر میں شدت سے درد اُبھرا، اُسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔

میسم کی نظر مِناج پر گئی تو سب سے مسکرا کر ایکسکیوز کرتا مِناج کی جانِب بڑھا جو اپنی سانسیں تھامے اُسے اپنی جانِب بڑھتا دیکھ رہی تھی۔

"کیا ہم کہی بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں؟" وہ فوراً کام کی بات پر آیا۔

مناج کا سر مشینی انداز میں اَثبات میں ہِلا۔

ٹھیک پندرہ مِنٹ بعد وہ ایک چھوٹے سے کیفے میں موجود تھیں۔۔۔مِناج سر جھکائے بیٹھی تھی جبکہ میسم گہری نِگاہوں سے اُسے دیکھتا یکدم وِلا کی چابی اُس کی جانِب کِھسکا گیا تھا۔

مناج نے سر اُٹھائے اُس کو سوالیہ نِگاہوں سے تکا۔

"یہ تمہارا ہے!" میسم نے جواب دیا۔

مناج جیسے اُس کی بات کا مطلب سمجھ گئی تھی۔

"مجھے آپ کا احسان نہیں چاہیے" اُس نے تھوڑا غصے سے چابی واپس میسم کی جانب کھسکا دی۔

"احسان کر نہیں رہا، احسان لوٹا رہا ہوں۔۔۔ معراج بابا نے جو میرے لیے کیا اُس کا آدھا بھی نہیں ہے یہ" میسم نے وجہ پیش کی۔

مناج کچھ نہیں بولی، میسم نے گہری سانس خارج کی وہ واقعی بڑی ضدی تھی۔

"ٹھیک ہے نہیں کرتا احسان، ایک امانت سمجھ کر رکھ لیتا ہوں۔۔۔ محنت کرو، پیسہ کماؤ۔۔۔ اور جب اِس قابل ہو جاؤ تو مجھ سے خرید لینا۔۔۔ تب تک یہ میرے پاس امانت کے طور پر رہے گا۔۔۔ لیٹس میک اِٹ آ ڈیل!" میسم نے چابی اُٹھائے مِناج کے آگے اپنا پوائنٹ آف ویو رکھا۔

"ڈیل؟" مِناج نے سیدھے ہوئے اُس کا لفظ دوہرایا۔

"ہاں ڈیل! تم محنت کرو، معراج بابا کا بزنس دوبارہ سٹارٹ کرنے کا سوچ رہی ہو اُس پر کام کرو۔۔۔ ایک بار سٹیبل ہو جاؤ تو مجھ سے اِسی قیمت میں یہ وِلا دوبارہ خرید لینا۔۔۔ تمہیں جتنا وقت چاہیے لے لو!" میسم مسکرا کر گویا ہوا۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"اِس میں بہت وقت لگے گا۔۔۔ آپ مکر تو نہیں جائے گے؟" اُس کے لہجے میں خوف جھلکا تھا۔

"کانٹریکٹ سائن کر لیتے ہیں!" میسم نے اُسے راہ دِکھائی۔

"ٹھیک ہے میں بنوا لیتی ہوں کانٹریکٹ۔۔۔" مِناج تیزی سے بولی۔

اُس کے لہجے سے صاف ظاہر تھا کہ وہ اِس گھر کو لے کر کتنی حساس تھی۔

"جیسا تمہیں مناسِب لگے۔۔۔ کافی؟" میسم نے کافی کا پوچھا تھا۔

"شیور!" وہ اب بہت حد تک پر سکون ہو چکی تھی۔

کافی ختم کیے وہ دونوں اکٹھے کیفے سے نکلے جب مِناج اپنی گاڑی کی جانب بڑھی تھی، میسم اُس کا راستہ روک چُکا تھا، مناج نے سوالیہ نِگاہوں سے اُسے دیکھا۔

"جب منزل ایک ہے تو سفر الگ کیوں؟"

"جی؟" مِناج کے پلے اُس کی بات نہیں پڑی تھی۔

"تمہاری گاڑی کا ٹائر فلیٹ ہے، ہوا نِکل چُکی ہے۔۔۔ یہاں آس پاس کوئی مکینک نہیں مِلے گا، میں ڈراپ کر دیتا ہوں" میسم نے توجہ گاڑی کے ٹائر کی جانب دِلوائی تھی۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"شیور!" مِناج کندھے اُچکائے پیسنجر سیٹ پر جا بیٹھی تھی۔

میسم بھی ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتا گاڑی سٹارٹ کرتا مین روڈ پر لے آیا تھا۔

گاڑی ڈرائیو کیے گاہے بگاہے نِگاہ اُس پر بھی ڈال لیتا جو اب بہت پُر سکون تھی، یہی سکون تو وہ ہر لمحہ اُس کے چہرے پر دیکھنا چاہتا تھا۔

مسکرا کر وہ دوبارہ روڈ کی جانب متوجہ ہو گیا تھا، آج وہ ایک پی۔اے کی حیثیت سے اُس کے برابر میں بیٹھی تھی آنے والے چند سالوں میں یقیناً وہ بیوی کے طور پر یہ جگہ سنبھالنے والی تھی۔۔۔اپنی محبت پر اِس قدر یقین رکھتا تھا وہ۔۔۔اُسے کسی بات کی جلدی نہیں تھی۔۔۔اب جب اُس نے مِناج سے محبت کی تھی تو اُس کا ثبوت بھی دینا تھا، ہر لمحہ، ہر پل، ہر وقت، ہر موڑ پر اُس کے باس، دوست اور ساتھی کے طور پر اُس کے لیے کھڑا ہو کر۔۔۔اُس کے خوابوں کو پورا کرنے کے لیے اُس کی ہر ممکن مدد کر کے۔۔۔

ہاں یہ 'خوددار' شائد اب اُس سے کوئی مدد نہ مانگتی، بھلے پردے کے پیچھے سے ہی سہی مگر وہ ہمیشہ اُس کے ساتھ تھا۔۔۔اُسے اپنے برابر بیٹھے دیکھ ایک انجانی خوشی رگ و پے میں سرائیت کرتی چلی

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

گئی۔۔۔دِل سے دعا نِکلی کہ زِندگی بھر کے لیے یہ وجود اِس سیٹ کی مالکن بَن کر یونہی اُس کے پہلو میں رہے۔۔۔

مگر ابھی بہت وقت درکار تھا، محبت کا ایک نیا باب کھلنا، محبت میں آزمائش لازم ہوتی ہے، اُن کے لیے بھی آنے والے وقت میں کئی آزمائیشیں تھیں۔۔۔لیکن ثابت قدم رہتے اپنی محبت کو اپنا بنالینا کا عزم اُس کی چمکتی، سنہری آنکھوں میں پِنہاں تھا۔

مِناج معراج میسم امیر کی تھی اور میسم امیر اپنی محبت کا تناور درخت اُس کے دِل میں پیدا کیے اُسے اپنا بنالینے کے لیے تیار تھا۔

۔۔۔ختم شد۔۔۔

All rights reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM